بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا قاسم الصدقة ﷺ

ہمارے سردار صدقات تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله،

" وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ " ○

(سورة التوبة ٥٨)

" خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ " ط

(سورة التوبة ١٠٣)

عن زهدم الجرمي رضي الله عنه قال كنا عند

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں جو صدقات کے بارے میں آپؐ پر طعن کرتے ہیں۔ سو اگر ان صدقات میں سے ان کو مل جاتا ہے۔ تو وہ راضی ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان صدقات میں سے ان کو نہیں ملتا تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔"

"آپؐ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپؐ ان کو پاک صاف کر دیں گے۔ اور ان کو دعا کیجئے۔"

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت

ابی موسٰی رضی اللہ عنہ فقدم
فی طعامه لحم
دجاج و فی القوم رجل
من بنی تیم الله
أحمر کانه مولی
فلم یدن قال
له ابو موسٰی رضی اللہ عنہ
ادن فانی قد رأیت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
یأکل منه قال
انی رأیته یأکل شیئا
فقذرته فحلفت ان
لا اطعمه أبدا فقال
ادن اخبرك عن
ذٰلک انی أتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
رهط من الاشعریین
نستحمله وهو یقسم
نعما من نعم الصدقة۔
(الحدیث)

سند الامام احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۴۰۱)

ابوموسٰی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے
تھے۔ کہ انہوں نے مرغ کا گوشت (مہمانوں کے
آگے رکھا۔ اور مہمانوں میں ایک
بنی تیم اللہ کا آدمی تھا جس کا رنگ
سُرخ تھا گویا کہ وُہ کوئی آزاد شدہ
غلام تھا۔ وُہ کھانے کے قریب
نہ آیا۔ حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ
نے اُسے فرمایا کہ آگے بڑھ کر کھانا
کھاؤ۔ کیونکہ مَیں نے حضُور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغ کھاتے دیکھا ہے۔
وُہ آدمی بولا کہ مَیں نے مُرغ کو گندگی
کھاتے دیکھا ہے۔ لہٰذا مجھے اس
سے گھن آتی ہے پس مَیں نے قسم
کھائی ہے۔ کہ مَیں اسے کبھی نہ کھاؤں
گا۔ حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا آگے آکر اسے کھاؤ مَیں
تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں
گا۔ مَیں حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس قبیلہ اشعر کے ساتھ حاضر ہُوا
ہم آپؐ سے سواریاں طلب کرتے
تھے اور آپؐ زکوٰۃ کے اونٹ
تقسیم فرما رہے تھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا قاسم الغنیمة صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار غنیمت تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم بين قريش فغضبت الانصار قال النبي صلى الله عليه وسلم اما ترضون ان يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله قالوا بلى قال لو سلك الناس واديا او شعبا لسلكت وادى الانصار او شعبهم۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۶۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس وقت انصار ناراض ہو گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ متاع دنیا کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ وہ بولے ہاں (ہم راضی ہیں) آپ نے فرمایا اگر لوگ نالوں یا گھاٹیوں میں چلیں تو میں انصار والی گھاٹی یا نالے میں چلوں گا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امین امین یا رب العلمین ط

یاحی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاقیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
یاحی وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

سیدنا قاسم الفیوض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار فیض تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ و اما الاٰخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔ قال ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ البلعوم مجری الطعام۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک کو (علمِ ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے۔ اور دوسرا (یعنی علمِ باطنی) اگر میں اسکو بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلعوم کھانے کی نالی کو کہتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاسم الفیٔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مال فیٔ تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عوف بن مالك الاشجعی رضی اللہ عنہ قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء فیٔ قسمه من یومه فاعطی الآهل حظین و اعطی العزب حظا واحدا فدعینا وكنت ادعی قبل عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فدعیت فاعطانی حظین وكان لی اهل ثم دعا بعمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فاعطی حظا واحدا۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦۔ ص ٢٥)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کا مال آتا تو آپ اس کو اسی دن تقسیم فرما دیتے۔ آپ شادی شدہ کو دو حصے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا فرماتے۔ مجھے آواز پڑی تو میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا گیا۔ آپ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ کیونکہ میری بیوی تھی۔ پھر آپ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا اس کو ایک حصہ دیا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
یا حی — وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ — یا قیوم

سیدنا قاسم المیراث ﷺ

ہمارے سردار — ورثہ تقسیم کرنیوالے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أبی هريرة
رضی اللہ عنہ انه مر بالسوق
فوجدهم فی تجارتهم
و بياعاتهم فقال
انتم ههنا فيم انتم
فيه و ميراث
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
يقسم فی مسجده
فقاموا سراعًا الى
المسجد فلم يجدوا
فيه الا القرآن
والذكر و مجالس
العلم فقالوا اين ما
قلت يا اباهريرة رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ بازار
میں جو جانکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خرید و
فروخت کرنے والوں کی ریل پیل
ہے۔ اور لوگ بس اسی دھن میں لگے
ہوئے ہیں۔ (یہ نقشہ دیکھ کر) انہوں
نے فرمایا کہ لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔
تم یہاں کاروبار میں منہمک ہو اور
مسجدِ نبوی میں حضور اقدس ﷺ
کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ
دوڑ کر مسجد (نبوی) میں آئے۔ تو وہاں
لوگوں کو قرآن اور ذکر اور علم میں
مشغول پایا تو انہوں نے (یہ دیکھ کر)
کہا اے ابوہریرہؓ وہ وراثت کہاں

فقال هذا میراث محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقسم بین ورثته و لیس بموارثیکم و دنیاکم۔

(مفتاح دار السعادة لابن القیم ج ۱-ص ۷۱)

عن علی رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربّه عَزَّوَجَلَّ من عادی لی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربة وورثة الانبیاء سادات اولیاء الله عَزَّوَجَلَّ وفیه تنبیه للعلماء علی سلوك هدی الانبیاء وطریقتهم فی التبلیغ من الصّبر و الاحتمال و مقابلة اساءة الناس الیهم بالاحسان و الرفق بهم۔

(مفتاح دار السعادة لابن القیم ج ۱ -ص ۷)

ہے جس کا آپؓ نے ذکر کیا تھا؟ آپؓ نے فرمایا یہ حضرت محمد ﷺ کی وراثت ہی تو ہے جو آپؐ کے وارثوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اور یہ تمہاری دُنیا والی وراثت نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزّوجل سے (حدیثِ قدسی) روایت کرتے ہُوئے فرمایا۔ جس شخص نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تو گویا اُس نے مجھ سے جنگ کی اور اللہ تعالیٰ کے بُزرگ اولیاء، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور اس میں علماؑ کے لیے تنبیہ ہے۔ کہ تبلیغ کے راستے میں انبیاء علیہم السلام کی ہدایت اور طریقے پر چلنے میں صبر و ثبات اختیار کریں۔ نیز لوگوں کے ساتھ بُرائی کے مقابلہ میں احسان اور نرمی سے کام لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القاص علی المنبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار منبر پر خطبہ دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقص علی المنبر ولمن خاف مقام ربہ جنتان فقلت وان زنی وان سرق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثانیۃ ولمن خاف مقام ربہ جنتان فقلت الثانیۃ وان زنی وان سرق یا رسول اللہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور آپ منبر پر فرما رہے تھے "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں" مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسُول اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے دُوسری مرتبہ فرمایا "جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں" تو مَیں نے دوبارہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسُول اگرچہ اس نے زنا کیا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

فقال النبي صلى الله عليه وسلم الثالثة ولمن خاف مقام ربه جنتان فقلت الثالثة و ان زنى و ان سرق يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم و ان رغم أنف ابى الدرداء .

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ ـ ص ٣٥٧)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ . فقال ابو الدرداء رضى الله عنه و ان زنى و ان سرق يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و ان زنى و ان سرق و ان رغم أنف أبى الدرداء

(فتح القدير ج ٥ ص ١٤١)

ہو اور چوری کی ہو؟ آپؐ نے تیسری مرتبہ فرمایا "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں" میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ" اور جو شخص (قیامت کے دن) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ اس پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپؐ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کی ہو۔ اور ابو درداءؓ کی ناک خاک آلود ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاصر الصلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سفر میں نماز قصر کرنے والے — درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعة عشر يقصر فنحن اذا سافرنا تسعة عشر قصرنا وان زدنا اتممنا۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۴۷)

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال أقام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بتبوك عشرين يومًا يقصر الصلاة۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۹۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن قیام فرمایا نماز کو قصر پڑھتے رہے ہم بھی جب انیس دن سفر کرینگے۔ نماز قصر پڑھیں گے۔ اور اس سے زیادہ سفر کریں گے۔ پوری نماز پڑھیں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن ٹھہرے نماز قصر ادا کرتے رہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یارب العٰلمین

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا القاضی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **انصاف کرنیوالے** درود و سلام بھیجو آپ پر

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضی اللہ عنہم قال قضى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في الاسنان خمسا خمسا من الابل۔ (سنن الدارمی ج۲ ص ۱۹۵)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کے توڑنے میں پانچ پانچ اونٹ دیت مقرر کی

عن المغيره بن شعبة رضی اللہ عنہ قال قضى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بالدية على العاقلة۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۸۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں جو کسی کو قتل کر دے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت اس کے میکے ادا کریں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاطع الارض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار جاگیر عطا کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن اسماء بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہا قالت
کنت انقل النوی
من ارض الزبیر
التی اقطعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی راسی
وھی منی علی ثلثی
فرسخ و قال ابوضمرۃ
عن ھشام عن ابیہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقطع الزبیر ارضا من
اموال بنی النضیر۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۴۶)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں۔ کہ میں چھوہارے کی گٹھلیاں
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین
سے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں دی تھی۔ اپنے سر پر لاد کے
لایا کرتی تھی۔ اور وہ (زمین) مجھے
تین فرسخ تھی۔ حضرت ابوضمرہ، ہشام
رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
کو بنی نضیر کے اموال میں سے ایک قطعہ
زمین دی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاطع ید سارق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار چور کا ہاتھ کاٹنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید رجل سرق ترسا من صفۃ النساء ثمنہ ثلاثۃ دراھم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۱۴۵)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قریشا اھمھم شان المراۃ التی سرقت فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح فقالوا من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا ایک ڈھال کی چوری پر جو کہ عورتوں کی صف میں پڑی ہوئی تھی۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جس عورت نے غزوہ فتح مکہ میں چوری کی تھی۔ اس معاملے نے قریش کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حب رسول الله ﷺ فاتى
بها رسول الله ﷺ فكلم
فيها اسامة بن زيد فتلون
وجه رسول الله ﷺ
فقال اتشفع فى حدّ من
حدود الله فقال له
اسامة استغفر لى يا رسول الله
فلمّا كان العشى قام رسول الله
ﷺ فاختطب فاثنى
على الله تعالى بما هو
اهله ثم قال اما بعد
فانما اهلك الذين من
قبلكم انهم كانوا اذا
سرق فيهم الشريف
تركوه واذا سرق فيهم
الضعيف اقاموا عليه
الحد وانى والذى نفسى
بيده لو انّ فاطمة بنت محمّد
ﷺ سرقت لقطعت يدها
ثم امر بتلك المرأة التى
سرقت فقطعت يدها۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ٦٤)

جو حضور اقدس ﷺ کو محبوب ہیں۔
کے سوا آپ سے گفتگو کرنے کی کسی کو
مجال نہیں۔ بالآخر وہ عورت حضور اقدس
ﷺ کی خدمت میں لائی گئی۔ اور اسکے
بارے میں حضرت اسامہ بن زیدؓ نے آپ سے
بات کی۔ یہ سنکر حضور نبی کریم ﷺ کے
چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اور ارشاد فرمایا
اے اسامہؓ تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش
کرتا ہے۔ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
ﷺ آپ میرے لیے معافی کی دعا کیجئے۔
پھر جب شام ہوئی تو حضور اقدس ﷺ
نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا۔ اما بعد تم سے پہلے لوگوں کو
اسی چیز نے ہلاک و برباد کر دیا کہ جب ان
میں عزّت والا آدمی چوری کرتا تھا تو اُسے
چھوڑ دیتے تھے اور جب غریب اور ناتواں چوری
کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے
اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان
ہے۔ اگر (بالفرض) فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری
کرتی تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ ﷺ
نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی
تھی حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صلّ وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك بجوهر بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا القانت صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار **فرمان بردار** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله :

" اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط " (سورة الزمر ٩)

الطائع اسم فاعل من القنوت وهو لزوم الطاعة مع الخضوع او الخاشع اوطويل القيام في الصلوٰة

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٤٠)

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهر متتابعًا في الظهر و العصر والمغرب والعشاء و

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

”جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی اُمید کر رہا ہو“۔

فرمانبردار۔ قنوت سے اسمِ فاعل کا صیغہ ہے۔ جسکے معنی خضُوع وخشوع کے ساتھ اللہ کی تابعداری کو لازم پکڑنا یا اپنی نماز میں دیر تک قیام کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ تک پانچوں نمازوں

صلوٰة الصبح فی دبر کل
صلوٰة اذا قال سمع اللہ لمن
حمدہٗ من الرکعة الاخرة
یدعو علی احیاء من بنی سلیم
علی رعل و ذکوان و عصیة
ویؤمن من خلفہ۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۰۴)

عن جابر رضی اللہ عنہ
قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الصلوٰة
افضل قال طول القنوت۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۰۳)

عن عاصم رضی اللہ عنہ
قال سألت انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ
عن القنوت فقال
قد کان القنوت
قلت قبل الرکوع
او بعدہٗ قال قبلہ
قال فان فلانا
اخبرنی عنك انك
قلت بعد الرکوع
فقال کذب انما

ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر میں دُعا قنوت
پڑھی۔ نماز کی آخری رکعت میں رکوع
کے بعد جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے تھے۔ تو بنی سلیم کے قبائل رعل
اور ذکوان اور عصیہ کے لیے بد دُعا
کرتے تھے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کہ افضل نماز کونسی
ہے آپؐ نے فرمایا جس میں قیام
لمبا ہو۔

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت
کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے
بتایا کہ بیشک قنوت (نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں پڑھا جاتا تھا۔
میں نے کہا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع
کے بعد انہوں نے جواب دیا رکوع
سے پہلے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ میں نے کہا کہ فلاں شخص نے
مجھے آپؓ سے نقل کر کے یہ خبر دی
کہ آپؓ نے کہا کہ رکوع کے بعد

قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهرًا اراه كان بعث قومًا يقال لهم القرآء زهاء سبعين رجلاً الى قوم من المشركين دون اولئك وكان بينهم و بين رسول الله ﷺ عهد فقنت رسول الله ﷺ شهرا يدعو عليهم۔

(صحیح البخاری ج ا۔ص ۱۳۶)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قنت رسول الله ﷺ شهرا حين قتل القرآء فما رأيت رسول الله ﷺ حزن حزنا قط اشد منه۔

(صحیح البخاری ج ا۔ص ۱۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ لوگوں کو جو قاری (قرآن) کہلاتے اور قریب ستر کے تھے۔ (غدر کے) مشرکوں کی طرف بھیجا نہ کہ ان لوگوں کی طرف (جنہوں نے ان کو قتل کیا) اور ان کے اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان میں عہد (صلح) تھا۔ مگر ان لوگوں نے بدعہدی کی اور ان قاریوں کو بے وجہ قتل کر دیا پس حضور اقدس ﷺ ایک مہینے تک ان کے لیے بد دعا کرتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قرار (صحابہؓ) شہید کیے گئے تو حضور اقدس ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا (یعنی نماز میں مشرکوں کیلیے بد دعا کی۔) پس میں نے حضور اقدس ﷺ کو نہیں دیکھا کہ اس سے زیادہ رنج آپ کو کبھی ہوا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سیدنا القائت صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن عمر رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
كان يبيع نخل بنی
النضير و يحبس لاهله
قوت سنتهم۔

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۸۰۶)

عن عمر رضی اللہ عنہ
فكان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ينفق على اهله نفقة
سنتهم من هذا المال
ثم ياخذ ما بقى فيجعله مجعل
مال الله فعمل بذلك
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حياته۔

الحدیث - (صحیح البخاری ج ۲ - ص ۸۰۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے کھجوروں کے
باغات کو فروخت کرتے اور
اپنے اہل و عیال کے لیے پورے
سال کی خوراک جمع فرمالیتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اوّل اپنے اہل و عیال
کے لیے سال بھر کا نفقہ جمع کر دیتے
اور جو فاضل ہوتا اس کو راہِ خدا
میں صرف کرتے۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی
ایسا ہی کیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القائد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار رہنما درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا " وانا قائدھم اذا فزعوا "

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۸۲)

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کے دن لوگ گھبرا جائیں گے تو میں ان کی رہنمائی کروں گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پیغمبروں کا قائد ہوں گا۔ اور یہ بات فخریہ نہیں کہہ رہا۔ اور میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں۔ اور کوئی فخریہ نہیں کہہ رہا۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی اور فخر نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الانبیاء ﷺ

ہمارے سردار **نبیوں کے پیشوا** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما يقول قال رسول الله ﷺ ان الشمس لتدنو حتى يبلغ العرق نصف الاذن فبينما هم كذلك استغاثوا بآدم فيقول لست بصاحب ذلك ثم بموسىٰ فيقول كذلك ثم بمحمد ﷺ فيشفع بين الخلق فيمشي حتى يأخذ بحلقة باب الجنة فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ۔ ص ۵۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سورج قریب ہو جائیگا حتیٰ کہ کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔ لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد لیکر جائینگے۔ وہ فرمائیں گے میں اس لائق نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے۔ وہ بھی اسی طرح فرمائینگے پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس فریاد لیکر حاضر ہونگے۔ آپ مخلوق کی سفارش فرمائیں گے۔ پھر آپ جنت کے دروازہ پر آکر اسکا کنڈا پکڑیں گے۔ پھر اس دن آپ کو اللہ تعالیٰ مقام محمود پر لے جائیگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمين اٰمين يارب العٰلمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الخیر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار — خیر کے پیشوا — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال اذا صليتم على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلوة عليه فانكم لا تدرون لعل ذلك يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا اللّٰهم اجعل صلوٰتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك وامام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة ۔ (الحديث)

(سنن ابن ماجة ص ٦٥)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجو تو اچھے طریقہ سے درود بھیجو ۔ شاید یہ درود شریف آپ پر پیش کیا جائے ۔ لوگوں نے عرض کیا آپ رض فرمایئے کس طور پر پڑھا کریں ۔ فرمایا اسطرح کہو اے اللہ عطا کر اپنی طرف سے درود اور رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار پر اور متقیوں کے امام پر اور نبیوں کے ختم کرنیوالے پر ۔ جنکا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور جو ہر بھلائی میں پیشوا اور ہر امر خیر میں راہبر ہیں اور جو رحمت والے رسول ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الزہاد ﷺ

ہمارے سردار زاہدوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال مر علینا رسول اللہ ﷺ ونحن نعالج خصًا لنا فقال ما ھذا فقلنا قد وھی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک۔

(جامع الترمذی ج ۲ - ص ۵۷)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ ﷺ ببعض جسدی قال کن فی الدنیا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنے مٹی کے گھر کی مرمت کر رہے تھے اتنے میں حضور اقدس ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ حضور یہ بودا ہو گیا ہے ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں قیامت کو اس سے بھی زیادہ نزدیک دیکھ رہا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے میرے بدن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دنیا میں یوں رہو گویا تم ایک پردیسی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العٰلمین

كانك غريب او عابر سبيل
وعُدَّ نفسك من اهل القبور
فقال لى ابن عمر اذا اصبحت
فلاتحدث نفسك بالمساء و
اذا امسيت فلاتحدث نفسك
بالصباح وخذ من صحتك
قبل سقمك و من حياتك
قبل موتك فانك لا
تدرى يا عبد الله
ما اسمك غدًا۔
(جامع الترمذی ج ۲-ص ۵۷)

ہو یا ایک مُسافر ہو جو کسی راستہ سے
گزر رہے ہو۔ اور اپنے آپ کو قبر
والوں (مردوں) میں شمار کرو۔ نیز
آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عمرؓ
جب تم صُبح کو اُٹھو تو تم اپنے دل
سے شام کی باتیں مت کرو۔ اور
جب شام کرو تو اپنے دل سے صُبح
کی باتیں مت کرو۔ بیمار ہونے
سے پہلے اپنی صحت میں سے کچھ
لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی
سے کچھ لے لو کیونکہ اے عبد اللہ!
تمہیں نہیں معلوم کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا۔

عن ابى ذر رضی اللہ عنہ عن
النبى صلی اللہ علیہ وسلم قال الزهادة
فى الدنيا ليست بتحريم
الحلال ولا اضاعة المال
ولكن الزهادة فى الدنيا ان لا
تكون بما فى يديك اوثق بما
فى يد الله وان تكون فى ثواب
المصيبة اذا انت اصبت بها
ارغب فيها لو انها ابقيت
لك۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُنیا سے
بے رغبتی صرف اس چیز کا نام نہیں ہے۔ کہ
حلال کو حرام اور مال کو برباد کیا جائے بلکہ
حقیقی زہد یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ میں جو ہے
اس سے زیادہ بھروسہ تم کو اپنے ہاتھوں کے مال پر
نہ ہو۔ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو تمہاری
آرزو اس مصیبت اور مصیبت کے ثواب و
ذوق و شوق میں بالکل ڈوبی ہو اور تمہاری
دلی تمنّا ہو کہ کاش یہ مصیبت کے لیے باقی رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد السالکین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار سالکوں کے قائد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جریر رضی اللہ عنہ
قال کنا عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النہار
قال فجاءہ قوم حفاۃٌ
عراۃٌ مجتابی النمار
والعباء متقلدی السیوف
عامتھم من مضر بل
کلھم من مضر فتمعر
وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما رای بھم من
الفاقۃ فدخل ثم
خرج فامر بلالا فاذن
واقام فصلی ثم خطب
فقال یایھا الناس اتقوا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم دن کے اوّل
حصہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس تھے کہ ایک جماعت ننگے پیر
ننگے بدن آئی۔ گلے میں چمڑے کی
کفنیاں ڈالے ہوئے یا عبائیں پہنے
ہوئے اور تلواریں لٹکائے ہوئے کہ
جن میں سے اکثر بلکہ سب قبیلہ مضر
کے لوگ تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ انور ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر متغیر
ہو گیا۔ آپ اندر گئے پھر باہر آئے۔
اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ
وہ اذان دیں۔ (کیونکہ نماز کا وقت
قریب تھا) اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔

ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ الی
اٰخر الایۃ ان اللہ
کان علیکم رقیبًا
والایۃ التی فی الحشر
یاایہا الذین امنوا اتقوا
اللہ ولتنظر نفس ما
قدمت لغدٍ تصدق
رجل من دینارہ من
درھمہ من ثوبہ من
صاع برّہ من صاع تمرہٖ
حتی قال ولو بشق
تمرۃ قال فجاء رجل من
الانصار بصرۃ کادت
کفہ تعجز عنہا بل
قد عجزت قال ثم
تتابع الناس حتی رایت
کومین من طعام
وثیاب حتی رایت
وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتہلل کانہ مذھبۃ
فقال رسول اللہ

اور خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی اے لوگو!
اس اللہ سے ڈرو کہ جس نے تمہیں ایک
جان پیدا کیا۔ (آخیر تک) بیشک اللہ تعالےٰ
تم پر نگہبان ہے۔ اور وُہ آیت پڑھی جو
سورۃ حشر میں ہے۔ کہ اے ایمان والو!
اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ تم نے کل
کے لیے اپنی جانوں کے لیے کیا پہنچا
رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا صدقہ دے
انسان اشرفی سے درہم سے کپڑے
سے گیہوں اور کھجور کے صاع سے
حتی کہ آپؐ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا
ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو انصار میں
سے ایک صاحب ایک تھیلی
لے کر آئے گویا کہ ان کا ہاتھ اس
سے تھکا جاتا تھا۔ بلکہ تھک گیا تھا۔
پھر تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہاں
تک کہ مَیں نے دو ڈھیر کھانے اور
کپڑے کے دیکھے اور مَیں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا
کہ وُہ چمک رہا ہے۔ گویا کہ وُہ
سونے کا ہو گیا ہے۔ پھر حضور اقدس
نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام میں

صلی اللہ علیہ وسلم من سن
فی الاسلام سنة حسنة
فله اجرها واجر من
عمل بها بعده من
غیر ان ینقص من اجورهم
شئ ومن سن
فی الاسلام سنة سیئة
کان علیه وزرها
ووزر من عمل بها
من بعده من غیر ان
ینقص من اوزارهم شئ۔
(الصحیح لمسلم ج۱ ص۳۲۷)

کسی اچھے کام کی بُنیاد ڈالے تو اسکے
لیے اس کے عمل کا بھی ثواب ہے۔
اور جو اس کے بعد عمل پیرا ہوں ان
کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ
ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔
اور جس نے اسلام میں بُری بات
نکالی تو اس پر اس کے عمل کا بھی
بار ہے۔ اور جو اس کے بعد اس پر
عمل کریں ان کا بھی گناہ ہے۔
بغیر اس کے کہ ان کے بار میں کچھ
کمی ہو۔

عن عمر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ان الجنة
حرمت علی الانبیاء کلهم
حتی ادخلها وحرمت علی
الامم حتی تدخلها
امتی۔ (رواه ابن النجار)
(الفتح الکبیر ج۱ ص۲۹۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں
جنّت میں داخل نہ ہولوں اس
وقت تک اس میں تمام نبیوں کا
داخلہ حرام ہے۔ اور جنّت اسوقت
تک دوسری اُمّتوں پر حرام ہے جبتک
اس میں میری امّت داخل نہ ہولے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الشجعاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہادروں کے قائد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقھم الی الصوت وھو علی فرس لابی طلحۃ عری فی عنقہ السیف وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا.

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٣٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ اور البتہ ایکدفعہ مدینہ والے رات کو گھبرا گئے لوگ آواز کی طرف اٹھ بھاگے تو دیکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس جانب سے واپس آرہے ہیں۔ گویا آپ تو آواز کیطرف سب سے پہلے پہنچ گئے تھے۔ اور آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہو کر تلوار گلے میں لٹکا کر تشریف لے گئے تھے آپ فرماتے تھے گھبراؤ مت۔ گھبراؤ مت۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

عن عباس رضی اللہ عنہ
قال فلما التقى المسلمون
والكفار ولى المسلمون
مدبرين فطفق رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يركض بغلته
نحو الكفار و انا اخذ
بلجامها اكفها ارادة ان
لا تسرع و ابوسفيان
اخذ بركابه۔

(الشفاء ج ۱ - ص ۶۷)

الشديد القلب عند
الباس۔ (القاموس ج ۳ ص ۴۳)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
ما رايت احدا انجد
ولا اجود ولا اشجع
ولا اضوء و اوضأ من
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن الدارمی ج ۱ - ص ۳۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جب مسلمان اور
کفّار گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمان
بھاگ کھڑے ہوئے۔ تو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دراز گوش (خچر) کو
ایڑ لگا کر کفّار کی طرف بڑھتے تھے۔
اور میں اس کی لگام پکڑے ہوئے
تھا۔ اور آپؐ کو روکتا تھا کہ جلدی
نہ کریں۔ یہاں تک کہ ابوسفیان
نے آپؐ کی رکاب پکڑ لی۔

جس کا دل جنگ کے وقت
بڑا مضبوط ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر
کسی کو بہادر اور سخی اور شجاع اور
پُر رونق اور بارعب نہیں دیکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الصابرین ﷺ

ہمارے سردار صبر کرنے والوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد أوذیت فی اللہ عزوجل وما یؤذی احد واخفت من اللہ وما یخاف احد ولقد أتت علی ثلاثۃ من بین یوم ولیلۃ ومالی ولعیالی طعام یاکلہ ذو کبد الا ما یواری ابط بلال۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ - ص ۱۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ کے دین کی خدمت میں اتنی تکلیف پہنچی ہے جو کسی کو نہیں پہنچی۔ اور اس بارے میں اتنا ڈرایا گیا ہے۔ جو کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا۔ اور مجھ پر تین رات دن ایسے آئے ہیں۔ کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے پاس اتنا کھانا بھی نہ تھا کہ جس کو کوئی جگر رکھنے والی جان کھا سکے۔ ہاں البتہ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بغل میں کھانا آسکتا تھا۔ (یعنی قلیل مقدار میں تھا)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد العارفین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار عارفوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا "

(سورة البقرة ٢٧٣)

عن ابى ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انى لاعرف أخر اهل النار خروجا من النار وأخر اهل الجنة دخولا الجنة يوتى برجل فيقول سلوا من صغار ذنوبه و اخبئوا كبارها فيقال له عملت كذا وكذا يوم كذا

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"آپ ان کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہیں ۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے ۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو دوزخ سے نکلنے کے اعتبار سے سب سے پچھلا دوزخی ہوگا ۔ اور جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے سب سے پچھلا جنتی ہوگا ۔ اُسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ اس سے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے بڑے گناہوں کو

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یا رب العلمین ط

وكذا عملت كذا و كذا
في يوم كذا و كذا
قال فيقال له فان
لك مكان كل سيئة
حسنة قال فيقول يا رب
لقد عملت اشياء ما اراها
ههنا قال فلقد
رايت رسول الله ﷺ
يضحك حتى بدت نواجذه۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۳)

سئل الجنيد رحمۃ اللہ علیہ
من العارف فقال
من نطق عن سرك
وانت ساكت۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۱۲۸)

قال يحيى بن معاذ
الرازي رحمۃ اللہ علیہ العارف يخرج
من الدنيا ولا يقضي وطره
في شيئين بكاءه على نفسه
وثناءه على ربه۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۲۴)

چھپالو۔ حسب الحکم اس سے پُوچھا
جائے گا تُو نے فلاں دن فلاں
گناہ اور فلاں دن فلاں گناہ کیا مگر آج
تیرے لیے ہر بُرائی کا بدلہ نیکی ہے۔
وُہ عرض کرے گا الٰہی میں نے اس
کے علاوہ بھی بہت سے عمل کئے ہیں۔
میں ان کو یہاں نہیں دیکھتا۔ راویؓ
کہتے ہیں کہ میں نے (یہ فرماتے وقت)
حضُور اقدس ﷺ کو ایسے ہنستے
دیکھا کہ آخری دانت ظاہر ہُوئے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
سے عارف کے بارے میں پُوچھا گیا۔
انہوں نے فرمایا کہ عارف وُہ ہے۔
جو تیرے بھید کو تیری خاموشی پر
آگاہ کرے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ عارف وُہ ہے
جو دُنیا سے رخصت ہو۔ لیکن دو
چیزوں سے پُورا حصّہ حاصل نہ کرسکے
اوّل اپنے نفس پر رونے سے۔ دوسرے
اپنے رب کی حمد و ثناء سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الغر صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار پنج کلیانوں کے پیشوا — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال سمعت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان
امتی يدعون يوم القيمة
غرًّا محجلين من اثار
الوضوء فمن استطاع
منكم ان يطيل غرته فليفعل۔

(صحیح البخاری ج ١ ۔ ص ٢٥)

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم هم غر محجلون
من اثر الوضوء ليس احد
كذلك غيرهم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ۔ ص ١٩٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں ۔ کہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ۔ میری
امتی قیامت کے دن وضو کے نشانات
کی وجہ سے پنج کلیان کہہ کر پکارے
جائینگے تم میں سے جس میں طاقت ہو کہ
اس کی سفیدی بڑھ جائے وہ وضو کے
اعضاء کی جگہ کو اچھی طرح سے دھوئے ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ وضو کے نشانات سے سفید
پنج کلیان ہوں گے ۔ اور یہ علامت
ان کے سوا کسی کی نہ ہوگی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الغر المحجلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار روشن پیشانی اور اعضاوالوں کے قائد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

جمع اغر وھو من الخيل الذی لہ غرۃ ای بیاض فی جبھتہ ۔ (سبل الھدیٰ ج ا ص ۶۱۵)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن و لآنیتہ اکثر من عدد النجوم و انی لاصد الناس عنہ کما یصد

غر کی جمع اغر ۔ وہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زیادہ بڑا ہے ۔ جتنا کہ مقام عدن سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے ۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور دودھ ملے ہوئے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے اوپر جو برتن رکھے ہوئے ہیں وہ تاروں سے تعداد میں زائد ہیں ۔ اور میں لوگوں کو اس سے روکوں گا ۔ جیسا کہ کوئی دوسروں کے

الرجل ابل الناس
عن حوضه قالوا
یا رسول الله ﷺ
اتعرفنا یومئذ قال
نعم لکم سیما
لیست لاحد من
الامم تردون علیّ
غرّا محجلین من اثر الوضوء
(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۶)

اونٹوں کو اپنے حوض سے روکا کرتا ہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہمیں آپؐ اس روز پہچان لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارا ایسا نشان ہوگا۔ جو سابقہ امتوں میں سے کسی کے بھی نہ ہوگا۔ تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ وضو کے اثر کی وجہ سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوگے۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ
قالوا یا رسول الله ﷺ
کیف تعرف من یاتی
بعدك من امتك قال
ارایت لوکان لرجل خیل
غیر محجلة فی خیل
دهم بهم لا یعرف
خیله قالوا بلیٰ قال
فانهم یأتون یوم القیمة
غرا محجلین من الوضوء و
انا فرطهم علی الحوض۔
(شرح السنة للبغوی ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ (صحابہ کرام کے) بعد والی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپؐ نے فرمایا بھلا یہ تو بتاؤ اگر کسی کے پاس پنج کلیان گھوڑا ہو جو سیاہ مشکی رنگ کے گھوڑوں میں ہو گیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا۔ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن وہ وضو کے باعث پنج کلیان ہوں گے۔ اور میں ان کا حوض کوثر پر انتظار کروں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد الفقراء ﷺ

ہمارے سردار غریبوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن مسروق رحمۃ اللہ علیہ
قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فدعت لی بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابکی الا بکیت قال قلت لم قالت اذکر الحال التی فارق علیہا رسول اللہ ﷺ الدنیا واللہ ما شبع من خبز ولحم مرتین فی یوم۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۸)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب کبھی کھانے سے میرا پیٹ بھرتا ہے تو میری حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر میں رونا چاہوں تو رو پڑوں۔ میں نے کہا آخر اس کی وجہ فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس حالت میں حضور اقدس ﷺ نے دُنیا کو چھوڑا۔ اللہ کی قسم آپ نے ایک دن بھی دو بار پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

قالت ما شبع رسول الله ﷺ من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۹)

سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دو روز متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے وصال فرمایا۔

عن انس بن مالك رضی الله عنه عن ابی طلحة رضی الله عنه قال شكونا الى رسول الله ﷺ الجوع و رفعنا عن بطوننا عن حجر فرفع رسول الله عن حجرين۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۰)

حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں سے کپڑے اُٹھا کر ایک ایک پتھر دکھایا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے بھی کپڑا اُٹھا کر دو پتھر دکھائے۔

قال جنيد البغدادی رحمة الله عليه " معاشر الفقراء انما عرفتم بالله و تكرمون له فاذا خلوتم به فانظروا كيف تكرمون معه۔

(الرسالة القشيريه ص ١٦)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اے فقراء کے گروہ! تمہاری پہچان اللہ والوں کے نام سے ہے اور تمہاری عزت بھی اسی وجہ سے ہے۔ جب تم خلوت میں ہو۔ تو دھیان کیا کرو کہ تمہارا اللہ سے کیا تعلق ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد المحبین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار محبوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
انه قال جاء رجل
الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
متى قيام الساعة
فقام النبى صلى الله عليه وسلم
الى الصلوٰة فلما
قضى صلوٰته قال
اين السائل عن
قيام الساعة فقال
الرجل انا يا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ما اعددت لها

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک آدمی
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ
اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا
یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب
آئے گی؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز
کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے نماز سے
فارغ ہو کر آپ نے فرمایا قیامت کے
متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس
نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے
قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟
اُس نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہ تو میں نے اتنی لمبی چوڑی نمازیں

قال یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما اعددت لها كبير صلوٰة ولاصوم الا انی احب الله و رسوله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب و انت مع من احببت فما رأيت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها۔

(جامع الترمذی ج ٢-ص ٦١)

الحب ميلك الى المحبوب بكليتك ثم ايثارك على نفسك و روحك و مالك ثم موافقتك له سراً وجهراً ثم علمك بتقصيرك فی حبه۔

(روضة المحبين لابن القيم۔ ص ٢٤)

پڑھی ہیں۔ نہ اتنے روزے ہی رکھے ہیں۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ مَیں اللہ اور اس کے رسُول سے محبّت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے یہ سُنکر فرمایا (قیامت میں) انسان اپنے محبُوب کے ساتھ ہوگا۔ اور تُو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبّت رکھتا ہے۔ (راویؓ کہتے ہیں کہ) اسلام لانے کی خُوشی کے بعد مُسلمانوں کو جتنی خوشی اس بات سے ہُوئی اتنا ان کو کسی بات سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔

حُب کلی طور پر محبُوب کی طرف جُھک جانے کا نام ہے۔ پھر اس کو اپنی جان اور اپنی رُوح اور اپنے مال پر نثار کرنا۔ پھر پوشیدہ اور ظاہر طور پر اس کی موافقت کرنا۔ پھر بھی یہ جاننا کہ ابھی مَیں اس کی محبّت میں کمی کر رہا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پیغمبروں کے رہنما درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن جابر بن عبداللہ
رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا
قائد المرسلین ولا فخر
وانا خاتم النبیین
ولا فخر وانا اول
شافع واول مشفع
ولا فخر۔

(سنن الدارمی ج ا ص ٣٠)

ای مقدمھم فی
الآخرۃ۔ (مرقاۃ ج ١١ ۔ ص ٦٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں
کا سردار ہوں گا۔ اور میں فخریہ نہیں
کہتا۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو
گیا ہے اور میں فخریہ نہیں کہتا اور
پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور
پہلے میری شفاعت قبول کی جائے
گی۔ اور میں فخریہ نہیں کہتا۔
یعنی قیامت کے دن میں
تمام پیغمبروں کے آگے ہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قائد المساکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مسکینوں کے پیشوا درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللھم احینی
مسکینا وامتنی مسکینا
واحشرنی فی زمرۃ
المساکین یوم القیمۃ
فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال انھم
یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم
باربعین خریفا یا عائشۃ لا
تردی المسکین ولو بشق
تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین
وقربیھم فان اللہ یقربک
یوم القیمۃ ۔ (جامع الترمذی ج۲ ص۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں
وفات دے۔ اور مسکینوں ہی کے زمرہ میں
قیامت کے دن مجھے اٹھائیو حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی دعائیں کرتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا فقیر امیروں سے چالیس
سال پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا
مسکین کا سوال رد مت کرو اور کچھ نہیں تو
آدھا چھوہارا ہی دیدیا کرو۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا
مسکینوں سے محبت رکھو ان کو اپنے نزدیک
کرو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں
اپنے نزدیک کرے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا قائد الموحدین ﷺ

ہمارے سردار توحید والوں کے رہنما درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير مايزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير مايزن برّة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير مايزن ذرة۔

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ١٠٩)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے وہ شخص نکالا جائیگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اسکے دل میں ایک جَو کے برابر بھلائی ہوگی۔ پھر دوزخ سے وُہ شخص نکالا جائیگا جو لا اِلہ الا اللہ کا قائل ہوگا۔ اور اس کے دل میں ایک گیہوں کے برابر بھلائی ہوگی۔ اس کے بعد دوزخ سے وُہ شخص نکالا جائے گا۔ جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہوگا اور اس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر خیر اور بھلائی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا قائد المؤمنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مومنوں کے پیشوا درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ماحولها جعل الفراش وهذه الدواب التی فی النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها قال فذلكم مثلی ومثلكم انا اخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی وتقحمون فيها۔

(الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۲۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں پتنگے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ گرنے لگے۔ وہ شخص انہیں روکنے لگا۔ مگر وہ نہ رکے اور اس میں گرتے رہے۔ میری اور تمہاری یہی مثال ہے۔ میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کی آگ سے ہٹ جاؤ جہنم کی آگ سے ہٹ جاؤ۔ اور تم میری بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسی میں گھسے جا رہے ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین یا رب العلمین ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سَيِّدُنَا الْقَائِلُ صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار حکم فرمانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ـ "

(سورة النسآء ٦٣)

" قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ط " (سورة البقرة ١٣٥)

" قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ـ " (سورة البقره ١٤٠)

" قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ " ج

(سورة البقره ١٣٩)

" قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" سو آپ ان سے تغافل کر جایا کیجئے۔ اور ان کو نصیحت فرماتے رہیئے۔ اور ان سے خاص ان کی ذات کے متعلق بلیغ بات فرمائیں۔"

" آپ کہہ دیجئے کہ ہم تو ملت ابراہیم پر رہیں گے۔ جس میں کجی کا نام نہیں۔"

" آپ فرما دیجئے کہ تم زیادہ واقف ہو یا اللہ تعالیٰ۔"

" آپ فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ہم سے حجت کئے جاتے ہو حق (کے معاملہ) میں حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے۔"

" آپ کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور

بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○"

(سورۃ بنی اسرائیل ۹٦)

"وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○"

(سورۃ الزخرف ۸۸)

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نضر الله عبدًا سمع مقالتي فوعاها ثم بلغها عني فرب حامل فقه غير فقيه و رب حامل فقه الى من افقه منه ـ

(سنن ابن ماجہ ص ۲۱)

تمہارے درمیان کافی گواہ ہے کیونکہ وُہ اپنے بندوں کو خُوب جانتا ہے خُوب دیکھتا ہے۔"

"قسم ہے رسُول کے اس کہنے کی۔ کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری کوئی بات سُنی۔ پس اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس سب حامل فقہ (دینی بات کے محافظ) سمجھ دار نہیں ہوتے۔ اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

سَیِّدُنَا الْقَآئِمُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار قیام کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ

الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ " (سورۃ المزمل ۱، ۲)

" وَّ اَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ

یَدْعُوْہُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ

عَلَیْہِ لِبَدًا ۝ "

(سورۃ الجن ۱۹)

" اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ

الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ

وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ

الْفَجْرِ كَانَ مَشْھُوْدًا ۝ "

(سورۃ بنی اسرائیل ۷۸)

" وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً

اَوْ لَھْوَا نِ انْفَضُّوْٓا

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اے کپڑوں میں لپٹنے والے

رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی دیر۔"

" اور جب اللہ کا خاص بندہ اللہ

کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو

یہ لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو

ہو جاتے ہیں۔"

" آفتاب کے ڈھلنے کے بعد سے

رات کے اندھیرے ہونے تک

نمازیں ادا کیا کیجیے اور صبح کی نماز

بھی بیشک صبح کی نماز حاضر ہونے

کا وقت ہے۔"

" اور وہ لوگ جب کسی تجارت

یا کھیل کی چیز کو دیکھتے ہیں۔ تو اس

إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَآئِمًا ط (سورة الجمعة ١١)

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال لما قام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا إله الا الله ويدعو الناس الى ربهم كادت العرب تلبد عليه جميعا۔

(تفسیر ابن کثیر ص ٤٣٢)

عن المغيرة رضی اللہ عنہ يقول ان كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ليقوم او ليصلی حتی ترم قدماه او ساقاه فيقال له فيقول افلا اكون عبدا شكورا (صحیح البخاری ج ١ ص ١٥٢)

عن العداء بن خالد ابن هوذة رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير قائما فى الركابين۔

الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٣٠

کی طرف منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر لا إله الا الله کے معنی لوگوں کو بیان فرماتے اور لوگوں کو ان کے رب کی دعوت دیتے تو عرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمگھٹا کر لیتے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوتے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پیر مبارک یا پنڈلیاں مبارک متورم ہو جاتیں جب آپ ﷺ کو عرض کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ ﷺ عرفات میں اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا القتال صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار جنگجو بہادر درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله :

" فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج "

(سورة النساء ٨٤)

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال اسم النبى صلى الله عليه وسلم فى التوراة احمد الضحوك القتال.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانى ج ٣ ص ١٢٠)

عن على رضى الله عنه قال لقد رأيتنا يوم بدر ونحن نلوذ برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اقربنا من العدو وكان

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجئے آپ کو بجز آپ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی توراۃ میں " احمد سخت جنگجو ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن ہم دیکھ رہے تھے۔ اور ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں تھے۔ اور ہم میں سب سے زیادہ جو دشمن کے قریب تھا

من اشد الناس یومئذ بأساً۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۳۔ ص ۲۷۹)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ احمد الضحوک القتال" (الحدیث)، قال ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ و انما سمی صلی اللہ علیہ وسلم به لحرصه علی الجهاد و مسارعته الی القراع و قلة احجامه۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۶)

عن بریدة رضی اللہ عنہ قال غزا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرة غزوة قاتل فی ثمان منهن۔

(الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۱۱۸)

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان ماموراً

وُہ حضورِ اقدس ﷺ ہی تھے۔ اور آپ اس دن ہم میں سب سے زیادہ جنگجُو تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ کا اسمِ مُبارک توراۃ شریف میں احمد جنگجُو جہاد کرنے والا ہے۔ امام ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ یہ اسمِ مُبارک آپ کا اس لیے رکھا گیا۔ کہ آپ جہاد کا جذبہ رکھتے تھے۔ اور اپنے مدِّمقابل تک جلد پہنچ جاتے تھے۔ اور بھیڑ بھاڑ چیر ڈالتے تھے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس ﷺ نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ غزوات میں خود حضورِ اقدس ﷺ کفّار سے لڑے ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ اس امر کے مامور تھے۔ کہ میدانِ جنگ میں

ان لا یفر من المشرکین اذا واجھوہ ولو کان وحدہ من قولہ " لا تکلف الا نفسك " وقد کان ﷺ من اشجع الناس و اصبر الناس و اجلدھم مافر قط من مصاف ولو تولی عنہ اصحابہ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۵۹)

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال اسم النبی ﷺ فی التوراۃ الضحوك القتال یرکب البعیر و یلبس الشملۃ ویجتزئ بالکسرۃ وسیفہ علی عاتقہ۔

(رواہ ابن فارس) (سبل الھدی ص ۵۹۷)

جب مُشرکوں سے مقابل ہوں تو وہاں سے راہِ فرار اختیار نہ کریں۔ اگرچہ آپ اکیلے ہی رہ جائیں جیساکہ لا تکلف الا نفسك یعنی آپ اس کے مکلّف ہیں اور حضورِ اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ اور آپ بہت زیادہ قوی ہیکل تھے۔ آپ کبھی میدانِ جنگ سے نہیں بھاگے۔ اگرچہ تمام ساتھی ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کا اسمِ گرامی تورات میں ہے۔ ہنس مکھ جنگجو اُونٹ پر سواری کرنے والے اور شملہ دار عمامہ مُبارک پہننے والے۔ ایک لقمہ پر اکتفا فرمانے والے اور ان کے کندھے پر تلوار ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القتول ﷺ

ہمارے سردار — ماہر جنگ — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

"یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ (سورۃ التحریم ۹)

بمعنی ما قبلہ فانھما من صیغ المبالغۃ فما صلح توجیھا لاحدھما صلح للاخر۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۰)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی ﷺ یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المومنین لا تطیب

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اے نبی ﷺ کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔"

یہ ما قبل (القتال) کے ہم معنی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں الفاظ مبالغے کے اوزان سے ہیں۔ ایک لفظ دوسرے لفظ کے ہم معنی میں مستعمل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور اقدس ﷺ سے سُنا۔ فرماتے تھے "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العٰلمین

انفسهم ان یتخلفوا
عنی ولا اجد ما احملهم
علیه ما تخلفت عن
سریة تغزو فی
سبیل الله والذی
نفسی بیده لوددت انی
اقتل فی سبیل الله
ثم احیی ثم اقتل
ثم احیی ثم اقتل
ثم احیی ثم اقتل۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۳۹۲)

عن ابی اسحاق
رضی اللہ عنہ سمع البراء رضی اللہ عنہ
وسأله رجل افررتم
یوم حنین عن
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکن رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر ثم
قال لقد رایته
علی بغلته البیضاء
وابو سفیان اخذ بلجامها
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول

اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا۔ کہ
ایمان والوں میں سے بعض لوگ مجھ
سے پیچھے رہنا گوارہ نہ کریں گے۔ اور
مَیں ان کیلیے (اسوقت) سواری مہیّا نہ
کر سکوں گا تو مَیں کسی غزوہ میں پیچھے نہ
رہتا ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی
جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا
ہوں کہ مَیں اللہ کے راستہ میں شہید ہوں۔
پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں۔ پھر
زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں ۔ پھر
زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں۔"

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے
حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ
ان سے کسی آدمی نے پُوچھا کہ کیا تم
جنگِ حنین میں حضورِ اقدس ﷺ
کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، حالانکہ
حضورِ اقدس ﷺ تو نہ بھاگے
تھے؟ پھر انہوں نے بیان کیا۔ کہ مَیں
نے آپ ﷺ کو حنین کے میدان میں سفید
خچر پر سوار دیکھا۔ اور حضرت ابو سفیان
رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے

انا النبی لا کذب
وزاد غیره انا ابن
عبد المطلب۔
(الشفا للقاضی عیاض ص ٦٧)

(قتول) کصبور
(الکثیر القتل) من ابنیة
المبالغة۔ (تاج العروس ج ٨ ص ٧٥)

ذکره العلامة السخاوی
فی القول البدیع فی الصلوٰة
علی الحبیب الشفیع فی اسماءه
صلی الله علیه وسلم (القول البدیع ص ٥٦)

وذکره
الشیخ عبد الحق بن سیف الدین
رحمة الله علیه فی کتابه مدارج النبوة
فی اسمائه الشریفة (مدارج النبوة ص ٣١٦)

تھے۔ اور حضور اقدس ﷺ یہ
رجز پڑھ رہے تھے: میں وہ نبی ہوں
جو جھوٹا نہیں۔ اور میں عبد المطلب
کا پوتا ہوں۔

قتول بروزن صبور بہت جنگ
کرنے والا مبالغہ کے اوزان سے
ہے۔

اس کو علامہ سخاویؒ نے اپنی
مایہ ناز کتاب القول البدیع میں ذکر
فرمایا ہے۔

اس اسم مبارک کو شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز
کتاب، مدارج النبوۃ کے ص ٣١٦
میں اسمائے شریفہ میں ذکر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قثم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے سخی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

بضم القاف ففتح المثلثة ای جامع الخیر کما قال عیاض رحمۃ اللہ علیہ او من القثم الاعطاء لجودہ وعطائہ کما قال ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٤١)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الناس باربع بالسخاء والشجاعۃ فذکر الحدیث وقد تقدم فی النکاح۔

(رواہ الطبرانی ـ مجمع الزوائد ج ٩ ص ١٣)

روی الامام ابو اسحاق

ق کا ضمہ ث کا فتح۔ بھلائی کو جمع کرنے والے جیسا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یا یہ القثم ہے۔ جس کا معنی سخاوت اور بخشش کرنے کے ہیں جیسا کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں پر چار چیزوں کی فضیلت دی گئی ہے۔ سخاوت اور بہادری کی۔ پھر وہ حدیث بیان کی جو کتاب نکاح میں گزر چکی ہے۔

امام ابو اسحاق حربی رحمۃ اللہ علیہ

الحربی رحمۃ اللہ علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال" اتانی ملك فقال انت قثم وخُلُقك قيم ونفسك مطمئنة "

قال ابن دحية رحمۃ اللہ علیہ فی اشتقاقه معنيان احدهما: انه من القثم وهو الاعطاء يقال قثم له من العطاء اذا اعطى فسمى النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لجوده وعطائه۔

(سبل الهدی ج ا۔ ص۶۱۶)

روى الحربی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعًا۔ اتانی ملك فقال انت قثم وخلقك قيم ونفسك مطمئنة

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص۱۴۰)

نے روایت کی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا۔ کہ آپؐ مجسّمہ بھلائی ہیں۔ اور آپؐ کے اخلاق بھی بھلے ہیں اور آپؐ کا نفس مطمئنہ ہے۔

امام ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس کے مادے میں دو معنی ہیں۔ (۱) یہ قثم ہے جس کو بخشش کہا جاتا ہے۔ عربی کا محاورہ ہے۔ قثم له عطا یعنی اس نے اس کو عطیہ دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپؐ مجسّمہ جود و سخا تھے۔

امام حربی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا کہ آپؐ قثم ہیں اور آپؐ کے اخلاق مضبوط ہیں۔ اور آپؐ کا نفس مطمئنہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک

بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قثوم ﷺ

ہمارے سردار **تمام فضیلتوں والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

انه من القثم وهو الجمع يقال للرجل الجموع للخير قثوم و قثم وقد كان ﷺ جامعًا لخصال الخير والفضائل كلها.

(سبيل الهدى ج ١ ص ٦١٦)

یہ لفظ القثم سے ہے جس کا معنی جمع کرنے کا ہے۔ جس شخص میں تمام بھلائیاں جمع ہوں۔ اسے قثوم و قثم کہتے ہیں۔ اور حضور اقدس ﷺ تو اچھی خصلتوں اور تمام فضائل کے مجسمہ تھے۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٣٨١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے اچھے اخلاق کو پورا کرنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القثوم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار تمام بھلائیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال و القثوم الجامع للخیر کلہ فی ذاتہ و لغیرہ۔

(نسیم الریاض ج ٢ - ص ٣٩٥)

ذکرہ العلامۃ السخاوی فی کتابہ القول البدیع فی اسمائہ الشریفۃ۔ (القول البدیع ص ٥٦)

و ذکرہ العلامۃ عبد الحق محدث دھلوی فی کتابہ مدارج النبوۃ۔ (مدارج النبوۃ ج ١ - ص ٣١٦)

و ذکرہ صاحب سبل الھدیٰ فی کتابہ۔

(سبل الھدیٰ - ص ٦١٦)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں القثوم وُہ ہستی ہے جسکی ذات میں تمام بھلائیاں موجود ہوں۔ اور وُہ دُوسروں کے ساتھ بھی بھلائی کرتا ہو۔

اس کو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب القول البدیع میں ذکر کیا ہے۔

اس کو علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب مدارج النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔

اور اس کو علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب سبل الھدیٰ میں ذکر فرمایا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین یا رب العالمین

بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا قدمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے اوّل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

وھو اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ کما سبق فی "اخرایا" ومعناه الاول السابق۔ (سبل الھدیٰ ج ص ٦١٦)

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ تعالیٰ لما اراد ان یخلق محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل علیہ السلام ان یاتیہ بالطینہ البیضاء فھبط فی ملأ من ملائکۃ الفردوس وقبض قبضۃ من موضع قبرہ بیضاء نیرۃ فعجنت بماء التسنیم

یہ اسمِ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تورات میں موجود ہے۔ جیسے کہ (اخرایا) میں گذر چکا ہے۔ جس کا معنی ہے سب سے اوّل۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ سفید مٹی لائے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام جنّت الفردوس کے ملائکہ کے ایک گروہ کے ساتھ زمین پر اترے اور آپ کی قبر منوّر کے مقام سے سفید چمکتی ہوئی مٹی کی ایک مٹھی

فی معین الجنة حتی صارت کالدرة البیضاء لها شعاع عظیم ثم طافت بها الملائکة حول العرش والکرسی و السموٰت والارض حتی عرفته الملائکة قبل ان تعرف أدم علیہ السلام۔

(نسیم الریاض ج۲ ص۲۰۱)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اصل طینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرة الارض بمکة یعنی الکعبة وهو مشعر بأن ما أجاب من الارض درته صلی اللہ علیہ وسلم ومن الکعبة دُحیت الأرض فصار صلی اللہ علیہ وسلم هو الأصل فی التکوین۔

(وفاء الوفاء ج۱ ص۲۷)

لی پھر اُسے جنّت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھا کہ وُہ (گوندنے سے) ایک سفید موتی کی طرح ہوگئی جس کی بڑی بڑی شعاعیں تھیں۔ پھر اس موتی کو لے کر ملائکہ عرش کُرسی آسمان اور زمین کی تمام جگہوں میں پھرے۔ یہاں تک تمام ملائکہ نے آپؐ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مٹی زمین کی ناف یعنی کعبہ سے لی گئی ہے۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے سُچے موتی ہیں۔ کعبہ سے مدینہ تک زمین کو پھیلایا گیا۔ روضہ پاک کی جگہ سے آپؐ کی تکوین مُبارک ہُوئی اور کائنات کی آپؐ اصل بُنیاد ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
یا حی یا قیوم
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قدم صدق ﷺ

ہمارے سردار — سچے پیشرو — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله :

" اِنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ " (سورہ یونس ٢)

عن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فی قوله تعالیٰ ان لهم قدم صدق عند ربهم قال هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

عن علی رضی اللہ عنہ فی الایۃ قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفیع لهم۔

(رواہ ابن مردویہ)

(سبل الهدیٰ ج ١ ص ٦١٦)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"کہ ان کے رب کے پاس (پہنچ کر) ان کو پورا مرتبہ ملے گا۔"

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ان لهم قدم صدق عند ربهم میں قدم صدق سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ابن مردویہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس آیت میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ان کی شفاعت فرمائیں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القدوۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار رھنما درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ان قريشا قادة زادة.

(مجمع البحار ج ۳ - ص ۱۷۶)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء قادة والفقهاء ساده ومجالسهم زياده.

(رواہ القضاعی - الفتح الکبیر ج ا ص ۵۰۹)

عن مجاهد رضی اللہ عنہ قال دخلت انا ويحيى بن جعدة رضی اللہ عنہ على رجل من الانصار من اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیشک قریشی رہنما ہیں۔ اور ترقی کرنے والے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام رہنما ہیں اور فقہا سردار ہیں۔ اور ان کی مجلسیں (ایمان کو) زیادہ کرنے والی ہیں۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اور حضرت یحیٰی بن جعدہ رضی اللہ عنہ دونوں ایک انصاری کے ہاں گئے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھا۔ انہوں نے بیان کیا

قال ذكروا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكنى انا أنام و اصلى و اصوم و افطر فمن اقتدى بى فهو منى ومن رغب عن سنتى فليس منى۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۰۹)

کہ حضورِ اقدس ﷺ کے پاس لوگوں کی عبادت کا ذکر ہُوا تو آپؐ نے (اس کے جواب میں) فرمایا مَیں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ جو میری اقتدار کرے گا وُہ مجھ سے ہے۔ اور جو میری سُنّت سے بے رغبتی کرے گا وُہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن سالمؓ عن ابيه رضی الله عنهما قال سافرت مع النبى صلى الله عليه وسلم و مع عمر رضی الله عنه فكانا لا يزيدان على ركعتين و كنا ضلالا فهدانا الله به فبه نقتدى۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۹۵)

حضرت سالمؓ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ اقدس ﷺ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ دونوں کے ساتھ سفر کیا ہے۔ وُہ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور ہم تو گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی وجہ سے ہمیں ہدایت فرمائی۔ لہٰذا ہم تو آپؐ کی ہی پیروی کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قدوۃ الصوفیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صوفیوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال شیخ الطائفة ابو القاسم جنید بن محمد الخزار القواریری رحمۃ اللہ علیہ لكل امة صفوة وصفوة هذه الامة الصوفيه۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۱۲۸)

قال ابوبكر محمد بن عمر الوراق رحمۃ اللہ علیہ الصوفی من صفا قلبه من كل دنس وسلم صدره لكل احد وسخت نفسه بالبذل والايثار۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۷۴)

قال ابو الحسن علی بن احمد بن

حضرت شیخ الطائف ابوالقاسم جنید بن محمد الخزار القواریری (جنید بغدادی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر اُمّت میں پاکیزہ لوگ ہوتے ہیں۔ اس اُمّت کے پاکیزہ لوگ صُوفیہ کرام ہیں۔

حضرت ابوبکر محمّد بن عمر الوراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صُوفی وُہ ہے۔ جس کا دل ہر گندگی سے پاک ہو اور جس کا سینہ ہر ایک کے لیے کھُلا ہو۔ اور جس کا نفس سخاوت اور قُربانی کے لیے سخی ہو۔

حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن سہیل البوشنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سهل البوشنجي رحمة الله عليه
التصوف فراغ القلب
وخلاء اليدين وقلة
المبالاة بالاشكال فاما
فراغ القلب ففي
قوله تعالىٰ للفقراء
المهاجرين الذين
اخرجوا من ديارهم
واموالهم وخلو اليدين
لقوله تعالىٰ الذين
ينفقون باموالهم بالليل
والنهار سرا و علانية
وقلة المبالاة في قوله تعالىٰ
ولا يخافون لومة لائم۔

(طبقات الاولياء لابن الملقن ص ۲۵۳)

قال ابو عمرو بن
نجيد السلمي رحمة الله عليه التصوف
الصبر تحت الامر والنهي۔

(طبقات الأولياء لابن الملقن ۔ ص ۱۰۸)

سئل ابو العباس
احمد الرفاعي رحمة الله عليه عن
التصوف ؟ فقال للسائل

تصوّف دل کو الائش سے فارغ
کرنے اور ہاتھوں کو دُنیا کے اسباب سے
خالی کرنے اور کسی بڑے سے بڑے
کی پرواہ نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دِل
کو فارغ کرنا تو اس آیت میں ہے۔
"اُن فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے
مالوں اور گھروں سے نکال دیے
گئے۔" اور ہاتھوں کو خالی کرنے کا
ثبُوت اس آیت میں ہے "جو اپنے
مالوں کو رات دن پوشیدہ اور ظاہر
خرچ کرتے ہیں۔" اور کسی بڑے سے
بڑے کی پرواہ نہ کرنا۔ اس آیت سے
ثابت ہوتا ہے۔ "اور وُہ لوگ جو کسی
ملامت کرنے والے کی ملامت سے
خوف نہیں کھاتے۔"

حضرت ابو عمرو بن نجید سلمی
رحمة الله عليه نے فرمایا ہے۔ اللہ کے
حکم اور اس کے منع پر صبر سے
کاربند رہنے کا نام تصوّف ہے۔

حضرت ابو العباس احمد رفاعی
رحمة الله عليه سے پُوچھا گیا۔ کہ تصوّف
کیا ہے ؟ آپ نے سوال کرنے

تسألنا عن تصوفنا او تصوفكم فقال يا سيدى كانت مسألة فصارت اثنتين اشرحهما لى فقال اما تصوفكم انتم فهو ان تصفى اسرارك وتطيب اخبارك وتطيع جبارك و تقوم ليلك و تصوم نهارك و اما تصوف القوم فكما قيل-ليس التصوف بالخرق -من قال هذا قد مرق-ان التصوف يا فتى حُرَق-يمازجها قلق۔

(طبقات الاولياء لابن الملقن ص ۹۵)

قال الامام جعفر بن صادق رحمۃ اللہ علیہ من عاش فی ظاهر الرسول فهو سنى ومن عاش فی باطن الرسول فهو صوفی اراد بباطن الرسول ﷺ اخلاقه الطاهرة و اختياره للاخرة۔

(حلیۃ الاولیاء ج ص ۲۰)

والے سے فرمایا ہمارا تصوّف پوچھتے ہو یا اپنا؟ سائل بولا حضور سوال تو ایک ہی کا تھا۔ اب دو ہو گئے۔ لہٰذا اب دونوں کی شرح بیان فرما دیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا تصوّف تو یہ ہے۔ کہ تو اپنے باطن کو صاف کرے اور پاکیزہ گفتگو کرے۔ اور اپنے اللہ کی اطاعت کرے اور رات کو تہجّد پڑھے۔ اور دن کو روزہ رکھے۔ اور صُوفیاء کرام کا تصوّف تو یہ ہے۔ جیسے شعر میں آیا ہے "چیتھڑوں کا پہننا تصوّف نہیں ہے۔ جو اس کا قائل ہے وُہ دین سے گیا۔ اے نوجوان تصوّف تو جلنے کا نام ہے۔ جس کے ساتھ درد کی آمیزش ہو"۔

امام جعفر بن صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص رسُول ﷺ کے ظاہری افعال پر زندگی گذارے وُہ سُنّی ہے۔ اور جو رسُول ﷺ کے باطنی پاکیزہ اخلاق پر اور دُنیا کی جگہ آخرت پر زندگی گذارے وُہ صوفی ہے۔

يا حي يا قيوم بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا القرشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار قریش قبیلہ والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن الاشعث بن قيس رضي الله عنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد كندة ولا يرونى الا افضلهم فقلت يارسول الله (صلى الله عليه وسلم) الستم منا؟ فقال نحن بنو النضر بن كنانة لا نقفو امنا ولا ننتفي من ابينا۔

(سنن ابن ماجة ص ١٨٧)

وقيل ان قريشا هم بنو النضر بن كنانة واليه ذهب محمد بن اسحاق وابو عبيدة معمر بن المثنى وابو عبيد القاسم بن سلام

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کندہ کے وفد کے ساتھ آیا۔ اور وہ مجھے اپنا سردار مانتے تھے میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول کیا آپ ہم سے نہیں آپ نے فرمایا ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ نہ تو ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم اپنے باپ کی نفی کرتے ہیں۔

اور کہا گیا ہے کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ اسی طرف محمد بن اسحاق اور ابو عبیدہ معمر بن مثنی اور ابو عبید قاسم بن سلام گئے ہیں۔ اور یہی امام شافعی وغیرہ

وبہ قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۳۳۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ساله عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ لم سمیت قریش قریشا؟ قال بالقرش دابة تاكل الدواب لشدتها۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۳۳۳)

وقال المطرزی رحمۃ اللہ علیہ عن هذه الدابة انها ملكة دواب البحر و اشدها فكذلك قريش سادات الناس۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۳۳۳)

كان بنوه يقرشون اهل الموسم عن الحاجة فيرفدونهم بما يبلغهم فسموا بذلك من فعلهم و قرشهم قريشا۔ (الروض الانف ج ۱ ص ۱۱۶)

کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا قریش کا نام قریش کیوں رکھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا قرش ایک جانور کا نام ہے۔ جو اپنی طاقت سے تمام جانوروں کو کھا جاتا ہے۔

اور امام مطرزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جانور کی بابت فرمایا کہ وہ سمندر کے تمام جانوروں کا بادشاہ ہے۔ اور ان تمام جانوروں سے زور آور ہے۔ اسی طرح قریش بھی تمام لوگوں کے سردار ہیں۔

اس کے بیٹے منیٰ میں لوگوں کی عام دعوت کرتے تھے۔ اور لوگوں کو راہ کا خرچ بھی مہیا کرتے ان کے اس فعل اور مہربانی پر ان کا نام قریش رکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کے قریب درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله :

" ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ○ "

(سورة النجم ٨، ٩)

الدانی من اللہ تعالی.

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١٧)

ای دنا من ربه تبارك و تعالیٰ حتی انه صار فی القرب منه كقرب الواحد من الاخر بقدر قاب قوسین او اقل من ذلك۔

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١٧)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"پھر نزدیک ہوا اور لٹک گیا پھر رہ گیا دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک ۔"

اللہ کے قریب ہونے والے ۔

قرآن مجید کی اس آیت (ثم دنا فتدلی۔ فکان قاب قوسین او ادنی) کی طرف اشارہ ہے یعنی آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تبارک و تعالیٰ کے اتنے نزدیک ہو گئے حتیٰ کہ اتنے نزدیک ہو گئے جیسا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کے نزدیک دو قوسوں یا اس سے زیادہ قریب ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سیدنا قریر العین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار آنکھوں کی ٹھنڈک درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من عندی وھو قریر العین
طیب النفس ثم رجع
الی وھو حزین فقلت
یا رسول اللہ انک خرجت
من عندی و انت
قریر العین طیب النفس
و رجعت و انت حزین
فقال انی دخلت الکعبة
و وددت انی لم أکن
فعلت انی اخاف ان
اکون اتعبت امتی من بعدی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶۔ ص ۱۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے تو آپ
کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں۔ خوش طبیعت تھے۔
پھر جب آپ میرے پاس واپس آئے تو
آپ غمگین تھے۔ میں نے عرض کیا۔
کہ اے اللہ کے رسول آپ میرے پاس سے
باہر تشریف لے گئے تو آپ کی آنکھیں
ٹھنڈی تھیں۔ آپ خوش طبیعت تھے۔ اور
واپس آئے۔ تو آپ غمگین تھے۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کعبہ کے اندر
داخل ہوا اور میں نے چاہا کہ میں ایسا نہ
کرتا کیونکہ مجھے ڈر ہوا میرے بعد میری
اُمت مشکل میں پڑ جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

۱۲۰۵

یاحی
بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یاقیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **تقسیم کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ
بہ خیرًا یفقھہ فی
الدین واللہ المعطی
وانا القاسم ولا تزال
ھذہ الامۃ ظاھرین
علی من خالفھم حتی
یاتی امر اللہ وھم
ظاھرون۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۳۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور اللہ ہی دینے والا ہے۔ اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اور وہ غالب ہوں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

١٢٠٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القطب صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — کائنات کے مرکز — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

« عا » بالضم :
سیّد القوم و ملاك
امورهم و مدار حوائجهم
و جمعه اقطاب
وقطوب و قِطَبَة
كعِنَبَة .

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١٧)

قطبیتِ کبریٰ نام مرتبۂ قطب الاقطاب
وهو باطن نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فلا يكون الا لورثته لاختصاصه
عليه بالاكملية فلا يكون
خاتم الولاية وقطب الاقطاب
الاعلى باطن خاتم النبوّة ذكره
السيد الشريف ۔ (ریاض المرقاض ص ٩٢)

اس کو علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ نے
ذکر کیا ہے۔ قُطب با کے ضمہ کے
ساتھ۔ قوم کا سردار جس کے ہاتھ میں
لوگوں کی باگ ڈور ہو۔ اور جو لوگوں
کا حاجت روا ہو۔ اس کی
جمع اقطاب آئے گی۔ اور قطوب
اور قِطَبَۃ جیسے عِنَبَۃ۔

صوفیاء کرام کی اصطلاح میں
قطب الاقطاب قطبیت کبریٰ کا مرتبہ ہے۔
اور نبوتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطنی
حصّہ ہے اور یہ مرتبہ صرف نبوّت کے وُرثاء
کو ملتا ہے۔ خاتمِ ولایت اور قطب
الاقطاب کا مرتبہ صرف اسے ہی ملتا ہے
جو نبوّت کے باطنی حصّہ کو حاصل کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

فأما القطب فقد ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فی الباب الخامس و خمیس ومائتین انه لایتمکن القطب ان یقوم فی القطابة الا بعد ان یحصل معانی الحروف التی فی اوئل السور المقطعة مثل الم و المص ونحوها۔

(الیواقیت والجواهر لعبد الوهاب الشعرانی ج۲ ص۳۶)

قطب کے بارے میں شیخ اکبر حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کے باب نمبر ۲۵۵ میں فرمایا ہے کہ قطب وُہ کہلاسکتا ہے جس کو حروف مقطعات مثلاً الم۔ المص وغیرہ کے معانی سمجھا دیے گئے ہوں۔

قطب عبارت از غوث است غوث عبارت از یکے است کہ موضعِ نظرِ خدا از عالم در ہر زمان باشد شیخ اکبر گفتہ وھو علے قلب اسرافیل علیہ السّلام

(حظیرۃ القدس ص ۱۶۷)

قطب سے مراد غوث ہے۔ غوث سے مراد دُنیا کی ایک ایسی ہستی ہے۔ جو ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ کی خاص نظرِ عنایت کا مرجع ہوتی ہے شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قطب وُہ ہے۔ جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام (کے دل) کی مانند ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قلیل الضحک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تھوڑا ہنسنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت قلیل الضحک.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٨٦)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً و لبکیتم کثیراً۔ (سنن ابن ماجۃ ص ٣١٩)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم کثیرا ولما ساغ لکم الطعام ولا الشراب ۔

(الفتح الکبیر ج ٣ ص ٤٣)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وُہ بیان کرتے ہیں کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاموش طبیعت اور تھوڑا ہنسنے والے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو پھر تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں۔ تو پھر تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور اس وقت تم کھانا پینا نہ نگل سکو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

۱۲۰۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **چاند** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی لیلة اضحیان فجعلت
انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و الی القمر وعلیه حلة
حمراء فاذا هو عندی احسن
من القمر۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۴)
فی قصص الکسائی رحمۃ اللہ علیہ
ان اللہ تعالیٰ قال
لموسیٰ علیہ السلام ان محمدًا
صلی اللہ علیہ وسلم هو البحر الزاخر و
القمر الباهر۔
(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات دیکھا۔ کبھی
میں آپ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند
کی طرف آپ نے اس وقت سُرخ رنگ
کا جوڑا پہن رکھا تھا میرے نزدیک
آپ چاند سے زیادہ حسین تھے۔
امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب
قصص میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ
بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحرِ
بیکراں ہیں اور ماہِ تاباں ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا القوی ﷺ

ہمارے سردار **قوّت والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله،

"ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝"

(سورة التكوير ٢٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"جو قوّت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک ذی مرتبہ ہے۔ (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے۔"

المراد بذی قوة محمد صلى الله عليه وسلم -

(نسیم الریاض ج ٢ - ص ٣٥)

ذو قوّة سے مراد حضور اقدس ﷺ ہیں۔

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للقرشی مثلی قوة الرجل من غیر قریش.

الحديث (مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٨١)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا قریشی کو غیر قریشی پر دوگنی طاقت ہے۔

عن عبد الله بن مسعود

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ قال کانوا یوم بدر بین کل ثلاثة نفر بعیر و کان زمیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی و ابو لبابة رضی اللہ عنہما قال و کان اذا کانت عقبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالا له ارکب حتی نمشی عنك فیقول ما انتما باقوی منی و ما انا باغنی عن الاجر منکما۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۴۱۸)

اشد قوة بدنیة من جمیع من کان بالقوة الجسمانیة وھذا اثبات لتفوقه علی غیره فی قوته البدنیة۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۸۲)

سے روایت ہے کہ بدر کے دن ہر تین آدمی کے حصے میں سواری کے لیے ایک اُونٹ تھا اور حضورِ اقدس ﷺ کے ساتھ حضرت علی اور ابولبابہ رضی اللہ عنہما تھے۔ جب حضورِ اقدس ﷺ کی پیدل چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ آپؐ سوار رہیں۔ آپؐ کی طرف سے ہم پیدل چلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے بے پرواہ ہوں۔

آپ جسمانی قوّت کے لحاظ سے سب طاقت وروں سے بڑھ کر تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ جسمانی قوّت میں سب پہ سبقت لے گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القیّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **قائم کرنے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

فی کتب الانبیاء ان داؤد علیہ السلام قال اللھم ابعث لنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یقیم السنۃ بعد الفترۃ.

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۸)

کما روی فی حدیث عند الدیلمی (و معناہ الجامع) لمکارم الاخلاق (الکامل) فیھا او الجامع لشمل الناس کما قال جُریبۃ رضی اللہ عنہ بضم الجیم و فتح الراء و سکون التحتیۃ فوحدۃ مصغر الاسدی لما قدم علیہ

نبیوںؑ کی کتاب میں مذکور ہے. کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے دُعا کی تھی۔ کہ اے اللہ ہمارے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما جو زمانہ جاہلیت کے بعد سنّت کو قائم کریں.

جس طرح دیلمیؒ کی ایک حدیث میں ہے۔ اور اس کا معنی تمام اخلاق کے جامع اور تمام اخلاق میں کامل یا تمام اخلاق و صفات جو لوگوں میں پائے جاتے ہیں آپؐ میں اکٹھی ہو گئی تھیں جیسا کہ حضرت جُریبہ اسدیؓ نے حاضر ہو کر عرض کیا (جریبۃ ج کا ضمہ، ی ساکن آگے با تصغیر اور را پر فتح۔)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

صلی اللہ علیہ وسلم۔

بدّلتُ دِیناً بعد دینٍ قد یُذَمّ
کنت من الذنب کأنّی فی ظلم
یا قیم الدین اَقِمنا نستقم
فان اصادف مأثماً فلن اثم

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۱)

القیم الجامع الکامل۔

(الشفا للقاضی عیاض ج ۱ ص ۱۴۶)

فی التوراۃ کما نقله السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله۔

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۹۲)

کما ورد فی الحدیث انه صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی ملک فقال انت قیم وخلقك قیم ای مستقیم حسن

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۹۱)

مَیں نے اپنا دین تبدیل کر لیا۔ مَیں تو گناہوں کے اندھیروں میں تھا۔ اے دین کے قائم رکھنے والے ہمیں بھی قائم رکھ۔ تاکہ ہم سیدھے رہیں۔ اگر مَیں گناہ کو پاؤں تو مَیں اس میں گناہگار نہ ہوں۔

قیم وُہ ہے جس کے اخلاق کامل اور جامع ہوں۔

تورات میں ہے جیسا علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان (حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مُبارک) کو اس وقت تک قبض نہ کرے گا جب تک ان کے ذریعہ ٹیڑھی ملّت کو سیدھا نہ کر دے۔ حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں۔

جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہُوا اور اُس نے کہا کہ آپ قیم (مضبُوط) ہیں۔ اور آپ کے اخلاق بھی مضبُوط ہیں۔ یعنی آپ کے اخلاق سیدھے خوبصُورت ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا قیم السنة ﷺ

ہمارے سردار **سنّت کو قائم کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال داؤد علیہ السلام
اللهم ابعث لنا
محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)
يقيم السنة بعد الفترة.
(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ۳ ص ۱۸۹)

حضرت داوٗد علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ہمارے لیے حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج جو سنّت کو ختم ہونے کے بعد قائم کریں۔

عن عبد الله بن
مسعود رضی اللہ عنہ قال ان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
علمنا سنن الهدى و ان
من سنن الهدى الصلوٰة
فى المسجد الذى يوذن فيه
(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۲۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان ہدایت کے طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہر اس مسجد میں نماز ادا کی جائے جہاں اذان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا قیم السنة العوجاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ٹیڑھی سُنّت کو سیدھا کرنیوالے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن جبير بن نفير
الحضرمی رضی الله عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لقد جاءكم رسول اليكم
ليس بوهن ولا كسل
ليحيي قلوبا غلفا و
يفتح اعينا عميا و يسمع
اذانا صما و يقيم السنة
العوجاء حتى يقال
لا إله الا الله وحده.

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۵)

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے
پاس ایسا رسُول آیا جو نہ سُست ہے
نہ کاہل، تاکہ بند دلوں کے پردے ہٹا
دے۔ اور اندھی آنکھوں کو کھول
دے اور بہرے کانوں کو سُنا دے
اور ٹیڑھی سنّت کو سیدھا کر دے
یہاں تک کہ کہا جاوے کہ صرف
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچّا معبُود نہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قیم الملة العوجاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ٹیڑھی ملّت کو سیدھا کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن سلام رضی اللہ عنہ انہ کان یقول انا لنجد صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ارسلنک شاھدًا ومبشرًا و نذیرًا وحرز للأمیین انت عبدی و رسولی سمیتہ المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلھا ولکن یعفو و یتجاوز ولن اقبضہ

حضرت (عبداللہ) ابن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (کتب سابقہ میں) اس طرح پاتے ہیں۔ (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) کہ (اے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کا بچاؤ۔ آپ میرے بندے اور رسُول ہیں۔ مَیں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ سخت مزاج ہوگا۔ اور نہ سخت دل اور نہ ہی بازار میں چیخ کربات کرنیوالا ہوگا۔ اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیگا۔ بلکہ مُعاف اور درگذر کرے گا۔ اور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

حتی نقیم الملة
المتعوجة بان تشهد
ان لا الہ الا اللہ
یفتح بہ اعینا
عمیًا و اذانا صمًا
وقلوبا غلفا۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۴)

ای ملة ابراھیم
علیہ السلام التی غیرتھا
العرب عن استقامتھا۔

(مجمع البحار الانوار ج ص ۳۶)

فان عدم الصخب
فی الاسواق یفھم
وکن من الساجدین
فورد امرت بان
اکون من الساجدین
لا من التاجرین
الذین یضحبون فی
الاسواق۔

(مجمع البحار ج ۲ ص ۲۳۶)

ہیں اسکو قبض نہ کرونگا یہاں تک کہ
ٹیڑھے طریقے کو سیدھا نہ کروں گا۔
یہاں تک کہ کہا جاوے لا الہ
الا اللہ۔ اللہ تعالےٰ حضرت محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اندھی
آنکھوں اور بہرے کانوں اور
غافل دلوں سے پردے ہٹائے گا۔
یعنی ملت ابراہیمی جس کو عربوں
نے بگاڑ دیا تھا۔ اس کو سیدھا
کرنے والے۔

وہ بازار میں بآواز بلند نہ پکارتے
کا مفہوم اس آیت میں آیا ہے۔
کہ آپ سجدہ کرنے والوں سے ہو
جائیں۔ حدیث میں وارد ہوا ہے۔
کہ مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ سجدہ کرنے
والوں سے ہوں۔ تجارت کرنے
والوں میں نہ ہوں۔ جو بازاروں
میں اشیاء فروخت کرنے کے لیے
چیختے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکاتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار لکھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قد روی ابن
ابی شیبة وغیره ماما[ت]
رسول الله ﷺ حتی
کتب و قرء و ذکره
مجالد رحمة الله علیه للشعبی
رحمة الله علیه فقال لیس
فی الآیة ماینا فیه
قال ابن دحیة رحمة الله علیه
والیه ذهب ابوذر و
ابوالفتح النیسابوری والباجی
رحمة الله علیهم وصنعت فیه کتاباً
ووافقه علیه بعض
علماء افریقیة وصقلیة۔

(تاج العروس ج ۸ ص ۱۹۱)

مسند ابن ابی شیبہ وغیرہ میں
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
وفات پانے سے پہلے لکھا پڑھا
کرتے تھے۔ حضرت مجالد
رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ
سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا
آیت میں اس کی نفی نہیں۔ علامہ
ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا
ہے۔ اور علامہ ابوذر ہروی اور
علامہ ابوالفتح نیشاپوری اور علامہ
باجی رحمۃ اللہ علیہم نے بھی ایسا ہی
فرمایا ہے۔ اور میں نے اس
پر ایک کتاب لکھی اور اس پر علماء
افریقیہ اور صقلیہ نے موافقت کی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

روی ابن
ابی شیبة و غیره
من طریق مجالد
رضی اللہ عنہ عن عون
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن
ابیه قال مامات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کتب و قرء قال
مجالد رحمۃ اللہ علیہ فذکرت
ذلك للشعبی رحمۃ اللہ علیہ
فقال صدق قد
سمعت اقوامًا یذکرون
ذلك۔

(التلخیص الحبیر ص ۲۸۳)

عن عون بن
عبد اللہ بن عتبة عن
ابیه رضی اللہ عنہما قال ما
مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
قرأ و کتب۔

(رواه الطبرانی۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد
ج ۸ - ص ۲۷۱)

مسند ابن ابی شیبہ وغیرہ
میں حضرت مجالد رضی اللہ عنہ کی سند
سے حضرت عون بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے اپنے والد رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک
وصال نہیں فرمایا جب تک آپ ﷺ
نے لکھ پڑھ نہ لیا۔ حضرت
مجالد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے یہ
حدیث حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے
بیان کی۔ انہوں نے فرمایا اس
نے سچ کہا میں نے کئی لوگوں سے
سنا ہے۔ وہ ایسا ہی بیان کرتے
تھے۔

حضرت عون بن عبد اللہ بن
عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وہ اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن
عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے وصال سے پہلے پڑھ بھی
لیتے تھے اور لکھ بھی لیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کاتب الامان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار امان لکھ کر دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضي الله عنها
في سفر الهجرة
قال سراقة بن مالك
ابن جعشم فركبت فرسي
حتى جئتهم و وقع في
نفسي حين لقيت ما
لقيت من الحبس عنهم
ان سيظهر امر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت له
ان قومك قد جعلوا
فيك الدية و اخبرتهم
اخبار ما يريد الناس
بهم و عرضت عليهم
الزاد و المتاع فلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
واقعہ ہجرت میں فرماتی ہیں کہ جب
سراقہ بن مالک بن جعشم آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے روانہ
ہوا۔ تو اس کا بیان ہے کہ میں اپنے
گھوڑے پر سوار ہو کر ان (قافلہ) کے
پاس آیا۔ اور جب میں نے اپنا ماجرا
دیکھ لیا تو اس وقت میرے دل
میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ
عنقریب ظاہر ہوگا۔ میں نے آپ
سے عرض کیا۔ کہ آپ کی قوم نے
مجھے آپ کے قتل کا اتنا انعام دینا
کیا ہے؟ پھر میں نے آپ کو مکہ والوں
کے تمام ارادے بتا دیے۔ اور پھر

يردانی ولم يسألانی الا ان قال اخف عنا فسألته ان يكتب لی كتاب أمن فامر عامر بن فهيرة رضی الله عنه فكتب لی رقعة من ادم ثم مضی رسول الله ﷺ.

(تاریخ ابن کثیر ج٣ ص١٨٥)

فقال رسول الله ﷺ لابی بكر رضی الله عنه قل له ما تبتغی منا قال فقال لی ذلك ابو بكر رضی الله عنه فقلت تكتب لی كتابا يكون اية بينی و بينكم قال اكتب له يا ابا بكر رضی الله عنه قال فكتب لی كتابا فی عظم.

(تاریخ الخمیس ج١ ص٣٣٢)

میں نے آپ ﷺ کو زادِ راہ کی پیشکش کی لیکن آپ ﷺ نے اُسے رَدّ کر دیا۔ صرف اِتنا فرمایا۔ کہ ہمارا راز کسی پہ ظاہر نہ کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے لیے امان لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو انہوں نے مجھے چمڑے کے ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر آپ ﷺ وہاں سے سفر پر روانہ ہو گئے۔

حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اس سے پوچھو وہ کیا چاہتا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا میں نے عرض کیا مجھے امان کی تحریر لکھ دیں۔ جو میرے اور تمہارے درمیان عہد ہو جائے۔ اس پہ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو امان لکھ دو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے لیے ایک ہڈی پر لکھ دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا كاتب الصلح صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار صلح کا معاہدہ لکھنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَ إِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝"

(سورة الانفال ٦١)

عن عروة بن الزبير رضي الله عنه انه سمع مروان ابن الحكم و المسور ابن مخرمة رضي الله عنهما يخبر ان خبرًا من خبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في عمرة الحديبية فكان فيما

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرف جھک جایئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیئے - بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔"

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے مروان بن حکم اور حضرت مسعود بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرۂ حدیبیہ کی ایک خبر بیان کرتے تھے - (راوی شاگرد عروہؓ کہتے ہیں) حضرت عروہؓ نے جو مجھ سے بیان کیا اسی میں یہ بات بھی تھی - کہ جب

اخبرنی عروۃ عنھما انہ لما کاتب رسول اللہ ﷺ سھیل بن عمرو یوم الحدیبیۃ علی قضیۃ المدۃ وکان فیما اشترط سھیل بن عمرو انہ قال لا یأتیک منا احدٌ وان کان علی دینک الا رددتہ الینا وخلیت بیننا وبینہٗ - الحدیث

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۶۰۱)

قال الزھریؒ فی حدیثہ فجآء سھیل بن عمرو فقال ھات اکتب بیننا وبینکم کتابا فدعا النبی ﷺ الکاتب - الحدیث -

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۷۹)

حضورِ اقدس ﷺ نے سہیل بن عمرو سے حدیبیہ کے دن مُعاہدہ صُلح مدّت معینہ کا تحریر کروایا۔ سہیل بن عمرو کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ جو کوئی ہم میں سے تمہارے پاس آئے۔ اگرچہ وُہ تمہارے دین (اسلام) پر ہو ہماری طرف لوٹا دینا۔ اور ہمارے اور اس کے درمیان آڑ نہ بننا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اپنی حدیث میں فرماتے ہیں۔ پھر سہیل بن عمرو آیا اور اس نے کہا آؤ آپس میں صُلح نامہ لکھ لیں۔ اس پر حضرت نبی کریم ﷺ نے کاتب کو بُلایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کاسب المعدوم ﷺ

ہمارے سردار بیکاروں کو کما کر دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فی حدیث اول الوحی فقالت خدیجۃ رضی اللہ عنہا کلا واللہ ما یخزیك اللہ ابدًا انك لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقری الضیف و تعین علی نوائب الحق۔

(الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی وحی کی حدیث میں روایت ہے۔ کہ جب آپ نے غارِ حرا کا واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ آپ کو کبھی ذلیل کرے ۔ آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی برتتے ہیں۔ اور آپ تو تھکے ہوئے لوگوں کا بوجھ اُٹھا لیتے ہیں۔ اور آپ تو نا کارے لوگوں کو کما کر دیتے ہیں۔ اور آپ تو مہمان نواز ہیں۔ اور آپ تو ہر بھلائی کے کام میں اعانت فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا البسّام ﷺ

ہمارے سردار تبسّم فرمانے والے

درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
کان یخدم النبی ﷺ
فاذا فرغ من خدمتہ
أوی الی المسجد فکان
ھو بیتہ یضطجع فیہ
فدخل رسول اللہ ﷺ
المسجد لیلۃ فوجد أباذر
نائما منجدلا فی المسجد
فنکتہ رسول اللہ ﷺ
برجلہ حتی استوی جالسا
فقال لہ رسول اللہ
ﷺ الا اراک نائما
قال ابو ذر رضی اللہ عنہ یارسول اللہ
(ﷺ) فاین انام ھل لی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ
کی خدمت کیا کرتے تھے جب خدمت سے
فارغ ہو جاتے تو مسجد میں آجاتے۔ مسجد ہی
انکا گھر تھا۔ اسی میں وہ سوتے تھے۔ ایک
رات حضور اقدس ﷺ مسجد میں
تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوذر رض سوئے
پڑے ہیں۔ اُسے اپنے پاؤں مبارک
سے ٹھوکر ماری تو وہ بیٹھ گئے۔ حضور اقدس
ﷺ نے اُسے فرمایا۔ میں تجھے مسجد
میں سوتا دیکھ رہا ہوں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ
بولے یارسول اللہ ﷺ میں کہاں
سوؤں، کیا میرا مسجد کے علاوہ کوئی اور
گھر ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ

بیت غیره فجلس الیه
رسول الله ﷺ فقال له
کیف انت اذا اخرجوك منه
قال اذا الحق بالشام
فان الشام ارض الهجرة
وأرض المحشر وارض الانبیاء
فاکون رجلا من اهلها
قال له کیف انت
اذا اخرجوك منه الثانیة
قال اذا اخذ سیفی
فاقاتل عنی حتی اموت
قال فکشر الیه رسول الله
ﷺ فاثبته بیده
قال ادلك علی خیر
من ذلك قال بلی بابی
انت و امی یا نبی الله
قال رسول الله ﷺ
تنقاد لهم حیث قادوك
وتنساق لهم حیث
ساقوك حتی تلقانی
وانت علی ذلك۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۴۵۷)

اس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تو اس
وقت کیا کریگا جب تجھ کو وہاں (مسجد)
سے نکال دیا جائیگا۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ
بولے تو پھر میں شام چلا جاؤں گا۔ کیونکہ
آخری زمانے میں شام ہی ہجرت گاہ ہو
گی۔ اور وہیں محشر کا میدان ہو گا۔ اور
وہ نبیوں کی زمین ہے۔ میں وہاں کا
باشندہ بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا پھر وہ
بھی تجھے وہاں سے نکال دیں گے۔
ابوذرؓ بولے تو میں تلوار کو تھام کر اپنا
دفاع کروں گا۔ یہاں تک مر
جاؤں گا۔ حضور اقدس ﷺ
نے تبسم فرمایا اور اسے اپنے دست مبارک
سے شاباش دی اور فرمایا کیا میں تجھے
ان سب باتوں سے بہتر بات نہ بتاؤں۔
ابوذرؓ بولے ہاں ضرور فرمائیں آپ پر
میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اے اللہ کے
رسول آپ نے فرمایا تو ان کیلیے جہاں وہ
تجھے جھکائیں جھک جا۔ اور جہاں وہ تجھے
ہانک کر لے جائیں وہاں ہی روانہ ہو
جا۔ حتیٰ کہ تو میری ملاقات کرے اور تو
اسی حالت پر رہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ابدا بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کاشف الدجٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اندھیروں کو روشن کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

"بلغ العلٰی بکمالہٖ
کشف الدجی بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ و اٰلہٖ"

(گلستان - ص۳)

بعضے از مفسرین چنیں گفتہ اند کہ مراد از (ضحٰی) روزِ ولادتِ پیغمبر است صلی اللہ علیہ وسلّم و مراد از لیل شبِ معراج است و بعضے گویند کہ مراد از ضحی روئے پیغمبر است صلّی اللہ علیہ وسلّم و از لیل موئے او کہ در سیاہی ہمچو شب است۔ (تفسیرِ عزیزی ج۳۰ ص۲۱۰)

وہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمال کے ساتھ بُلندی کو پہنچ گئے اور آپ نے اپنے جمال کے ساتھ اندھیروں کو روشنی بخشی۔ آپؐ کے خصال حمیدہ تمام کے تمام حسین تھے۔ اے مومنو آپؐ اور آپؐ کی آل پر دُرود بھیجو۔

بعض مفسروں نے یہ فرمایا ہے کہ والضحٰی سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا روزِ پیدائش ہے۔ اور مراد واللّیل سے شبِ معراج ہے۔ اور بعض نے یہ فرمایا ہے۔ کہ مراد والضحٰی سے چہرۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور مراد واللّیل سے آپؐ کے زُلف سیاہ ہیں جن کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا كاشف السر صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے اسرار پردہ اٹھانے والے درود و سلام بھیجئے اللہ آپ پر

عن انس بن مالك الانصاری رضی اللہ عنہ ان ابابکر رضی اللہ عنہ کان یصلی لهم فی وجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی توفی فیه حتی اذا کان یوم الاثنین وهم صفوف فی الصلوٰة فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستر الحجرة ینظر الینا وهو قائم کان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم یضحك۔ الحدیث

(صحیح البخاری ج ١ - ص ٩٣)

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپؐ نے وفات پائی۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ یہاں تک کہ دوشنبہ کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے۔ (اس وقت) آپؐ کا چہرہ انور گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر آپؐ بشاشت سے مسکرائے۔

یا حی — یا قیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کاشف الظھر صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار پیٹھ مُبارک ننگی کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابو زید رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا زید ادن منی وامسح ظھری وکشف ظھرہ فمسحت ظھرہ وجعلت الخاتم بین اصابعی قال فغمزتھا قال فقیل وما الخاتم قال شعر مجتمع علی کتفہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۴۱)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے ابو زید رضی اللہ عنہ میرے نزدیک آ۔ اور آپ نے اپنی پیٹھ مُبارک کو ننگا کر کے فرمایا کہ اس کو چھُوؤ۔ سو میں نے آپ کی پیٹھ مُبارک پر ہاتھ لگایا اور مہر نبوّت کو اپنی انگلیوں کے درمیان کر لیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس کو ذرا دبایا یا ان سے پُوچھا گیا کہ مہر نبوّت سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا۔ کہ آپ کے کندھوں کے درمیان ایک جگہ موئے مُبارک اکٹھے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا کاشف الوجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار چہرۂ انور کا دیدار دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضي الله عنها ان ابا بكر الصديق رضي الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تغنيان وتضربان ورسول الله صلى الله عليه وسلم مسجى بثوبه فانتهرهما ابوبكر رضي الله عنه فكشف رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه فقال دعهما يا ابا بكر (رضي الله عنه) فانها ايام عيد۔ (الحديث)

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ٢٩١)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس دو لڑکیاں تھیں۔ منیٰ کے دنوں میں۔ جو اشعار پڑھ رہی تھیں اور دف پیٹ رہی تھیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹ دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا چہرہ انور سے اٹھایا اور فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ان بچیوں کو چھوڑ دے اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکاظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار غصّہ پینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ،

" وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط "

(سورۃ آل عمران ۱۳۴)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد
فی حدیث طویل قال
وما من جرعۃ احب
الی من جرعۃ غیظ
یکظمھا عبد ما کظمھا
عبد للہ الا ملأ اللہ
جوفہ ایمانا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۲۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
" اور دبا لیتے ہیں غصّہ اور
مُعاف کرتے ہیں لوگوں کو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ (ایک لمبی
حدیث ہے)۔ آپ نے فرمایا جتنا
غُصّے کا گھونٹ پینا مجھے پیارا ہے۔
اتنا اور کوئی گھونٹ پیارا نہیں۔
جو بندہ غُصّہ پی جاتا ہے اور صرف
اللہ کے لیے پیتا ہے۔ اللہ اس
کے پیٹ کو ایمان کے ساتھ بھر
دیتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکافی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار گناہوں سے روکنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

الکافُّ بشد الفاء ای
الذی کف الناس عن المعاصی۔
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل
افضل قال ایمان
باللہ تعالی وجھاد
فی سبیلہ قلت یا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
فای الرقاب افضل
قال انفسھا عند
اھلھا و اغلاھا ثمنا
قال فان لم اجد

الکاف فا کی تشدید کے ساتھ
یعنی جو لوگوں کو گناہوں سے
روکے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ میں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول
کون سا عمل افضل ہے؟ آپ
نے فرمایا اللہ تعالی پر ایمان لانا
اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کون سی گردن آزاد کرنی
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو
مالکوں کے ہاں نفیس ترین اور
جس کی قیمت گراں ہو میں نے

قال تعين صانعا او تصنع لاخرق و قال فان لم استطع قال كف اذاك عن الناس فانها صدقة تصدق بها عن نفسك۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ۔ ص ۱۵۰)

عرض کیا۔ کہ اگر میں یہ نہ پاؤں۔ آپؐ نے فرمایا کسی مزدور کاریگر کی امداد کر یا بیکار کا کام کر۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس کی بھی طاقت نہ رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے رُک جا کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ جس کو تو اپنے نفس کی طرف سے صدقہ کرے گا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه كان اذا غزابنا قوما لم يكن يغير بنا حتى يصبح وينظر فان سمع اذانا كف عنهم وان لم يسمع اذانا اغار عليهم قال فخرجنا الى خيبر فانتهينا اليهم ليلا (الحديث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کے لیے تشریف لے جاتے۔ تو ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اور آپؐ انتظار کرتے پس اگر اذان سُن لیتے تو اُن لوگوں (کے قتل) سے رُک جاتے۔ اور اگر اذان نہ سُنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم خیبر کو جہاد کیلیے نکلے تو اُنکے ہاں رات کو پہنچ گئے۔ لمبی حدیث ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکافی عن المؤمنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام مومنوں کے لیے کافی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان اذا غزابنا قوما
لم یکن یغیر بنا حتی
یصبح وینظر فان
سمع اذانا کف
عنھم وان لم یسمع
اذانا اغار علیھم۔
(الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۸٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ جب آپ ہمارے
ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم
سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے۔
یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ
انتظار کرتے تھے پس اگر اذان
سن لیتے تو ان لوگوں (کے قتل)
سے رک جاتے اور اگر اذان نہ
سنتے تو ان پر غارت کرتے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الكافة صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار تمام جہان کے لیے کافی درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا "

(سورة سبا ٢٨)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست قيل ما هن اى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعطيت جوامع الكلم و نصرت بالرعب و احلت لى الغنائم و جعلت لى الارض

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے کافی وافی بشارت دینے والا ڈرانے والا بھیجا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے نبیوں پر چھ طرح سے فضیلت دی گئی ہے۔ پوچھا گیا وہ چھ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے جامع کلمے عطا کیے گئے ہیں۔ اور مجھے رُعب کے ساتھ نصرت فرمائی گئی ہے۔ اور میرے لیے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور میرے لیے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک صاف

مسجدا و طهورا وارسلت
الى الخلق كافة
و ختم بى النبيون
مثلى و مثل الانبياء
عليهم الصلوة والسلام
كمثل رجل بنى قصرا
فاكمل بناء و احسن
بنيانه الا موضع
لبنة فنظر الناس إلى
القصر فقالوا ما احسن
بنيان هذا القصر لوتمت
هذه اللبنة الا فكنت انا
اللبنة الا فكنت انا اللبنة.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٤١١)

اى الجامع المحيط
والهاء للمبالغة اسم
فعل من الكف المنع او
مصدر كالعافية.

(شرح المواهب اللدنية ج ٣ ص ١٣١)

بنادی گئی ہے۔ اور مجھے تمام مخلوق
کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور میرے ساتھ
نبی ختم ہو گئے۔ میری مثال اور نبیوں ؑ
کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی آدمی
نے محل بنایا پھر اس نے محل کو مکمل
کرلیا اور اس کی عمارت خوبصورت
بنائی۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔
پھر لوگوں نے محل کو دیکھا اور کہا کہ
محل کی عمارت تو بڑی خوبصورت
ہے۔ اگر اس اینٹ کی جگہ پوری
ہو جاتی۔ (تو عمارت مکمل ہو جاتی)
خبردار میں وہ آخری اینٹ ہوں۔
خبردار میں وہ آخری اینٹ ہوں۔

یعنی جمع کرنے والے، گھیرنے
والے اور اس میں ھا مبالغہ کے
لیے ہے۔ کف سے اسم فعل ہے
جس کا معنی روکنے کا ہے۔

١٢٣٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کافۃ للناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تمام لوگوں کے لیے کافی درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" (سورۃ السبا ٢٨) قال الزمخشریؒ الا ارسالۃ عامۃ محیطۃ بھم۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٤١)

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسًا لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر و جعلت لی الارض کلھا مسجدًا و طھورًا فایما رجل

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لیے کافی بنا کر بھیجا ہے"۔ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ آپ کی رسالت سب کیلیے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ ١- میں ایک ماہ کی مسافت سے رعب دیا گیا ہوں۔ ٢- اور میرے لیے (ساری) زمین سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے۔ میری امت کے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

من امتی ادرکته الصلوٰة فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعة وکان النبی یبعث الی قومه خاصةً وبعثت الی الناس عامةً۔ (صحیح البخاری ج ا ص ۴۸)

اخرج ابن ابی شیبة و ابن المنذر عن مجاهد رضی اللہ عنہ فی قوله (وما ارسلناك الا کافة للناس) قال الی الناس جمیعًا۔

و اخرج عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن قتادة رضی اللہ عنہ قال ارسل الله محمدًا ﷺ الی العرب والعجم فاکرمهم علی الله اطوعهم له۔

(فتح القدیر ج ۴ ۔ ص ۳۱۹)

کسی آدمی کو جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے۔ ۳۔ اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ ۴۔ اور مجھے شفاعتِ کبریٰ دی گئی ہے۔ ۵۔ پہلے نبیؑ صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مَیں تمام انسانوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس فرمان کہ ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کے لیے کافی وافی بھیجا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو عرب اور عجم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اللہ کے ہاں وہی زیادہ عزت والا ہے۔ جو آپ ﷺ کا سب سے زیادہ تابعدار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکافی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار کفایت کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رجل کم یکفینی من الوضوء قال مد قال کم یکفینی للغسل قال صاع قال فقال الرجل لا یکفینی قال لا ام لك قد كفى من هو خير منك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ص ۲۸۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کہا۔ مجھے وضو میں کتنا پانی کافی ہوگا؟ انہوں نے کہا۔ کہ ایک مدّ۔ اس نے کہا کہ غسل کے لیے کتنا؟ انہوں نے فرمایا ایک صاع۔ آدمی بولا مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ تیری ماں مرے۔ یہ مقدار اس شخصیّت کو تو کافی تھی جو تجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال ضحی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چتکبرے خصی

بكبشين املحين موجئين
خصيين فقال احدهما
عمن شهد بالتوحيد
وله بالبلاغ والأخر
عنه وعن اهل
بيته قال فكان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قد كفانا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۸)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت دخل على رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابكى
فقال لی ما يبكيك قلت
يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)
ذكرت الدجال فبكيت
فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان
يخرج الدجال وانا حیّ
كفيتكموه۔ (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۷۵)

قربانی کئے۔ آپؐ نے فرمایا ایک مینڈھا تو اس شخص کی طرف سے دیا جو توحید کی شہادت اور میری شہادت دے کہ میں نے احکامِ الٰہی لوگوں تک پہنچا دیے ہیں۔ اور دوسرا مینڈھا آپؐ نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیا۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف سے کفایت کر گئے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا تو کیوں رو رہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپؐ نے دجال کا ذکر کیا تو میں رو پڑی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اگر دجال میری موجودگی میں نکل آیا تو میں تمہاری طرف سے اس کو خود کافی ہوں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکامل صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **کامل** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

التام خَلْقًا و خُلُقًا۔

(سبل الھدیٰ ج ۱۔ ص ٦١٩)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کان اذا رأی احدًا من الاعراب او احدًا لم یر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اصف لکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شثن القدمین ھدب العینین ابیض الکشحین یقبل معًا و یدبر معًا فدی لہ ابی و امی ! ما رایت مثلہ قبلہ ولا بعدہ۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ا ص ٤٢٢)

پیدائش اور اخلاق میں پورے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب کسی دیہاتی یا کسی ایسے شخص کو دیکھتے جسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہوتی تو فرماتے۔ کیا میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان نہ کروں؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو بھرے ہوئے قدم مبارک والے۔ لمبی پلکوں اور سفید چشم والے تھے۔ جب آگے پیچھے مڑتے تو یکدم مڑ جاتے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکبیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **معمر** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت ما رأيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم
يقرأ في شيء من
صلوٰة الليل جالسا حتى
اذا كبر قرأ جالسا
فاذا بقي عليه من
السورة ثلثون اٰية
او اربعون اٰية قام
فقرأ هن ثم ركع۔
(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۱۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں کہ میں نے نماز شب میں
کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر
قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں
تک کہ جب آپ معمر ہو گئے تو آپ
بیٹھ کر پڑھتے تھے پس جس وقت
سورۃ (کے ختم ہونے) میں تیس یا
چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ
ان کو کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر رکوع
کرتے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا كَثُّ اللِّحْيَةِ ﷺ

ہمارے سردار گھنی ریش مُبارک والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ قال کان رسول الله ﷺ ضخم الرأس عظیم العینین هدب الاشفار مشرب العین بحمرة كث اللحية ازهر اللون۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۸۹)

عن علی رضی اللہ عنہ فی صفة النبی ﷺ كث اللحية۔ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰۱)

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم كث اللحية۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ بڑے سر مُبارک والے تھے۔ بڑی چشموں والے تھے۔ باریک ابرُو والے تھے۔ آنکھوں میں سُرخی تھی۔ گھنی ریش مُبارک والے۔ سفید چمکتے رنگ والے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حُلیہ مُبارک میں روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ کی ریش مُبارک گھنی تھی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حُلیہ مُبارک میں روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ریش مُبارک گھنی تھی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الاتباع ﷺ

ہمارے سردار زیادہ تابعداروں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وعدنی ربی سبحانہ ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا و ثلاث حثیات من حثیات ربی عزوجل۔

(سنن ابن ماجۃ ص ۳۱۷)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سُنا آپ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امّت کے ستّر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اس میں سے ہر ہزار کے ہمراہ ستّر ہزار ہوں گے۔ ان کے علاوہ میرے پروردگار عزوجل کی تین مٹّھیاں ہوں گی (جن کو بخشا جائے گا۔)

عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ ﷺ

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے

نكمل يوم القيمة سبعين امة نحن اخرها۔

(سنن ابن ماجۃ ۔ ص ۳۱۷)

فرمایا ہم قیامت کے دن ستّر اُمتوں کو پُورا کریں گے ہم سب سے آخر میں ہوں گے۔

عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم و فيتم سبعين امة انتم خيرها و اكرمها على الله۔

(سنن ابن ماجة ص ۳۱۷)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ ستّر اُمتوں کو پُورا کرنے والے ہو۔ (یعنی تمام اُمتوں کو تم پر اتمام ہوا ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم تمام اُمتوں سے افضل و اعلیٰ ہو۔

عن بريدة رضي الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اهل الجنة عشرون و مائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم۔

(سنن ابن ماجۃ ص ۳۱۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنّتیوں کی ایکسو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اسّی صفیں اس اُمّت کے لوگوں کی ہوں گی۔ اور باقی دُوسری اُمّتوں کی چالیس صفیں ہوں گی۔

یا حی — بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الاستغفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ استغفار کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما
قال انا کنا لنعد لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد
مائۃ مرۃ یقول رب
اغفر لی وتب علی انک
انت التواب الغفور۔

(سنن ابن ماجۃ ص٢٧٩)

عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال واللہ انی لاستغفر اللہ
واتوب الیہ فی الیوم
اکثر من سبعین مرۃ۔

(صحیح البخاری ج٢ ص٩٣٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک مجلس
میں شمار کیا کرتے تھے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سو بار کہتے تھے کہ میرے
رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول
فرما۔ بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا
بخشنے والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ وہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ
سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں
روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ۔ وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الاسماء ﷺ

ہمارے سردار زیادہ ناموں والے درود و سلام بھیجئے ان پر

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب ۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۱)

والذی یظھر انہ اراد ان لی خمسۃ اسماء اختص بھا لم یسم بھا احد قبلی او معظمۃ اومشھورۃ فی الامم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میرے پانچ نام ہیں ۔ میں محمد ﷺ ہوں ۔ احمد ہوں ۔ میں ماحی ہوں ۔ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں ۔ یعنی قیامت کو لوگ میرے قدموں میں اکٹھے ہونگے ۔ اور میں عاقب ہوں (آخر میں آنے والا)

اس حدیث سے جو بات صاف ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اسکے بیان سے یہ ہے کہ میرے پانچ نام وہ ہیں ۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے نہیں رکھے گئے ۔ یا یہ مراد ہے ۔ کہ آپ

الماضية لا انه اراد الحصر فيها۔

(فتح الباری مصری ج ٦ ص ٥٥٦)

قال ابن دحية رحمۃ اللہ علیہ فی تصنیف لہ مفرد فی الاسماء النبویۃ قال بعضهم اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدد اسماء اللہ الحسنیٰ تسعة وتسعون اسماً قال ولو بحث عنها باحث لبلغت ثلاثمائة اسم۔ (فتح الباری مصری ج ٦ ص ٥٥٨)

نقل ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فی شرح الترمذی عن بعض الصوفية ان للہ الف اسم و لرسولہ الف اسم۔ (فتح الباری مصری ج ٦ ص ٥٥٨)

کے بڑے نام جو زمانہ ماضی میں مشہور تھے۔ وہ پانچ ہیں۔ آپ کی مراد یہ نہیں کہ صرف یہی ہیں۔

علامہ ابنِ دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب میں، جو انہوں نے خاص اسماء نبویہ میں تحریر کی ہے۔ فرمایا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ یعنی ننانوے کے برابر ہیں۔ اور اگر کوئی زیادہ تحقیق سے اس میں بحث کرے تو تین صد تک پہنچ سکتے ہیں۔

علامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ترمذی میں بعض صوفیہ کرام سے نقل کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار ہی نام ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ابدا وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الاصحاب صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ اصحاب والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن جابر بن عبد الله
رضی اللہ عنہ قال ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین
لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرة ان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حاج
فقدم المدینة بشر کثیر
کلھم یلتمس ان یاتم
برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل
مثل عملہ فخرجنا معہ ...
ثم رکب القصواء حتی اذا استوت
بہ ناقتہ علی البیداء نظرت
الی مد بصری بین یدیہ من
راکب وماش وعن یمینہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نو برس تک مدینہ منوّرہ میں رہے اور
حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں
میں اعلان کیا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں چنانچہ
مدینہ منوّرہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔
اور سب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع کرنا چاہتے تھے۔ اور آپؐ کے
طریقہ پر افعالِ حج ادا کرنا چاہتے تھے۔
ہم سب لوگ آپؐ کے ساتھ نکلے
...... پھر آپؐ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے
یہاں تک کہ جب وہ آپؐ کو لیکر
مقام بیدا میں سیدھی کھڑی ہوئی تو

مثل ذلك وعن يساره
مثل ذلك ومن خلفه
مثل ذلك ورسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم بين اظهرنا.
(الحديث)
(الصحیح لمسلم ج ۱ - ص ۳۹۴)

پس آمدند بمدینہ
مردم بسیار در بعض روایات
آمدہ کہ مردم بیشتر از
حصر و احصاء بودند و
تعیین نکردہ اند عدد ایشاں
را و در غزوہ تبوک کہ آخر
غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بود، صد ہزار کس بودند و
حجۃ الوداع بعد از وے بود
ولا بد زیادہ براں شدہ باشند
و در روایاتے یکصد و چہاردہ ہزار
بودند و در روایتے صد و بست
و چہار ہزار۔ واللہ اعلم
(اشعۃ اللمعات ج ۲ - ص ۳۱۶)

میں نے اپنے آگے کی جانب جہاں تک
میری نظر پہنچ سکتی تھی دیکھا کہ سوار
اور پیادے ہی نظر آرہے تھے۔ اور
اپنی داہنی جانب بھی ایسی ہی بھیڑ
اور بائیں جانب بھی ایسا ہی مجمع
اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا۔ اور حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے
پھر مدینہ منورہ میں بے شمار لوگ
حج کے لیے آگئے۔ بعض حدیثوں
میں آیا ہے کہ لوگ بے گنتی و بے حساب
تھے اور ان کی تعداد کا تعین نہیں
کیا جاسکتا۔ اور غزوہ تبوک جو حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا۔
اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک
لاکھ تھی۔ اور حج الوداع تو اس کے
بعد ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ ان کی
تعداد جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج
ادا کیا ہے اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔
ایک روایت میں ان کی تعداد ایک لاکھ
چودہ ہزار آئی ہے۔ اور ایک روایت
میں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار
آئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الامۃ ﷺ

ہمارے سردار سب سے زیادہ امت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال عرضت علی الامم فرایت النبی ومعہ الرھیط و النبی ومعہ الرجل والرجلان والنبی لیس معہ احد اذ رفع لی سواد عظیم فظننت انھم امتی فقیل لی ھٰذا موسٰی وقومہ ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد عظیم فقیل لی انظر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے سابقہ امتیں پیش کی گئیں تو میں نے بعض انبیاء کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور بعض کے ساتھ ایک اور دو آدمی ہیں۔ اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ اتنے میں ایک بہت بڑی اُمت مجھے دکھائی گئی۔ میرا خیال ہُوا کہ یہ میری اُمت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسٰے علیہ السلام اور ان کی اُمت ہے، لیکن آپ ﷺ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

الى الافق الاخر
فاذا سواد عظيم فقيل
لى هذه امتك.
(الحديث)
(الصحيح لمسلم ج ١ ص ١١٧)

عن عمران بن
حصين رضی اللہ عنہ ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال يدخل
الجنة من امتى
سبعون الفا بغير حساب
قالوا من هم يا رسول الله
(صلی اللہ علیہ وسلم) قال هم الذين لا
يسترقون ولا يتطيرون
ولا يكتوون وعلى ربهم
يتوكلون.
(الصحيح لمسلم ج ١ ص ١١٦)

آسمان کے اس کنارہ کو دیکھیں میں
نے دیکھا تو بہت بڑی جماعت
ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اچھا دوسرا
افق بھی دیکھیں میں نے دیکھا تو
وہ بہت عظیم الشان جماعت ہے۔
مجھ سے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری امت سے
ستر ہزار بغیر حساب کے بہشت
میں داخل ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ
اے اللہ کے رسول وہ کون
ہوں گے؟ آپ نے فرمایا جو نہ
منتر کرائیں گے۔ اور نہ شگون
پکڑیں گے۔ اور نہ ہی داغ لگائیں
گے۔ اور صرف اپنے رب پر
بھروسہ کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الامناء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ امانت داروں والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

منهم عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ كان امين رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم على نسائه، وكذا ابو اسد ابن اسيد الساعدى رضی اللہ عنہ كان امينه صلی اللہ علیہ وسلم على نسائه وهو أخر من مات من اهل بدر رضی اللہ عنہم وكان ممن ابصر الملائكة يوم بدر وكف بصره وبلال المؤذن رضی اللہ عنہ كان امينه صلی اللہ علیہ وسلم على نفقاته ومعيقيب رضی اللہ عنہ كان امينه صلی اللہ علیہ وسلم على خاتمه الشريف.

(سیرۃ الحلبی ج ۳ ۔ ص ۴۲۵)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امینوں میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کی ازواج مطہرات کے امین تھے اور اسی طرح حضرت ابو اسد بن آسید ساعدی رضی اللہ عنہ بھی آپ کی ازواج مطہرات کے امین تھے۔ اور اصحاب بدر میں آخری فوت ہونیوالے صحابی ہیں۔ اللہ ان پر راضی ہو۔ اور یہ وہ ہیں جنہوں نے فرشتوں کو میدان بدر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے گھریلو خرچہ کے امین تھے۔ اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر شریف کے امین تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بامحمد وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الاٰیات ﷺ

ہمارے سردار زیادہ نشانیوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله :

" وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○ "

(سورة البقرة ٩٩)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ما من الانبياء نبیٌ الا اعطی ما مثله اٰمن عليه البشر وانما کان الذی اوتيت وحيا اوحاه الله الی وارجوا ان اکون اکثرهم تابعًا یوم القيمة.

(صحيح البخاری ج ٢ ص ٧٤٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ہم نے آپ کے پاس بہت سی واضح نشانیاں نازل کی ہیں اور کوئی انکار نہیں کیا کرتا۔ مگر صرف فاسق لوگ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو اتنے ہی معجزے عنایت کیے گئے جسقدر ان پر لوگ ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا وُہ وحی ہے جسے میری طرف اللہ نے بھیجا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں تمام نبیوں سے زیادہ پیروکاروں کے لحاظ سے قیامت کے دن بڑھ جاؤں گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر البشارات ﷺ

ہمارے سردار زیادہ بشارتیں دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال جاء نفر من بنی تمیم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی تمیم ابشروا فقالوا بشرتنا فاعطنا فتغیر وجھہ فجاءہ اھل الیمن فقال یا اھل الیمن اقبلوا البشری اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قبلنا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث بدء الخلق

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ حضور اقدس ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے اُن سے فرمایا اے بنی تمیم (کے لوگو) خوش ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمیں بشارت دی اب (کچھ مال بھی) ہمیں دیجئے۔ پس حضور اقدس ﷺ کے چہرہ مُبارک کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپؐ کے پاس یمن کے لوگ آئے تو آپؐ نے فرمایا اے اہل یمن تم بشارت کو قبول کرو۔ کیونکہ اسکو بنی تمیم (کے لوگوں) نے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا پھر حضور اقدس ﷺ ابتدائے پیدائش

والعرش فجاء رجل فقال يا عمران راحلتك تفلتت ليتني لم اقم -

(صحیح البخاری ج ۱ - ص ۴۵۳)

کی اور عرش کی باتیں کہنے لگے۔ اِتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا کہ اے عمران رضی اللہ عنہ تمہاری اُونٹنی کھل گئی (اسکو جاکر پکڑو میں اُٹھ کر چلا گیا مگر میرے دل میں یہ حسرت رہ گئی کہ) کاش میں نہ اُٹھتا۔

عن ابی موسے رضی اللہ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی نفر من قومی فقال ابشروا و بشروا من وراء کم انہ من شهد ان لا الہ الا الله صادقا بها دخل الجنة فخرجنا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبشر الناس فاستقبلنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرجع بنا الی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول الله اذا یتکل الناس قال فسکت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ - ص ۴۰۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہیں خوشی ہو اور یہ بشارت اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی دے دیں۔ کہ جو شخص سچے دل سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ جنّت میں داخل ہوگا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے لوگوں کو خوشخبری سنانے لگے ہمیں آگے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اور ہمیں آپ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسُول اگر ایسا ہوا۔ تو لوگ (عمل چھوڑ کر) صرف کلمے پر ہی بھروسہ کرلیں گے اس پر آپ نے خاموشی فرمائی۔

عن ام مبشر رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عند حفصة رضی اللہ عنہا لا یدخل النار إن شاء اللہ تعالیٰ من اصحاب الشجرہ الذین بایعوا تحتہا احد (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۸۸)

حضرت ام مبشّر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ کہ انشاءاللہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

وہم الخلفاء الاربعة، ابو بکر و عمر و عثمان وعلی وطلحة والزبیر و سعد بن ابی وقاص وسعید ابن زید وعبد الرحمٰن بن عوف وابو عبیدة عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم وقد نظم ذلك بعضهم فی بیت، فقال:
"لقد بشرت بعد النبی محمّد
بجنة عدن زمرة سعداء
سعید وسعد والزبیر وعامر
وطلحة والزهری والخلفاء"
(سیرة الحلبی ج ۳ - ص ۲۲۶)

ان میں خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان حضرت علی اور حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابو عبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض شاعروں نے ان کو نظم میں بیان کیا ہے۔ اور حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن کو جنّت عدن کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ ایک جماعت ہے حضرات سعید، سعد، زبیر، عامر، طلحہ، زہری، (عبدالرحمٰن بن عوف) اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر البکاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ رونے والے درود وسلام بھیجئے ان پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقراء علی فقلت یا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) اقرء علیك و علیك انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت سورة النساء حتی بلغت و جئنا بك علی هولاء شهیدا قال فرأیت عینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تهملان۔

(شمائل الترمذی ص ۲۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں آپ نے ارشاد فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں۔ میں نے سنانا شروع کیا اور سورۃ نساء پڑھنی شروع کی میں جب اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا الخ تو میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔

عن عبد الله بن الشخير رضی اللہ عنہ قال اتيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو يصلى و لجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء۔

(شمائل الترمذی ص ۲۳)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا تو آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپؐ کے سینۂ مُبارک سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قبّل عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وهو ميت وهو يبكى او قال وعيناه تهرقان۔

(شمائل الترمذی ص ۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مرنے کے بعد بوسہ لیا اور آپؐ رو رہے تھے یا راوی رضؓ نے کہا کہ آپؐ کی دونوں آنکھیں بہہ رہی تھیں۔

عن البراء رضی اللہ عنہ قال كنا مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فى جنازة فجلس على شفير القبر فبكى حتى بل الثرى ثم قال يا اخوانى لمثل هذا فاعدوا۔

(سنن ابن ماجۃ ص ۳۰۹)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازے میں ہم لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آپؐ ایک قبر کے کنارے بیٹھ کر اس قدر روئے کہ آپؐ کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی گیلی ہو گئی۔ اور فرمایا اے بھائیو! اس کی تیاری کرو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا كثير البينات صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — زیادہ دلائل والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ إِنِّي نُهِيتُ
أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ
الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَّبِّي "

(سورة المؤمن ٦٦)

" وَإِذْ قَالَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي
رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي
مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
" کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت
کر دی گئی ہے کہ میں ان (شرکاء)
کی عبادت کروں جن کو اللہ کے علاوہ
تم پکارتے ہو جب کہ میرے پاس
میرے رب کی نشانیاں آ چکیں "۔
" اور جب کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم
علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل
میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا
ہوں کہ مجھ سے جو پہلے تورات (آ چکی)
ہے، میں اس کی تصدیق کرنے والا
ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول
آنے والا ہے جن کا نام (مبارک) احمد
ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

أَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○"

(سورة الصف ٦)

" قُلْ اِنِّىْ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ
وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ط"

(سورة الانعام ٥٧)

" وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ
الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ" ط (سورة اٰل عمران ٨٦)

" هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى
عَبْدِهٖٓ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○"

(سورة الحديد ـــ ٩)

ہوں۔ پھر جب آپؐ ان لوگوں کے
پاس کھُلی دلیلیں لائیں تو وُہ لوگ
(ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت)
کہنے لگیں یہ صریح جادُو ہے۔"

"آپؐ فرما دیجئے کہ میرے پاس
تو ایک دلیل ہے۔ میرے رَب
کی طرف سے اور تم اسکی تکذیب
کرتے ہو۔"

"اور بعد اپنے اس اقرار کے کہ
رسُول سچّے ہیں اور بعد اس کے کہ
ان کو واضح دلائل پہنچ چکے تھے۔"

"وُہ ایسا ہے کہ اپنے بندے
پر صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے۔
تاکہ وُہ تم کو تاریکیوں سے روشنی
کی طرف لائے۔ اور بے شک
اللہ تمہارے حال پر بڑا شفیق
مہربان ہے۔"

سیدنا كثير التسليم صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار زیادہ سلام کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
كان اذا سلم سلم ثلاثًا واذا
تكلم بكلمة اعادها ثلاثًا۔
(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۷)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
إن السّلام إسم من
اسماء الله تعالیٰ وضعه الله
فی الارض فافشوا السّلام
بینكم۔ (الادب المفرد لامام البخاری ص ۱۳۶)

عن عائشة رضی اللہ عنها
عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ماحسد كم اليهود على شئ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام بلاتے تو تین
دفعہ بلاتے اور جب کوئی بات کرتے
تو اس کو تین دفعہ دہراتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام اللہ کے
ناموں میں سے ایک نام ہے جسکو
اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھ دیا ہے۔
لہٰذا تم اسکو آپس میں خوب پھیلاؤ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا یہودی تم پر

ماحسدوكم على السّلام والتأمين ۔ (الادب المفرد لامام البخاری ص ۱۴۶)

عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ ان رجلا قال یارسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقری السّلام علی من عرفت و من لم تعرف ۔ (الادب المفرد لامام البخاری ص ۱۴۹)

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده لاتدخلوا الجنّة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السّلام بینکم۔

(سنن ابن ماجة ۔ ص ۲۶۲)

السّلام علیکم اور آمین پر حسد کرتے ہیں اور کسی چیز پر نہیں کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا ۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اسلام کونسا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کہ تو کھانا کھلائے اور لوگوں کو سلام کہے جس کو پہچانے اور اس کو جس کو تو نہ پہچانے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس خُدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ تم اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہو گے ۔ جب تک ایمان نہ لاؤ ۔ اور تم ایمان نہیں لا سکتے ۔ جبتک آپس میں پیار نہ کرو ۔ کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں ۔ ایسی چیز پر کہ اگر تم وہ کام کر لو تو آپس میں محبّت کرو گے ۔ آپس میں سلام کو زیادہ پھیلاؤ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بحی یا قیوم

وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر التفکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **زیادہ سوچ بچار کرنے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ و کلمۃ العدل فی الغضب والرضا و القصد فی الفقر والغنیٰ وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی و اعفو عمن ظلمنی وان یکون صمتی فکرًا و نطقی ذکرًا و نظری عبرۃ و اُمُر بالعرف وقیل بالمعروف۔

(رواہ رزین مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔ ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرنا۔ سچی بات کہنا۔ خوشی میں اور ناراضگی میں اور درمیانہ روی فقیری اور تونگری میں۔ اور یہ کہ میں رشتہ جوڑوں اس سے جو مجھ سے رشتہ قطع کرے۔ اور اسکو دوں جو مجھ کو محروم رکھے۔ اور یہ کہ معاف کروں اسکو جو مجھ پر ظلم ڈھائے۔ اور یہ کہ میری خاموشی غور و فکر کی ہو۔ اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت کیلیے ہو۔ اور میرے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو نیکی کی تلقین کروں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الجوع صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار زیادہ بھوکے رہنے والے — درود و سلام بھیجئے اُن پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت ما شبع اٰل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم منذ قدم
المدینۃ من طعام بُرٍّ
ثلاث لیال تباعا
حتی قبض۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۶)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت ما شبع اٰل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین
متتابعین حتی قبض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۴۰۹)

عن قتادۃ رضی اللہ عنہ
قال کنا نأتی انس بن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں
نے جب سے وہ مدینہ منورہ سے ہجرت
کرکے آئے ہیں تین راتیں پے در پے
گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کے نہیں
کھائی حتٰی کہ آپ واصل باللہ ہوگئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں۔ کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں
نے جَو کے آٹے کی روٹی پے در پے
دو دن نہیں کھائی حتٰی کہ آپ نے وصال فرمایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رض

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

مالك رضی اللہ عنہ وخبازہٗ قائم
فقال کلوا فما اعلم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای
رغیفا مرققًا حتی
لحق باللہ ولا رای
شاۃً سمیطا بعینہ قط۔
(صحیح البخاری ج ۲۔ص ۹۵۶)

کے پاس آئے ان کا باورچی کھڑا ہوا
تھا۔ ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے کہا کھاؤ اور بیان کیا کہ میں نہیں
جانتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
وصال کے وقت تک پتلی چپاتی
اور سالم بکری بھنی ہوئی اپنی آنکھ سے
دیکھی بھی ہو۔

عن عروۃ رضی اللہ عنہ
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا
قالت لعروۃ ابن اختی
ان کنا لننظر الی
الھلال ثلثۃ اھلۃ فی
شھرین وما اوقدت
فی ابیات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نار فقلت
ما کان یعیشکم قالت
الاسودان التمر والماء
الا انہ قد کان لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار
لھم منائح وکانوا یمنحون
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسقینا۔
(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۶)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے ان سے کہا اے بہن کے بیٹے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں
دو دو مہینے گزر جاتے تھے کہ کوئی کھانے
کی چیز نہیں پکتی تھی۔ حضرت عروہ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر زندگی کس چیز
سے بسر ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا کہ چھواروں اور پانی
سے ہاں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے پڑوسی انصار آپ ﷺ کو جو دودھ
وغیرہ دیا کرتے تھے۔ وہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پلا دیتے
تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا كثير الجهاد صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ جہاد کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله:

"يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ" (سورة التوبة ٧٣)

" فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ"

(سورة النساء ٨٤)

" وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝"

(سورة آل عمران - ١٢١)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اے نبیؐ کفّار سے اور منافقین سے جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے۔"

"پس آپؐ اللہ کی راہ میں قتال کیجیے۔ آپؐ کو بجز آپؐ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دے دیجیے۔"

"اور جب کہ آپؐ صبح کے وقت اپنے گھر سے چل کر مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کے لیے مقامات پر جما رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سن رہے تھے سب جان رہے تھے۔"

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

امين امين امين يارب العلمين ؕ

عن ابی اسحاق رضی الله عنه قال سألت زید بن ارقم رضی الله عنه کم غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبع عشرة قلت کم غزا النبی صلی الله علیه وسلم قال تسع عشرة۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۶۴۲)

حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پُوچھا کہ آپؓ نے حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوے کئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سترہ غزوے کئے ہیں۔ میں نے اُن سے پُوچھا کہ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کئے۔ انہوں نے کہا آپؐ نے انیس غزوے کئے۔

حکی ابن الجوزی رحمه الله فی التلقیح ستا وخمسین وعد المسعودیُّ ستین وبلغها شیخنا فی نظم السیرة زیادة علی سبعین و وقع عندالحاکم فی الاکلیل انها تزید علی مائة۔

(فتح الباری ج ۷، ص ۲۸۱)

علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے تلقیح میں چھپن جہاد بیان کئے ہیں۔ اور علامہ مسعودی نے رحمۃ اللہ علیہ ساٹھ شمار کئے ہیں۔ اور ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نظم السیرہ میں ستّر سے اُوپر شمار کئے ہیں۔ اور امام حاکمؒ نے الاکلیل میں کہا ہے۔ کہ ایک سو سے بھی زائد ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الحراس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ پہرہ داروں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حرسہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ یوم بدر: ای اللیلۃ التی صبیحتھا ذلک الیوم و فی ذلک الیوم لم یحرسہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ شاھراسیفہ حین نام بالعریش و فی کلام بعضھم ان سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کان مع ابی بکر رضی اللہ عنہ فی العریش یحرسانہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدر و محمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنہ حرسہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بدر کی رات پہرہ دیا۔ یہ وہ رات ہے جس کی صبح معرکہ بدر پیش آیا اور اس رات خاص پہرے دار جو ننگی تلوار لے کر ساری رات کھڑے رہے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی نہ تھا۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس رات ایک چھپر کے نیچے سو رہے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر پہرہ دیتے رہے۔ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیتے رہے اور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

يوم احد ، و الزبير بن
العوام رضي الله عنه حرسه ﷺ
يوم الخندق و المغيرة
ابن شعبة رضي الله عنه حرسه
صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية
و ابو ايوب الانصاري رضي الله عنه
حرسه ﷺ ليلة بنى بصفية
ببعض طريق خيبر، و بلال
و سعد بن ابى وقاص
و ذكوان بن عبد قيس
رضي الله عنهم حرسوه صلى الله عليه وسلم
بوادى القرٰى ، وحرسه ﷺ
ابن ابى مرثد الغنوى رضي الله عنه
فى الليلة التى كانت فى صبيحتها
وقعة حنين حيث قال
ﷺ "الا رجل يحرسنا
الليلة ؟ فقال انا يا رسول الله
ﷺ فدعا له صلى الله عليه وسلم و
بعد نزول الاٰية وهى
(والله يعصمك من الناس)
ترك الحرس".

(سيرة الحلبى ج ٣- ص٤٢٣)

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خندق کے دن
آپ ﷺ کا پہرہ دیتے رہے۔ اور
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے
دن آپ ﷺ کا پہرہ دیتے رہے۔
اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
خیبر کی جنگ کے بعد جب آپ ﷺ
کا حضرت صفیہ ام المومنین رضؓ کے ساتھ
بنا کی پہرہ دیتے رہے۔ اور وادی القری
میں حضرت بلال۔ حضرت سعد بن ابی
وقاص اور حضرت ذکوان بن عبد قیس
رضی اللہ عنہم نے مل کر حضورِ اقدس
ﷺ کا پہرہ دیا۔ اور حضرت ابن
ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ نے آپؐ
کا جنگ حنین کی پہلی رات پہرہ دیا۔
جس رات آپ ﷺ نے فرمایا۔
آج کی رات ہمارا پہرہ کون دیگا۔ تو وہ
بولے کہ اے اللہ کے رسول میں پہرہ دونگا۔
تو آپؐ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔
اور جب یہ آیت اتری کہ اللہ تعالےٰ
آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے
گا۔ تو اس کے بعد آپؐ نے پہرہ
ختم کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الحواریین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ ساتھیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

بالحاء المهملة ، ای انصاره الذین اشتهروا بهذا الوصف ، وهم الخلفاء الاربعة ، وحمزة وجعفر وابو عبیدة وعثمان بن مظعون وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد ابن ابی وقاص وطلحة والزبیر رضی اللہ عنہم وهو اکثرهم شهرة بهذا الوصف بل هو المراد عند اطلاق حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

(سیرۃ الحلبی ج ٣ ص ٤٢٧)

الحواری حا مہملہ کے ساتھ سے مراد آپؐ کے مددگار جو اس وصف کے ساتھ متصف ہیں۔ اور وہ خلفاء اربعہ اور حضرت حمزہ۔ حضرت جعفر اور حضرت ابو عبیدہ اور حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور حضرت زبیرؓ ان سب میں سے اس وصف میں مشہور ہیں۔ بلکہ مطلق طور پر یہی آپؐ کے حواری ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا کثیر الحیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ شرم والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرها۔ (صحیح البخاری ج۲-ص۹۰۳)

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یأتی الا بخیر (صحیح البخاری ج۲-ص۹۰۳)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقاً وخلق الاسلام الحیاء۔ (سنن ابن ماجہ ص۳۱۸)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جو پردہ نشین ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا سوائے بھلائی کے اور کسی چیز کو نہیں لاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کا کچھ نہ کچھ اخلاق ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين يا رب العلمين ط

سیدنا کثیر الخدام الاحرار صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ آزاد خادموں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

فمن الرجال انس
ابن مالك الانصاري رضی اللہ عنہ
كان من اخص
خدامه صلى الله عليه وسلم خدمه
من حين قدم
المدينة الى وفاته صلى الله عليه وسلم
عشر سنين كما تقدم.
فعن انس رضی اللہ عنہ لما
قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم
المدينة اخذ ابو طلحة
يعني زوج امه بيدي
فانطلق بي الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

مردوں میں سے حضرت انس
بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص
خادموں میں سے تھے۔ انہوں
نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ
میں آمد سے وفات تک دس سال
خدمت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ جب حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف
لائے۔ تو میری والدہ کے دوسرے
خاوند حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرا
ہاتھ پکڑ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمتِ اقدس میں لے گئے۔ اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انس ایک دانا لڑکا

ان انسا غلام كيس
فليخدمك ، فخدمه ﷺ
فى السفر و الحضر۔
و عبد الله بن مسعود
رضی اللہ عنہ كان صاحب
سواكه ونعله صلى الله عليه وسلم
اذا قام صلى الله عليه وسلم
البسه اياهما فاذا
جلس جعلهما فى
ذراعيه حتى يقوم
و كان رضی اللہ عنہ يمشى
بالعصا امامه صلى الله عليه وسلم
حتى يدخل الحجرة.
أى و معيقيب الرومى
رضی اللہ عنہ كان صاحب
خاتمه صلى الله عليه وسلم وعقبة
بن عامر الجهنى
كان صاحب
بغلته صلى الله عليه وسلم يقودها
فى الاسفار وكان
عالما بكتاب الله عزّوجلّ
و بالفرائض فصيحا شاعرا

ہے۔ یہ آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔
پھر انہوں نے آپ ﷺ کی سفر اور حضر
میں خدمت کی۔ اور حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس
ﷺ کی مسواک اور پاپوش کے
محافظ تھے۔ جب آپ ﷺ
کھڑے ہوتے تو یہ آپ ﷺ کو پاپوش
مبارک پہنا دیتے۔ اور جب آپ ﷺ
بیٹھ جاتے تو وہ اس کو اٹھا کر بغل میں
تھام لیتے اور یہ عصا مبارک کو اٹھا
کر آپ ﷺ کے آگے آگے چلتے حتیٰ کہ
آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے۔
اسی طرح حضرت معیقیب رومی
رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی مہر مبارک کے
محافظ تھے۔ اسی طرح حضرت عقبہ
بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خچر
دلدل کو سفر میں چلاتے تھے۔ اور
یہ اللہ کی کتاب کو خوب جانتے تھے۔
اور علم وراثت کے ماہر تھے اور
بڑے فصیح شاعر تھے۔ اور بات
کو سمجھانے والے تھے۔ اسی طرح
حضرت اسقع بن شریک رضی اللہ عنہ

مفهما واسقع بن
شريك رضي الله عنه صاحب
راحلته صلى الله عليه وسلم و بلال
موذنه صلى الله عليه وسلم وكان
رضي الله عنه على نفقاته
وهو مولى ابى بكر
رضي الله عنه اى لانه الذى
اشتراه وهو يعذب
فى الله و اعتقه
كما تقدم ومن
النساء امة الله بنت
رزينة ، وخولة ،
ومارية ام الرباب
ومارية رضي الله عنهم۔

(سيرة الحلبى ج ٣ ص ٤١٩)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی
کے محافظ تھے۔ اور حضرت بلال
رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص
مؤذن تھے۔ اور گھریلو اخراجات
کے انچارج بھی تھے۔ اصل میں
یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے غلام تھے۔ انہوں نے ان
کو کافروں کی مار پیٹ سے نجات
دلوانے کے لیے خرید کر آزاد کردیا
تھا۔ اسی طرح عورتوں میں سے
حضرت امۃ اللہ بنت رزینہ اور
حضرت خولہ رضی اللہ عنہما اور ماریہ ام
رباب اور دوسری ماریہ رضی اللہ عنہم
یہ تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمائیں
تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یا حی یا قیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر المخدام من الموالی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ آزاد شدہ غلاموں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن سلمی رضی اللہ عنہا
قالت کان خدم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا وحضرۃ
ورضوی ومیمونۃ بنت
سعد اعتقھن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلھن۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۴۹۷)

عن عتبۃ بن
جبیرۃ الاشھلی رضی اللہ عنہ
قال کتب عمر بن
عبد العزیز رضی اللہ عنہ الی
ابی بکر بن حزم
رضی اللہ عنہ ان افحص لی
عن اسماء خدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
خادموں میں ایک تو میں تھی۔ اور
حضرت خضرہ ورضوی اور میمونہ بنت
سعد جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد
کر دیا تھا۔

حضرت عتبہ بن جبیرہ اشہلی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ امیر المومنین
حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ کو
لکھا کہ آپ میرے لیے ذرا غور و
خوض سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے خادموں کے نام خواہ وہ مرد
ہوں یا عورتیں یا آزاد شدہ غلام

من الرجال و النساء
و مواليه فكتب اليه
يخبره ان ام ايمن
و اسمها بركة كانت
لابي رسول الله
ﷺ فورثها رسول الله
ﷺ فاعتقها و كان
عبيد الخزرجي قد تزوجها
بمكة فولدت أيمن، ثم
ان خديجة رضي الله عنها ملكت
زيد بن حارثة اشتراه
لها حكيم بن حزام
ابن خويلد بسوق عكاظ
بأربعمائة درهم فسأل
رسول الله ﷺ
خديجة رضي الله عنها ان تهب له
زيد بن حارثة و
ذلك بعد ان تزوجها
فوهبته له فاعتق
رسول الله ﷺ
زيد بن حارثة و اعتق
بركة امرأته و كان

لکھ کر بھیجیں۔ انہوں نے جواب میں
بتایا کہ ایک تو ام ایمن تھی۔ جن کا نام برکۃ
تھا۔ اور آپؐ کے والد عبداللہ کی
لونڈی تھیں۔ حضور اقدس ﷺ
کو وراثت میں ملی تھی۔ آپؐ نے
اس کو آزاد کر دیا تھا۔ اور اس سے
عبید خزرجی نے مکہ مکرمہ میں نکاح کر
لیا تھا تو ان سے ایمن پیدا ہوئے۔
پھر حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے
زید بن حارثہؓ کو آپؐ کی ملکیت میں
دے دیا جسے ان کے بھتیجے حکیم بن حزام
بن خویلد نے عکاظ کی منڈی سے چار
سو درہم میں خریدا تھا۔ حضور اقدس
ﷺ نے خود حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے فرمائش کی تھی کہ زید بن حارثہ کو
انہیں ہبہ کر دیں۔ اور یہ واقعہ حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد کا
ہے۔ آپ نے اسے آپؐ کو ہبہ کر دیا۔ حضور
اقدس ﷺ نے زید بن حارثہ
اور اس کی بیوی برکۃ کو آزاد کر دیا۔
اور ابو کبشہ جس کی پیدائش مکہ کی ہے
اسکو بھی آزاد کر دیا۔ اور آنسہ جس کی

ابوکبشة من مولدی مکة
فاعتقه وکان أنسة من
مولدی السراة فاعتقه وکان
صالح شقران غلامًا له
فأعتقه وکان سفینة غلامًا
له فأعتقه وکان ثوبان
رجلًا من اهل الیمن ابتاعه
رسول الله ﷺ بالمدینة
فاعتقه وله نسب فی الیمن و
کان رباح اسود فاعتقه وکان
یسار عبدًا نوبیًا اصابه
فی غزوة بنی عبد بن ثعلبه
فاعتقه وکان ابو رافع
للعباس رضی اللہ عنہ فوهبه لرسول
الله ﷺ فلما اسلم العباس
بشر ابو رافع رسول الله
ﷺ باسلامه فسربه
فاعتقه واسمه اسلم وکان
فضالة مولی له یمانیا
نزل الشام بعد
وکان ابو مویهبة
مولدًا من مولدی

پیدائش سرات کی ہے اسکو بھی آزاد
کر دیا۔ اور صالح شقران جو آپؐ کا
غلام تھا کو بھی آزاد کر دیا۔ اور سفینہ
جو آپؐ کا غلام تھا کو بھی آزاد کر دیا۔
اور ثوبان جو یمن کا رہنے والا تھا اسکو
حضور اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ
میں خرید کر آزاد کر دیا اور اس کا
نسب نامہ یمن سے ملتا ہے۔ اور
رباح جو سیاہ رنگ کا تھا کو بھی آزاد
کر دیا۔ اور یسار جو نوبی غلام تھا۔ جو
آپؐ کو غزوہ بنی عبد بن ثعلبہ میں ملا
تھا اس کو بھی آزاد کر دیا۔ اور ابو رافع
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔
اسکو آپ نے حضور اقدس ﷺ کو
ہبہ کر دیا تھا جب حضرت عباسؓ
نے اسلام قبول کیا تو ابو رافع نے
حضور اقدس ﷺ کو آپ کے
مشرف بہ اسلام ہونے کی خوشخبری
دی۔ آپؐ نے اس خوشی میں اسکو
آزاد کر دیا اور اس کا نام اسلم تھا۔
اور فضالہ جو آپؐ کا آزاد شدہ غلام
تھا۔ یمنی تھا۔ بعد میں وہ شام چلا گیا۔

مزينة فاعتقه و كان
رافع غلامًا لسعيد
ابن العاص فورثه ولده
فاعتق بعضهم نصيبه
فى الاسلام و تمسك
بعض فجاء رافع الى
النبى صلى الله عليه وسلم يستعينه
فيمن لم يعتق حتى
يعتقه كلمه فيه
فوهبه للنبى صلى الله عليه وسلم
فاعتقه رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكان يقول
انا مولى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان مدعم
غلاما للنبى صلى الله عليه وسلم
وهبه له رفاعة بن
زيد الجذامى وكان
من مولدى حسمى۔
(الطبقات الکبری لابن سعدج اص ۴۹۷)

اور ابو مویھبہ جس کی پیدائش مزینہ میں
ہوئی تھی کو بھی آزاد کر دیا۔ اور رافع
جو سعید بن عاص کا غلام تھا پھر اس
کی وراثت اس کے بچوں کو چلی
گئی جو اس کی اولاد میں سے مسلمان
ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنا حصّہ
آزاد کر دیا اور بعض نے آزاد نہ
کیا۔ حضرت رافعؓ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر
ہوئے۔ آپؐ سے اپنی آزادی کے
بارے میں تعاون چاہتے تھے۔ آپؐ
نے ان سے بات کی تو انہوں نے
اسے آپؐ کو ہبہ کر دیا۔ آپؐ نے
اُسے آزاد کر دیا۔ اور وُہ کہا کرتے
تھے کہ مَیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ اور مدعم جو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے غُلام تھے
جسے آپؐ کو رفاعہ بن زید جذامی نے
ہبہ کیا تھا۔ اور یہ حسمی کے رہنے
والے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الشعراء صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ شاعروں والے درود وسلام بھیجا اللہ آپ پر

الذین کانوا
یناضلون عنه بشعرهم
ویهجون کفار قریش
حسان بن ثابت وعبدالله
بن رواحة وکعب بن
مالك رضی الله عنهم۔

(سیرة الحلبی ج ۳ ص ۳۲۵)

در روضۃ الاحباب مے
گوید کہ شاعران وخادمان و
مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم از مردان صد
وشصت بودند از زنان دوازدہ
بودند۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۱)

شعراء سے مراد وہ شاعر ہیں۔ جو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا
کرتے تھے۔ اور کفار اپنے اشعار سے
قریش کی مذمت کرتے تھے۔ جن میں
حضرت حسان بن ثابت رض اور حضرت
عبداللہ بن رواحہ رض اور حضرت کعب بن
مالک رضی اللہ عنہم تھے۔
روضۃ الاحباب میں فرماتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور
خادم اور مداح مردوں میں سے
ایک صد اور ساٹھ تھے۔ اور عورتوں
میں سے بارہ تھیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا كثير شعر اللحية صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ موئے ریش مبارک والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير شعر اللحية.

(الصحيح لمسلم ج ٢ ص ٢٥٩)

عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر يعنى الشعر واللحية قال عبيد الله (رضي الله عنه) كثير شعر اللحية.

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ١ ص ٤٣٠)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے موئے مبارک بہت زیادہ تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موئے مبارک کو بڑھایا یعنی سر مبارک اور ریش مبارک کو عبید اللہ راوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ آپ کی ریش مبارک زیادہ بالوں والی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الصدقۃ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ خیرات کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عقبة بن
الحارث رضی اللہ عنہ قال
صلى النبی صلی اللہ علیہ وسلم
العصر فاسرع ثم
دخل البيت فلم
يلبث أن خرج
فقلت او قيل
له فقال كنت
خلفت فى البيت
تبرًا من الصدقة
فكرهت ان ابيته
فقسمته۔

(صحیح البخاری ج ١ - ص ١٩٢)

عن ابی امامة

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے عصر کی نماز پڑھی پھر جلدی اپنے گھر
تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر ہی کے
بعد واپس تشریف لے آئے۔ میں نے یا
کسی اور نے آپ سے عرض کیا کہ کیا
سبب تھا جو آپ اسقدر جلد تشریف
لے گئے اور جلد ہی باہر تشریف لے آئے؟
تو آپ نے فرمایا: میں اپنے گھر صدقے کے
مال میں سے ایک (سونے کا) ٹکڑا چھوڑ
آیا تھا۔ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں
کہ اسکو گھر رکھ کر رات گذاروں۔ لہذا
میں اس کو تقسیم کر آیا۔

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ

ابن سهل رضی الله عنه قال
دخلت انا و عروة بن
الزبير رضی الله عنه يوما على
عائشة رضی الله عنها فقالت
لو رأيتما نبي الله
صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فى مرض مرضه قالت
و كان له عندى
ستة دنانير قال
موسى رضی الله عنه او سبعة
قالت فامرنى نبي الله
صلى الله عليه وسلم ان افرقها قالت
فشغلنى وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم
حتى عافاه الله قالت
ثم سألنى عنها فقال
ما فعلت الستة قال او
السبعة قلت لا والله لقد
كان شغلنى وجعك قالت
فدعا بها ثم صفها فى كفه
فقال ما ظن نبي الله لو لقى
الله عزوجل وهذه عنده

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ - ص ١٠٤)

سے روایت ہے۔ کہ ایک دن میں اور
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ دونوں
مل کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ہاں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا
کاش تم دونوں حضور اقدس ﷺ
کو اس دن دیکھ لیتے جس دن آپ ﷺ
بیمار تھے۔ فرماتی ہیں کہ میرے پاس
چھ دینار تھے۔ موسیٰ راوی کا بیان
ہے یا سات دینار تھے۔ ان کا بیان
ہے۔ مجھے حضور اقدس ﷺ نے
حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کروں
لیکن آپ ﷺ کی بیماری کی وجہ سے
جسمیں میں فارغ نہ تھی۔ خیال تھا کہ آپ ﷺ
تندرست ہو جائیں تو پھر تقسیم کروں
گی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا
سات دیناروں کا کیا بنا۔ میں نے عرض
کیا حضور ابھی تو میں نے وہ تقسیم نہیں کئے
میں تو آپ ﷺ کی تیمارداری میں مشغول رہی ہوں۔
بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے وہ دینار منگوا کر
ہاتھ میں رکھے اور فرمایا کہ اللہ کے نبی کا کیا
گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں
ملاقات کرے کہ اسکے پاس یہ موجود ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا كثير الصفوح صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ درگذر کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ "
(سورة المائدة ١٣)

" وَإِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ " (سورة الحجر ٨٥)

" فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ط فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ " (سورة الزخرف ٨٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"سو آپ ان کو مُعاف کیجیے اور ان سے درگذر کیجیے۔ بلاشبہ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

"اور ضرور قیامت آنے والی ہے۔ سو آپ خوبی کے ساتھ درگذر کیجیے۔"

"تو آپ ان سے بے رُخ رہیئے اور یوں کہہ دیجیے کہ تم کو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہو جاوے گا۔"

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لاقوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا کثیر الصلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ نمازیں پڑھنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ عنہ قال صلے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حتى انتفخت قدماه فقيل له اتتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبداً شكوراً۔

(شمائل الترمذی ص ۱۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر لمبی نفل نماز پڑھتے تھے۔ کہ آپؐ کے قدم مبارک ورم کر گئے تھے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ آپؐ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ سبحانہٗ نے آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں اسکا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يصلی حتى ترم قدماه قال فقيل له تفعل هذا وقد جاءك ان الله تعالیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں پر ورم ہوجاتا تھا کسی نے عرض کیا۔ آپؐ پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی

قد غفرلك ما تقدم
من ذنبك وما تاخر قال
افلا اكون عبداً شكوراً۔

(شمائل الترمذی ص ۱۹)

عن عبد الله رضی اللہ عنہ
قال صليت ليلة مع رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فلم يزل قائما
حتى هممت بامر سوء
قيل له وما هممت به
قال هممت ان اقعد
وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شمائل الترمذی ص ۲۰)

عن مسروق رضی اللہ عنہ
قال سالت عائشة
رضی اللہ عنہا ای العمل كان
احب الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت الدائم قلت
متى كان يقوم
قالت يقوم اذا سمع
الصارخ۔

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۲)

کی بشارت نازل ہو چکی ہے۔ پھر آپ
اس درجہ کیوں مشقت برداشت
کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا
میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ
میں نے ایک بُرے کام کا ارادہ کیا
کسی نے پوچھا کس کام کا ارادہ کیا
تھا۔ فرمایا کہ میں بیٹھ جاؤں اور حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دوں۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل پیارا
تھا۔ تو انہوں نے فرمایا ہمیشگی کا عمل
میں نے عرض کیا۔ کہ حضور تہجد کی نماز
پڑھنے کے لیے کب اٹھا کرتے
تھے تو انہوں نے جواب دیا جب
مرغ کی اذان سنتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الصمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ خاموش رہنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ای القلیل الکلام
ھو اسمه فی الزبور۔
(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج۳ ص۱۴۱)

تھوڑی گفتگو کرنے والے۔ یہ اسمِ گرامی آپ کا زبور میں ہے۔

وکان کثیر السکوت
لا یتکلم فی غیر حاجة یعرض
عمن تکلم بغیر جمیل۔
(الشفاء للقاضی عیاض ص۸۱)

آپ زیادہ خاموش طبیعت تھے۔ بغیر ضرورت نہ بولتے۔ جو اچھی گفتگو نہ کرتا آپ اس سے اعراض فرماتے۔

وروی عن عائشة رضی اللہ عنہا
(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۱۱۸)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طویل الصمت۔
(رواہ فی شرح السنة۔ مشکوٰۃ المصابیح ص۵۲۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الصوم ﷺ

ہمارے سردار زیادہ روزے رکھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ یصل شعبان برمضان۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۱۹)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ یصوم شعبان کله حتی یصله برمضان۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۱۹)

عن حمید رضی اللہ عنہ قال سألت انسا رضی اللہ عنہ عن صیام النبی ﷺ فقال ما کنت احب أن اراه من الشهر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ شعبان المعظم کے روزوں کو رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پورے شعبان المعظم کے روزے رکھتے اور رمضان المبارک کے ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔

حضرت حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کے روزوں کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا میں جب چاہتا کہ کسی مہینہ میں آپ ﷺ کو

صائما الا رايته ولا
مفطرا الا رايته ولا
من الليل قائما الا
رايته ولا نائمًا الا
رايته ولا مسست
خزة ولا حريرة
الين من كف
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ولا شممت مسكةً
ولا عنبرة اطيب
رائحة من رائحة
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم :

(صحیح البخاری ج ١ ص ٢٦٤)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال كان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
يصوم حتى نقول
لا يفطر و يفطر حتى
نقول لا يصوم وما
صام شهرا متتابعًا الا
رمضان منذ قدم المدينة.

(سنن ابن ماجة ص ١٢٣)

روزہ رکھتا ہوا دیکھ لوں تو آپ کو روزہ
رکھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب آپ کو
بے روزہ دیکھنا چاہتا تو بے روزہ کی
حالت میں دیکھ لیتا۔ اور جب کبھی رات
کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتا
ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب (سوتا ہوا دیکھنا
چاہتا تو) سوتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور میں
نے کسی خز اور حریر کو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے زیادہ
نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کبھی
مشک و عنبر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
(کے پسینہ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار
پایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
روزے رکھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی روزے نہ
چھوڑیں گے۔ اور پھر آپ روزے نہ رکھتے۔
حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ اب کبھی روزے نہ
رکھیں گے لیکن کامل مہینے کے روزے
آپ نے سوائے رمضان کے کبھی نہیں رکھے۔
جب سے کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الضحایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ قربانی کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی حدیث حجۃ الوداع .... ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلثا وستین بیدہ ثم اعطی علیا رضی اللہ عنہ فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا۔ (الحدیث)

(الصحیح لمسلم ج ۱ - ص ۳۹۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے۔ کہ اسکے بعد آپ نحر کرنے کے مقام پر لوٹے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کئے۔ اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیے وہ انہوں نے نحر کئے اور آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی ہدی میں شریک کیا۔ اس کے بعد حکم فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیں۔ اور اس گوشت کو لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الضیوف ﷺ

ہمارے سردار زیادہ مہمانوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا"

(سورة الاحزاب ٥٣)

عن انس رضی اللہ عنہ قال بنی علی النبی ﷺ بزینب ابنة جحش رضی اللہ عنہا بخبز ولحم فارسلت علی الطعام

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اے ایمان والو نبی ﷺ کے گھروں میں مت جایا کرو۔ مگر جس وقت تم کو کھانے کے لیے اجازت دی جائے۔ ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اُٹھ کر چلے جایا کرو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کا عقد حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوا تو ان کی دعوتِ ولیمہ میں روٹی اور

داعیًا فیجئ قوم فیاکلون ویخرجون ثم یجیٔ قوم فیاکلون ویخرجون فدعوت حتی ما اجد احدًا ادعوا فقلت یا نبی الله ما احد احدًا ادعوه قال ارفعوا طعامکم۔(الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲۔ص ۷۰۷)

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لم یجتمع له غداء ولاعشاء من خبز و لحم الاعلی ضفف۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۷۰)

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الطعام الی الله ما کثرت علیه الایدی ۔(رواہ ابو یعلی)

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۵ ص ۲۱)

گوشت کھلایا گیا۔ اور مجھے کھانا کھلانے کیلیے اور لوگوں کے بلانے کے لیے بھیجا گیا۔ میں لوگوں کو بلا کر لاتا وہ کھاتے اور چلے جاتے۔ پھر اوروں کو لاتا وہ کھاتے اور چلے جاتے۔ آخر کار سب آدمی کھا چکے۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب کوئی باقی نہیں رہا سب کھا گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا اٹھا لو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے صبح اور رات کے کھانے پر بیشمار لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کھانا وہ ہے۔ جس پر زیادہ ہاتھ لگیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر العرق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ پسینہ والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ عن ام سلیم رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان ياتيها فيقيل عندها فتبسط له نطعًا فيقيل عليه وكان كثير العرق فكانت تجمع عرقه فتجعله فى الطيب والقوارير فقال النبى صلی اللہ علیہ وسلم يا ام سليم ماهذا قالت عرقك ادوف به طيبى۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۲۵۷)

حضرت انس اپنی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ہاں تشریف لا کر قیلولہ فرمایا کرتے تھے وُہ چمڑے کا بستر بچھا دیتیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ زیادہ پسینہ والے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کا پسینہ مبارک جمع کر کے اپنی خوشبو اور بوتل میں ڈال لیتیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم رض یہ کیا ہے؟۔ اس نے عرض کیا حضور آپ کا پسینہ ہے جس کو میں اپنی خوشبو میں ملا لیتی ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر العطایا صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ بخشش کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
قال اتی النبی ﷺ
بمال من البحرین فقال
انثروہ فی المسجد وکان
اکثر مال اتی بہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الصلوٰۃ ولم یلتفت
الیہ فلما قضی الصلوٰۃ
جآء فجلس الیہ فما
کان یری احدًا الا
اعطاہ اذ جآءہ العباس
رضی اللہ عنہ فقال یارسول اللہ
اعطنی فانی فادیت نفسی

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
حضور اقدس ﷺ کے پاس بحرین سے
کچھ مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں
پھیلا دو اور وہ تمام ان مالوں سے جو
حضور اقدس ﷺ کے پاس (اسوقت
تک) لائے گئے زیادہ تھا پھر حضور اقدس
ﷺ نماز کیلیے چلے گئے اور اس کی
طرف التفات (بھی) نہیں کیا پھر جب
آپ نماز پڑھ چکے، آئے اور اسکے پاس
بیٹھ گئے اور جس جسکو دیکھتے اسے ضرور
دیتے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس
حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ اور
انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے
(بھی) دیجیے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ

و فادیت عقیلاً فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ
فحثا فی ثوبہ ثم ذھب
یقله فلم یستطع فقال
یا رسول الله اُءمر بعضھم
یرفعه الی قال لا قال
فارفعه انت علی۔
قال لا فنثر منه ثم
ذھب یقله فقال
یا رسول الله مر بعضھم
یرفعه الی قال لا
قال فارفعه انت علی
قال لا فنثر منه
ثم احتمله فالقاہ علی
کاھله ثم انطلق فما
زال رسول الله صلى الله عليه وسلم
یتبعه بصرہ حتی خفی
علینا عجبا من
حرصه فما قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم و ثمه منها
درھم۔

(صحیح البخاری ج ا ص ٦١)

دیا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی فدیہ دیا تو ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھوں سے لیا پھر اسے اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھا سکے۔ تب کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اُٹھا دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا پھر آپ خود میرے اُوپر رکھ دیجئے آپ نے فرمایا نہیں تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ اس میں سے گرا دیا اور اسے اُٹھانے لگے۔ (تو نہ اُٹھا سکے) کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو حکم دیجئے۔ کہ اسکو مجھے اٹھا دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا پھر آپ خود اسکو میرے اُوپر اُٹھا کے رکھ دیجئے آپ نے انکار فرمایا تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کچھ اور گرا دیا بعد اسکے اسکو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چلدیئے۔ تب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انکی حرص پر تعجب کر کے انکے پیچھے برابر دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں نہیں کھڑے ہوئے کہ وہاں ان میں سے ایک درہم بھی باقی ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا كثير العفو صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار کثرت سے معاف فرمانے والے — درود و سلام بھیجا اللہ آپ پر

اشارة الى قوله ،

"خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝"

(سورة الاعراف ١٩٩)

عن عبد الله بن الزبير رضي الله عنه قال امر الله نبيه ان ياخذ العفو من اخلاق الناس ـ

(صحيح البخاري ج٢ ص٦٦٩)

قال الامام جعفر الصادق رحمة الله عليه ان هذه الاية اجمع لمكارم الاخلاق و لهذا لم ينتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"معافی کو اپنا شعار بنائیں۔ اور لوگوں کو امر بالمعروف کی تلقین فرمائیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں۔"

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام آدمیوں کی اخلاق میں سے عفو کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ آیت اخلاق کے بارہ میں جامع آیت ہے۔ اور اس لیے آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات شریف

لنفسه الشريفة (حاشية صحيح البخاری ج ٢ ص ٦٦٩)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال لما انزل الله عزوجل على نبيه صلی اللہ علیہ وسلم "خذ العفو و امر بالمعروف واعرض عن الجاهلين" قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما هذا يا جبريل؟ قال ان الله امرك ان تعفو عمن ظلمك و تعطى من حرمك و تصل من قطعك۔

(رواه ابن جرير و ابن ابی حاتم تفسير ابن كثير ج ٣ - ص ٢٧٧)

عن قيس بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ قال لما نظر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى حمزة بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال و الله لأمثلن بسبعين منهم فجاء ه جبريل علیہ السلام هذه الاية.

(فتح القدير ج ٢ - ص ٢٦٨)

کا کسی سے انتقام نہیں لیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ عزّ وجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت "مُعافی کو اپنا شعار بنائیں اور معروف کا حکم دیں۔ اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں" نازل فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپؐ کا اللہ آپؐ کو حکم کرتا ہے۔ کہ جو آپؐ پر ظلم کرے اسے مُعاف فرمادیں اور جو آپؐ کو نہ دے آپؐ اُسے عطا کریں اور جو آپؐ سے رشتہ توڑے آپؐ اس سے رشتہ جوڑیں۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا خدا کی قسم میں ان (کفار) کے ستّر آدمیوں کے ناک، کان کاٹ دونگا۔ اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا کثیر الکتاب ﷺ

ہمارے سردار زیادہ کاتبوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فقد ذكر بعضهم ان
كتابه ﷺ كانوا ستة
وعشرين كاتبا على ما
ثبت عن جماعة من
ثقات العلماء.

وفي سيرة للعراقي
انهم كانوا اثنين واربعين،
منهم عبدالله بن سعد
ابن ابي سرح العامري وهو
اوّل من كتب له ﷺ من
قريش بمكة ثم ارتد.

وابوبكر وعمر
وعثمان وعلي وعامر بن
فهيرة رضي الله عنهم اي وعبدالله

بعض نے ذکر کیا ہے۔ کہ حضور
اقدس ﷺ کے چھبیس کاتب
تھے۔ جیسا کہ ثقہ علماء سے ثابت ہے۔
عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں ہے۔ کہ
آپ ﷺ کے بیالیس کاتب تھے۔
جن میں عبد اللہ بن سعد بن ابی
اسرح عامری بھی تھے۔ ان کا
تعلق قریش مکہ سے تھا۔ بلکہ سب سے
پہلے حضور اقدس ﷺ کے یہی
کاتب تھے۔ پھر وہ مرتد ہو گئے۔ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ
رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن الارقم رضی اللہ عنہ اور یہ حضور

ابن ارقم رضی اللہ عنہ وکان یکتب الرسائل للملوک وغیرھم قال عمر رضی اللہ عنہ فی حقه: مارأیت اخشی لله منه۔ و ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وھو اول من کتب له ﷺ من الانصار بالمدینة کان فی اغلب احواله یکتب الوحی وھو احد الفقهاء الذین کانوا یکتبون فی عهده ﷺ۔

وثابت بن قیس بن شماس، و زید بن ثابت، و معاویة بن ابی سفیان ای واخوه یزید رضی اللہ عنہم

قال بعضهم: کان معاویة و زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ملازمین للکتابة بین یدی رسول الله ﷺ فی الوحی وغیره، لا عمل لهما غیر ذلك۔ قال زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

اقدس ﷺ کی طرف سے بادشاہوں کے نام خط لکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں یہ کہا ہے جتنا یہ خدا سے ڈرتے تھے میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ مدینہ منورہ میں پہلے انصاری کاتب ہیں جنہوں نے آپؐ کی کتابت کی۔ اور اکثر قرآن کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اور یہ ان فقہاء سے ہیں۔ جو آپؐ کے زمانہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت۔ امیر معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم (بھی کاتب تھے)

بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ دونوں کتابت کے لیے ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ وحی ہو یا کوئی خط ان کا کام صرف یہی تھا۔ اس کے علاوہ ان کی اور کوئی ڈیوٹی نہ تھی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھے حضور

امرنی رسول الله ﷺ ان
اتعلم بالسريانية قال انی لا
امن يهود على كتابی
فامرنی نصف شهر حتى
تعلمت وحذقت فيه
فكنت اكتب له ﷺ اليهم
واقرأ له كتبهم والمغيرة
ابن شعبة والزبير بن
العوام وخالد بن الوليد
والعلاء بن الحضرمی
وعمرو بن العاص وعبد الله
ابن رواحة رضي الله عنهم ای
ومحمد بن مسلمة وعبد الله
ابن عبد الله بن ابی بن
سلول رضي الله عنهما۔

(سيرة الحلبی ج ٣ - ص ٤٢٢)

اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں
سریانی سیکھوں، کیونکہ مجھے یہودیوں
پر بھروسہ نہیں۔ میں نے پندرہ دن
کے اندر اندر سریانی سیکھ لی۔ جب
آپ ﷺ ان کو خط لکھتے تو میں
لکھتا۔ اور جب ان کا جواب دیتے
تو میں ہی لکھتا تھا۔ اور حضرت مغیرہ
رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام
رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
اور حضرت العلا بن الحضرمی رضی اللہ عنہ
اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
اور حضرت محمدؐ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
اور حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن
ابی بن سلول رضی اللہ عنہ بھی کاتب
تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا كثير المشورة صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — زیادہ مشورہ کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"

(سورة آل عمران ١٥٨)

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"

(سورة الشورى ٣٨)

عن عبد الرحمن ابن غنم رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر و عمر رضي الله عنهما لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۲۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے۔"

"اور ان کا ہر کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔"

حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے پر اکٹھے ہو جاؤ۔ تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر المعجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ معجزوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بمکۃ حجرا کان یسلم علی لیالی بعثت انی لاعرفہ الآن۔

(جامع الترمذی ج۲ ص۲۰۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکۂ معظمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ جن میں میں مبعوث ہوا۔ میں آج بھی اُسے پہچانتا ہوں۔

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل تقوم عشرۃ وتقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شئ تعجب ما کانت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبح سے لیکر رات تک باری باری ایک بڑے پیالہ میں کھاتے تھے۔ دس اُٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) ہم نے کہا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں

تمد الا من هٰهنا و اشارة بيده الى السّماء ۔

(جامع الترمذی ج ۲ ۔ ص ۲۰۳)

عن على بن ابى طالب رضی اللہ عنہ قال كنت مع النبى ﷺ بمكة فخرجنا فى بعض نواحيها فما استقبله جبل و لا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله (ﷺ) ۔ (جامع الترمذی ج۲ ص۲۰۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال جاء اعرابى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بم اعرف انك نبىٌّ قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة تشهد انى رسول الله ﷺ فدعاه رسول الله ﷺ فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبى ﷺ ثم قال ارجع فعاد فاسلم

تعجّب کس بات پر ہے۔ وہاں کے سوا اور کہیں سے نہیں بڑھایا جاتا تھا اور انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ مکّہ میں تھا۔ ہم مکّہ سے نکل کر بعض اطراف میں چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپؐ کے مقابل ہوتا وُہ یہی کہتا السّلام علیک یا رسُول اللہ ﷺ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضُور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا کہ میں کیسے پہچانوں کہ آپؐ پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کھجُور کے اس درخت سے اس گچھے کو بلا لاؤ۔ تاکہ وُہ گواہی دے میں اللہ کا رسُول ہوں۔ اس کے بعد جناب رسُول اللہ ﷺ نے اسکو بلایا وُہ درخت سے اترنے لگا۔ آخر آپؐ کے پاس آگرا پھر حضُور اقدس ﷺ نے فرمایا واپس ہوجا وُہ واپس ہوگیا۔

الاعرابی۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۳)

عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ ان اباطالب قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم و ھو ردیفه بذی المجاز عطشت ولیس عندی ماء فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضرب بقدمه الارض فخرج الماء فقال اشرب۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۱۹۰)

عن ابراهیم بن حماد رضی اللہ عنہ بسنده من کلام الحمار الذی اصابه بخیبر وقال له اسمی یزید بن شهاب فسماه النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعفور وانه کان یوجهه الی دور اصحابه فیضرب علیهم الباب برأسه ویستدعیهم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مات تردی فی بئر جزعا وحزنا فمات.

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۲۰۷)

پھر وہ اعرابی اسلام لے آیا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب نے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف (اونٹ پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے) تھے آپ سے وادی ذوالمجاز میں کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے اور میرے پاس پانی نہیں۔ اس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور اپنے قدم مبارک کو زمین پر مارا تب پانی نکل آیا فرمایا اے ابوطالب پی لے۔

حضرت ابراہیم بن حماد رضی اللہ عنہ سے ان کی سند کے ساتھ مروی ہے کہ ایک گدھے نے آپ سے کلام کیا جسکو آپ نے اس کو خیبر میں پایا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا یزید بن شہاب۔ پھر آپ نے اسکا نام یعفور رکھا۔ آپ اسکو اپنے صحابہ کے گھروں میں بھیجتے تھے اور وہ اُن کے دروازوں پر سر مارتا اور ان کو بلاتا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد وہ چیختا چلاتا کنویں میں گر کر مر گیا۔

خرج الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ
فی مشکل الحدیث عن
اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
من طریقین ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یوحی
الیہ و راسہ فی حجر
علی رضی اللہ عنہ فلم یصل
العصر حتی غربت الشمس
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصلیت یا علی (رضی اللہ عنہ)
قال لا فقال اللھم
انہ کان فی طاعتک
وطاعۃ رسولک فاردد
علیہ الشمس قالت
اسماء فرایتھا غربت
ثم رأیتھا طلعت
بعد ما غربت و وقفت
علی الجبال والارض
و ذلک بالصھباء فی خیبر
قال وھذان الحدیثان
ثابتان و رواتھما ثقات۔
(الشفاء للقاضی عیاض ج۱ ص۱۸۵)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
مشکل الحدیث میں حضرت اسماء بنت
عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طریقوں سے
حدیث کی تخریج کی ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی
گود میں سر مبارک رکھے محو استراحت
تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر
ادا نہیں کی تھی۔ یہاں تک کہ سورج
غروب ہو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے علیؓ تم نے نماز پڑھ لی۔
عرض کیا نہیں تب آپ نے دعا کی۔
اے اللہ یہ تیری اطاعت میں اور تیرے
رسول کی اطاعت میں تھے تو ان پر
سورج کو واپس کر دے۔ حضرت اسماء
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج غروب
ہونے کے بعد طلوع ہوتے دیکھا۔ اور
پہاڑوں اور زمین پر ٹھہرا رہا۔ یہ واقعہ
خیبر کے راستہ میں منزل صہبا کا ہے۔
امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
یہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں۔ اور
ان کے راوی ثقہ ہیں۔

عن انس بن مالك رضي الله عنه
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وحانت صلوة العصر فالتمس
الناس الوضوء فلم يجدوه
فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
بوضوء فوضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ذلك
الاناء يده و امر الناس
ان يتوضوءا منه قال
فرأيت الماء ينبع من
بين اصابعه فتوضأ الناس
حتى توضوءا من عند اٰخرهم.
(الشفاء للقاضي عياض ج ا ص ١٨٦)

عن بريدة رضي الله عنه
سأل اعرابی النبی صلی الله علیه وسلم
اٰية فقال له قل لتلك
الشجرة رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوك
قال فمالت الشجرة عن يمينها
و شمالها و بين يديها وخلفها
فتقطعت عروقها ثم جاءت تخد
الارض تجر عروقها مغبرة
حتى وقفت بين يدي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ میں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا کہ
نمازِ عصر کا وقت ہو گیا اور لوگ وضو کیلیے
پانی تلاش کر رہے تھے۔ مگر پانی نہ ملا تب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیلیے
پانی منگوایا اور اپنے دستِ مبارک کو اس
برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ
اس سے وضو کریں۔ راوی رضؓ کا بیان
ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں سے
پانی جاری ہوتے دیکھا۔ پس لوگوں نے
وضو کیا یہاں تک کہ دوسروں نے
سب نے وضو کیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک اعرابی نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی
مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سامنے کے درخت سے
کہو کہ تجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلاتے ہیں۔ راوی رضؓ کہتے ہیں کہ وہ درخت
اپنے دائیں اور بائیں اور آگے پیچھے
ہلا اور اس کی جڑیں ٹوٹیں پھر زمین چیرتا
شاخوں کو گھسیٹتا تیزی سے حاضر ہوا

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
السلام عليك يارسول الله
(صلى الله عليه وسلم) قال الاعرابی
مرها فلترجع الی منبتها
فرجعت فدلت عروقها
فاستوت فقال الاعرابی
ائذن لی اسجد لك قال
لو امرت احدا ان
یسجد لاحد لأمرت المرأة
ان تسجد لزوجها قال
فأذن لی ان اقبل
یدیك و رجلیك فاذن
له -

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ ص ١٩٦)

عن انس رضی الله عنه
دخل النبی صلى الله عليه وسلم
حائط انصاری و ابوبكر
وعمر و رجل من انصار
رضی الله عنهم وفی حائط غنم
فسجدت له فقال ابوبكر نحن
احق بالسجود لك منها (الحديث)

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ ص ٢٥)

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
کھڑے ہو کر عرض کیا۔ السلامُ علیک
یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اعرابی نے
عرض کیا اسکو حکم دیجئے کہ اپنی جگہ چلا
جائے پس وُہ واپس ہُوا اور اس کی
جڑیں زمین میں داخل ہوگئیں اور سیدھا
کھڑا ہوگیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ مجھے
اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں
فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وُہ کسی دوسرے
کو سجدہ کرے تو البتہ میں عورت کو حکم دیتا
کہ وُہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اعرابی
نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں
آپ کے دستِ مبارک اور پائے اقدس کو بوسہ
دُوں تو اسکو اس کی اجازت دیدی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے
باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت ابوبکر و حضرت
عمر اور ایک اور انصاری مرد رضی اللہ عنہم
موجود تھے۔ اور باغ میں ایک بکری تھی
تو اُس نے آپ کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر
صدّیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس سے
زیادہ مستحق ہم ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا كثير المؤذنين صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ مؤذنوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

وهم بلال وابن ام مكتوم رضي الله عنهما بالمدينة، وسعد القرظ مولى عمار ابن ياسر رضي الله عنهما بقباء، وابو محذورة رضي الله عنه بمكة، اى واذن بين يديه صلى الله عليه وسلم زياد بن الحارث الصدائى وقد يقال: مراد الأصل من تكرر اذانه، فلا يرد هذا، وكذا لايرد عبد العزيز بن الأصم فانه اذن ايضا بين يديه صلى الله عليه وسلم مرة واحدة.

(سيرة الحلبي ج ٣ ص ٣٢٦)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذنوں میں حضرت بلال، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں مؤذن تھے۔ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سعد القرظ رضی اللہ عنہ قباء میں مؤذن تھے۔ اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے مؤذن تھے اور حضرت زیاد بن الحارث صدائی رضی اللہ عنہ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آذان کہی ہے۔ ان مؤذنوں سے مراد اصل میں وہ مؤذن ہیں، جو آذان کیلیے مقرر تھے۔ اسلیے یہ اصل مؤذن نہیں۔ کیونکہ حضرت عبدالعزیز بن الاصم رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے ایک مرتبہ آذان کہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر الناصرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ ساتھیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ "

(سورة التحريم ۴)

" فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ "

(سورة الاعراف ۱۵۷)

" ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ "

(سورة آل عمران ۸۰)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"پس پیغمبر کا رفیق اللہ ہے۔ اور جبریل ہے اور نیک مسلمان ہیں۔ اور ران کے علاوہ) فرشتے آپ کے مددگار ہیں۔"

"اور جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور انکی حمایت کرتے ہیں اور انکی مدد کرتے ہیں۔ اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

"پھر تمہارے پاس کوئی راور) پیغمبر آئے جو مصدق ہو اسکا جو تمہارے پاس ہے۔ تو تم ضرور اس رسول پر ایمان بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کثیر النقباء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار زیادہ نقیبوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجوا منکم اثنی عشر نقیبا فاخرجھم فکان نقیب بنی النجار أسعد بن زرارۃ وکان نقیب بنی سلمۃ البراء بن معرور و عبد اللہ بن عمرو بن حرام وکان نقیب بنی ساعدۃ سعد بن عبادۃ والمنذر ابن عمرو وکان نقیب بنی زریق رافع بن مالک بن العجلان وکان نقیب بنی الحرث ابن الخزرج عبد اللہ بن رواحۃ وسعد بن الربیع و کان نقیب بنی عوف ابن الخزرج عبادۃ بن الصامت ونقیب بنی عبد الاشھل اسید بن حضیر وابو الھیثم بن التیھان وکان نقیب بنی عمرو بن عوف سعد بن خیثمۃ۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۶ ص ۴۵)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار۔ تم بارہ نقیب (سردار) چن کر نکالو تو انہوں نے بارہ سردار چنکر آپ کے پیش کئے۔ بنی نجار سے اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ (۲) بنی سلمہ سے براء بن معرور رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ (۳) بنی ساعدہ سے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ (۴) بنی زریق سے رافع بن مالک بن العجلان رضی اللہ عنہ (۵) بنی حارث بن خزرج میں سے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے۔ (۶) بنی عوف سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (۷) بنی اشہل سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ۔ ۸۔ بنی عمرو سے سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

يا حي — يا قيوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا و مولانا و حبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا كثير الوفود صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — زیادہ وفدوں والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة و فرغ من تبوك و اسلمت ثقيف و بايعت ضربت اليه وفود العرب من كل وجه قال ابن هشام رحمۃ اللہ علیہ حدثني ابو عبيدة رضی اللہ عنہ ان ذلك في سنة تسع و انها كانت تسمى سنة الوفود قال ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ وانما كانت العرب تربص باسلامها امر هذا الحي

امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ صاحب مغازی فرماتے ہیں۔ کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ اور تبوک کی جنگ سے فارغ ہوئے۔ اور قبیلہ ثقیف تمام مسلمان ہو گئے اور انہوں نے آپ سے بیعت کی تو عرب کے تمام لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے شروع ہوئے۔ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ صاحب سیرت بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ یہ نویں ہجری کا واقعہ ہے۔ اور یہ سال وفدوں کا سال کہلاتا ہے۔ امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تمام عرب اس

من قریش لان قریشا
کانوا امام الناس
وھادیتھم و اھل البیت
والحرم وصریح ولد
اسماعیل بن ابراھیم علیھما السلام
وقادۃ العرب لاینکرون
ذلك وکانت قریش
ھی التی نصبت الحرب
لرسول الله صلی الله علیہ وسلم
وخلافه فلما افتتحت
مکة و دانت له قریش
و دوخھا الإسلام عرفت
العرب انھم لاطاقة
لھم بحرب رسول الله
صلی الله علیہ وسلم ولا عداوته
فدخلوا فی دین الله۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵۔ ص ۴۰)

بات کے منتظر تھے۔ کہ قریش کا خاندان
کیا حالت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ قریش
ان کے سردار اور رہنما تھے۔ اور اہل
حرم بیت اللہ کے خادم تھے اور وُہ تمام
خاص حضرت اسماعیل بن ابراہیم
علیہما السلام کی اولاد تھے اور اُن کے
قائد بھی تھے۔ اس کا کوئی منکر نہ تھا
اور قریش نے ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ جنگ کھڑی کی تھی۔ اور
وہی آپؐ کے اصل مخالف تھے۔
جب مکّہ فتح ہو گیا اور قریش آپؐ کے
مطیع ہو گئے اور ارد گرد کے لوگ مسلمان
ہو گئے تو عرب سمجھ گئے کہ وُہ اب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ
کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور اب
دشمنی سے کوئی فائدہ نہیں تو وُہ دین
میں داخل ہو گئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا کثیر الیقظۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ جاگنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله:
"يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝"
(سورة المزّمّل ۱تا۴)

عن عبد الله رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فلم يزل قائما حتى هممت بامر سوء قلنا ما هممت قال هممت ان اقعد واذر النبي

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے کچھ بڑھا دو۔ اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز (تہجد) پڑھی تو آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برا ارادہ کیا (ابو وائلؒ کہتے ہیں) ہم لوگوں نے کہا کہ آپؓ نے کیا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا

صلی اللہ علیہ وسلم :

(صحیح البخاری ج ١ ص ١٥٢)

عن الھیثم ابن ابی سنان رضی اللہ عنہ انہ سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ وھو یقص فی قصصہ وھو یذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخالکم لا یقول الرفث یعنی بذلک عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ :

" وفینا رسول اللہ یتلو کتابہٗ
اذا انشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الھدٰی بعد العمٰی فقلوبنا
بہٖ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی جنبہٗ عن فراشہ
اِذا استثقلت بالمشرکین المضاجع "

(صحیح البخاری ج ١ - ص ١٥٥)

یہ ارادہ کیا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (کھڑا) چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حضرت ہیثم بن ابی سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا وُہ اپنے وعظ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ لغو بات نہیں کہتا۔ (دیکھو وہ ان اشعار میں کیسے سچّے مضامین بیان کر رہا ہے)

اُور ہم میں اللہ کے رسُول ہیں۔ جو صبح کو اس کی کتاب پڑھتے ہیں۔ انہوں نے بعد گمراہی کے ہمیں ہدایت پر لگایا۔ لہٰذا ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ جو کچھ وُہ کہتے ہیں واقع ہوگا۔ وُہ رات اس طرح گزارتے ہیں۔ کہ اُن کا پہلو اُن کے بستر سے جُدا رہتا ہے۔ جب کہ مُشرکوں کے ساتھ اُن کے بستر بھاری ہوتے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکحیل صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار سُرمیلی آنکھوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما لما توفی
عبد المطلب قبض
ابو طالب ، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فکان
یکون معہ و کان
ابو طالب لا مال لہ
وکان یحبہ حبًا شدید
لا یحبہ ولدہ و کان
لا ینام الا إلی
جنبہ ویخرج فیخرج
معہ وصب بہ ابو طالب
صبابۃ لم یصب مثلھا
بشیء قط وکان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ جب حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب وفات
پاگئے۔ تو آپؐ کے چچا ابوطالب نے
آپؐ کو لے لیا۔ آپؐ ان کے ساتھ
رہتے تھے۔ اور ابوطالب ایک
غریب آدمی تھے۔ لیکن وُہ آپؐ
کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے۔
اتنا کہ اپنے بچّوں کے ساتھ نہ کرتے۔
آپؐ کو اپنے ساتھ سلاتے۔ جب وُہ
باہر نکلتے تو آپؐ کو لے کر نکلتے۔ اور
ابوطالب پر آپؐ کی محبّت اتنی
غالب آئی جس کی مثال ملنی مشکل
ہے۔ اور وُہ آپؐ کو خاص کھانا

يخصه بالطعام و كان اذا اكل عيال ابي طالب جميعا او فرادى لم يشبعوا و اذا اكل معهم رسول الله صلى الله عليه وسلم شبعوا فكان اذا اراد ان يغذيهم قال كما انتم حتى يحضر ابني فيأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيأكل معهم فكانوا يفضلون من طعامهم وان لم يكن معهم لم يشبعوا فيقول ابوطالب انك لمبارك وكان الصبيان يصبحون رمصا شعثا ويصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم دهينا كحيلا

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ١ ص ١١٩)

کھلاتے۔ اور جب ابوطالب کے بچے اکٹھے کھاتے یا الگ الگ تو وہ سیر نہ ہوتے۔ اور جب ان کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کھاتے تو سیر ہو جاتے۔ ابوطالب جب ان کو کھانا کھلانے کا ارادہ کرتے تو انہیں کہتے کہ ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میرا بیٹا آ جائے پھر حضور اقدس ﷺ تشریف لاتے۔ اور ان کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ تو کھانا بچ رہتا اور جب آپ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تو وہ سیر نہ ہوتے۔ ابوطالب کہتے کہ آپ تو بابرکت ہیں۔ اور (ان کے) بچے جب صبح سو کر اٹھتے تو ان کی آنکھوں میں میل وغیرہ ہوتی اور بال پراگندہ ہوتے۔ اور جب حضور اقدس ﷺ صبح سو کر اٹھتے۔ تو آپ کے بال تیل والے ہوتے اور آپ کی آنکھیں سرمیلی ہوتیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یا حی یا قیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکرامۃ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے بزرگ — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رجلاً جآء الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة
وھو یخطب بالمدینة
فقال قحط المطر
فاستسق ربك فنظر
الی السمآء وما نری
من سحاب فاستسقی
فنشأ السحاب بعضه
الی بعضٍ ثم مطروا
حتی سالت مثاعب
المدینة فما زالت
الی الجمعة المقبلة
ما تقلع ثم قام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں جمعہ کے روز جس وقت
آپ مدینہ میں خطبہ پڑھ رہے تھے ایک
شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مینہ رک گیا۔ آپ اپنے
پروردگار سے پانی مانگئے۔ آپ نے
آسمان کی طرف دیکھا اور دعا مانگی (راوی
کہتے ہیں ہم کو اس وقت ذرا سا)
ابر (بھی) دکھائی نہ دیتا تھا۔ (آپ کے
دعا فرماتے ہی) بادل تہ بہ تہ اٹھنے شروع
ہوگئے اور اسقدر پانی برسا کہ مدینہ کی تمام
نالیاں بہنے لگیں۔ اور دوسرے جمعہ تک
(یہ مینہ) نہ تھما۔ تب وہی شخص یا کوئی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

ذلك الرجل او غيره
و النبی ﷺ يخطب
فقال غرقنا فادع
ربك يحبسها عنا فضحك
ثم قال اللهم
حوالينا ولا علينا
مرتين او ثلاثا فجعل
السحاب يتصدع عن
المدينة يمينا وشمالا
يمطر ما حوالينا ولا
يمطر منها شئ يريهم
الله كرامة نبيه ﷺ
و اجابة دعوته۔

(صحيح البخاری ج ٢ ص ٩٠٠)

والكريم من كرم
نفسه عن التدنيس
بشئ من مخالفة ربه ۔

(مجمع البحار الانوار ج ٤ ص ٢٠٨)

والكريم الجامع الانواع
الخير و الشرف والفضائل۔

(مجمع البحار لانوار ج ٣ ص ٢٠٨)

دُوسرا آدمی کھڑا ہوًا اور (اسوقت بھی)
حضُور اقدس ﷺ خطبہ پڑھ رہے
تھے۔ آپؐ سے عرض کیا کہ ہم ڈُوبنے
لگے۔ اللہ سے دُعا کیجئے۔ کہ اب ہم
سے مینہ کو روک دے۔ آپؐ ہنسے
اور آپؐ نے دُعا کی کہ اے اللہ ہمارے
گرد اگرد (برسا) ہم پر نہ (برسا) دو مرتبہ
یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ دُعا کی۔ (راویؓ
کا بیان ہے کہ) ابر مدینہ سے پھٹ کر
دائیں بائیں برسنے لگا۔ اور پھر مدینہ
میں ایک قطرہ نہ ٹپکا اللہ تعالےٰ نے
ان لوگوں کو اپنے نبی کریم ﷺ کی
کرامت اور ان کی قبولیت دُعا
دکھلا دی۔

اور کریم وہ ہے جو اپنے نفس
کو اپنے رب کی مخالفت کی گندگی
سے بچالے۔

اور کریم وُہ ہے جس میں خیر و
بزرگی و فضائل کے تمام اقسام
جمع ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کریم ﷺ

ہمارے سردار **بزرگ** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

و اما عکرمۃ فرکب البحر فاصابتھم عاصف فقال اھل السفینۃ اخلصوا فان الھتکم لا تغنی عنکم شیئا ھاھنا فقال عکرمۃ واللہ لئن لم ینج فی البحر الا الاخلاص فانہ لا ینجی فی البر غیرہ اللھم ان لک علی عھدا ان انت عافیتنی مما انا فیہ ان اتی محمدا ﷺ حتی اضع یدی فی یدہ فلاجدنہ عفوا کریما۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۴ ۔ ص ۲۹۸)

لیکن عکرمہ سمندر کے راستہ کشتی پر سوار ہوئے ان کو طوفان نے گھیرلیا۔ کشتی والوں نے کہا اللہ سے مخلص ہوکر دُعا کرو۔ کیونکہ اس جگہ تمہارے معبودانِ باطلہ کچھ نہیں کرسکتے۔ عکرمہ نے کہا خدا کی قسم اگر سمندر میں سوائے اخلاص کے نجات نہیں ملتی پھر خشکی میں بھی اخلاص کے سوا گذارا نہیں۔ اے اللہ میں اقرار کرتا ہوں۔ اگر تُو نے اس مصیبت سے بچالیا جس میں میں گرفتار ہوں۔ تو میں پھر سیدھا حضرت محمد ﷺ کے ہاں حاضر ہوں گا۔ اور اپنے ہاتھ کو انکے ہاتھ میں دیدوں گا اور میں ان کو ضرور مُعافی دینے والا اکریم پاؤں گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **بزرگ ہستی** — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إنه لقول رسول كريم انه **محمد** صلى الله عليه وسلم۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ - ص ١٤١)

من حيث انه رسول يعني ليس بمتقول محمّد صلى الله عليه وسلم بل هو قول مرسل وهو الله سبحانه والمراد بالرسول جبرئيل او **محمد** صلى الله عليه وسلم۔

(المظهری ج ١٠ - ص ٢٠٨)

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حييًا كريمًا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ - ص ٣١٤)

بیشک وہ رسول بزرگ کی بات ہے۔ اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بحیثیت رسول کے آپ رسول بزرگ ہیں۔ یہ کوئی اختراع نہیں ہے۔ بلکہ وہ بحیثیت مرسل یعنی اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، اور مراد رسول سے اس جگہ جبریل ہیں یا حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت حیا والے بزرگ ہستی تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کریم الخیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بزرگ گھرانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ "

(سورۃ الاحزاب ٣٣)

قالت صفیۃ بنت عبد المطلب :

" کریم الخیم اروع مضرحي
طویل الباع منتجب نجیب "

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ص ٣٢٩)

قالت ھند بنت الحارث بن عبد المطلب ترثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

" الیس اوسطکم بیتًا واکرمکم
خالا وعمًا کریمًا لیس مؤتشبًا "

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ص ٣٣)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک صاف رکھے "۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

" بزرگ گھرانے والے قبیلہ مضر کے بارعب
اونچی شان والے پسندیدہ منتخب "۔

حضرت ہند بنت حارث بن عبد المطلب رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہ یہ مرثیہ پڑھا

کیا آپ تم میں سے اونچے گھرانے والے نہیں تھے ؟ اور ننہیال اور ددیال کی طرف سے مکرم عیب سے پاک تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکفیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ضامن درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

لان الله تكفل له بالنصر والظفر.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

کیونکہ آپ کی امداد اور کامیابی کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو فی قبة یوم بدر اللهم انی انشدك عهدك و وعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بیده فقال حسبك یا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں بدر کے دن یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرا عہد اور وعدہ پورا کرنیکی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا۔ اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس یہی

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

الحث على ربك وهو يثب فى الدرع فخرج وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الدبر.

(صحيح البخاری مع شرح فتح الباری ج ۸ - ص ۶۱۹)

عن عبد الله بن حوالة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال سيكون جند بالشام وجند باليمن فقال رجل فخر لى يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) اذا كان ذلك فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عليك بالشام عليك بالشام عليك بالشام ثلاثا عليك بالشام فمن ابى فليلحق بيمنه و ليسق من غدره فان الله تبارك و تعالى قد تكفل لى بالشام و اهله.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ - ص ۳۳)

کافی ہے۔ آپؐ نے اپنے رب کے سامنے زیادہ زاری کر دی۔ اور آپؐ اپنی زرہ سے کود کر نکل رہے تھے۔ اور آپؐ کی زبان مُبارک پر یہ آیت جاری تھی۔ عنقریب لشکر بھاگ جائیں گے۔ اور پیٹھ پھیر کر دوڑ جائیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک لشکر شام میں ہوگا۔ اور ایک لشکر یمن میں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ حضُورؐ آپ میرے لیے پسند فرمائیں۔ کہ جب یہ واقعہ ہو تو میں کس لشکر میں ہوں۔ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو شام کو لازم کر۔ تو شام کو لازم کر۔ تو شام کو لازم کر۔ تین دفعہ یہی فرمایا کہ تو شام کو لازم پکڑ جو اُسے پسند نہ کرے تو پھر یمن چلا جائے۔ اور اپنے پچھلوں کو بھی وہاں ہی لے جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہلِ شام کی حفاظت کا خُود ذمّہ لیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الکلیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار **اُونچی کلام کرنے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن أبي امامة رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو يومئذ على الجدعاء واضع رجليه في الغرز يتطاول ليسمع الناس فقال باعلا صوته الا تسمعون؟ فقال رجل من طوائف الناس يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماذا تعهد الينا فقال اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم واطيعوا اذا امرتم تدخلوا جنة

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اپنی جدعاء نامی اُونٹنی پر سوار تھے۔ آپ نے دونوں پاؤں مبارک رکابوں میں ڈال رکھے تھے اُونچے ہو کر فرمایا تاکہ لوگ سُن لیں۔ آپ نے باآواز بلند فرمایا کیا تم بات کو سُن رہے ہو؟ گروہ میں سے ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول آپ ارشاد فرمائیں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ اور پانچ نمازیں پڑھو۔ اور ایک ماہ کے روزے رکھو۔ اور اپنے وقت کے حاکم کی بات مانو تو پھر اپنے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العلمین ط

ربکم۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۱۹۸)

عن عبد الرحمٰن بن معاذ التیمی رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ ونحن بمنیٰ ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع مایقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمهم مناسکهم حتی بلغ الجمار فوضع السباحتین ثم قال حصی الخذف۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۱۹۸)

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان اذا تکلم بکلمة اعاده ثلاثا حتی تفهم عنه واذا اتی علی قوم فسلم علیهم سلم علیهم ثلاثا۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۰)

رب کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ نے منیٰ کے میدان میں خطبہ ارشاد فرمایا ہمارے کان کُھل گئے۔حتیٰ کہ آپ ؐ جو ارشاد فرما رہے تھے۔ہم سُن رہے تھے۔ اور ہم اپنے اپنے ڈیروں میں تھے۔آپ ؐ نے حج کے مناسک سکھانے شروع فرمائے یہاں تک جمروں کے بیان تک پہنچے۔دونوں انگلیوں کے درمیان کنکر رکھ کر فرمایا اس طرح کنکری مارنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب کوئی کلام کرتے تو تین مرتبہ اس کی تکرار کرتے۔ تاکہ (اس کا مطلب اچھی طرح) سمجھ لیا جائے اور جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کے ساتھ ہمکلام ہونیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أنس بن مالك رضي الله عنه في قصة المعراج قال صلى الله عليه وسلم ثم صعد بي فوق سبع سمٰوت و أتيت سدرة المنتهى فغشيتني ضبابة فخررت ساجدًا فقيل لي اني يوم خلقت السمٰوت والارض فرضت عليك و على امتك خمسين صلاة

(الحديث، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے ساتوں آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہی کے پاس آیا تو اس کی روشنی نے مجھے ڈھانپ لیا۔ میں وہاں سجدے میں گر گیا۔ مجھے کہا گیا کہ میں نے جس دن سے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے اسی دن سے تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
ابدًا بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کندیدۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **کامل** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

هو اسمه صلی اللہ علیہ وسلم
فی الزبور (سبل الھدیٰ ج ۱ ص ٦٢٠)
قال ابن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ
هو اسمه فی الزبور۔
(شرح المواهب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٤٢)
سمع کعب رضی اللہ عنہ رجلا
یقول: رأیت فی المنام
کان الناس جمعوا
للحساب فدعی الانبیاء
فجاء مع کل نبی
امته و رایت لکل
نبی نورین و لکل
من اتبعه نورًا
یمشی بین یدیه

یہ اسم گرامی آپؐ کا زبور میں
مذکور ہے۔
حضرت امام ابن دحیہ نے فرمایا
ہے۔ کہ یہ اسم گرامی آپؐ کا زبور
میں موجود ہے۔
حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ
نے ایک آدمی سے سُنا کہ وُہ کہہ رہا
تھا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے
کہ تمام لوگ حساب کے لیے اکٹھے ہو گئے
ہیں۔ پھر پیغمبروں کو آواز دی گئی۔ تو
اس پر ہر پیغمبر اپنی اپنی اُمّت کو لیکر
آیا اور مَیں نے ہر نبی کے دو نور دیکھے
اور انکے پیروکاروں کیلیے ایک نور دیکھا
جو اُنکے آگے آگے چل رہا تھا۔ پھر

فدعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا لکل شعرة فی
رأسه و وجهه نور ولکل
من اتبعه نوران یمشی
بهما فقال کعب رض
من حدثك بهذا؟ قال
رؤیا رأیتها فی
منامی قال أنت
رأیت هذا فی منامك؟
قال نعم قال والذی
نفسی بیده انها لصفة
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) و امته و
صفة الانبیاء و امهم
لکأنما قرأتها من
کتاب اللہ۔

(هدایة الحیاری ص ۱۲۸)

قال السخاوی فی القول
البدیع فی اسمائه
کندیدة۔

(القول البدیع ص ۵٦)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلایا گیا۔ آپؐ کے
سرِ مُبارک کے ہر بال میں اور چہرے میں
نُور تھا۔ اور آپؐ کے ہر پیروکار کیلیے
دو نور تھے۔ جن کو لے کر وہ چل رہے
تھے۔ کعبؓ نے اس کو کہا تجھ سے
یہ خواب کس نے بیان کیا ہے۔
اس نے کہا یہ مَیں نے خود خواب
میں دیکھا ہے۔ کعبؓ بولے تُو نے
یہ خواب میں دیکھا ہے۔ اس نے
کہا ہاں حضرت کعب رضی اللہ عنہ
بولے قسم ہے مجھے اس ذات کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔
حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی
امّت کی اور تمام پیغمبروں اور ان
کی اُمّتوں کی یہ صفت مَیں نے اللہ
کی کتاب میں پڑھی ہے۔
علاّمہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنی کتاب القول البدیع میں
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مطہرہ
کندیدہ کا ذکر فرمایا ہے۔

سیدنا الکنز صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **عمدہ خزانہ** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فی الاصل المال او الشئ النفیس سمی بہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفاستہٖ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

او لانہ حصل لنا بہ السعادۃ الدنیویۃ والاخرویۃ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۲۰)

عن ابی ھمام الشعبانی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنی رجل من خثعم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فوقف ذات لیلۃ و اجتمع

اصل میں یہ مال کے معنوں یا کسی نفیس چیز پر بولا جاتا ہے یہ اسم گرامی آپ کا اس لیے رکھا گیا کہ آپ بڑے نفیس تھے یا آپ نفاست پسند تھے۔

یا اس لیے کہ آپ کی وجہ سے ہمیں دُنیاوی اور اُخروی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہمام شعبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے ایک آدمی نے حدیث بیان کی جو قبیلہ خثعم سے تھا۔ کہ ہم غزوہ تبوک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ایک رات

عليه اصحابہ فقال
ان الله اعطانی
الليلة الكنزين كنز
فارس والروم.
(الحديث)
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۷۲)

عن ثوبان رضی اللہ عنہ مولی
رسول الله ﷺ ان
رسول الله ﷺ قال زويت
لی الارض حتی رأيت مشارقها
ومغاربها واعطيت الكنزين
الاصفر او الاحمر والابيض يعنی
الذهب والفضة. (الحديث) سنن ابن ماجہ ۲۸۳

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
انی اوتيتهما من كنز من
بيت تحت العرش ولم
يؤتهما نبی قبلی يعنی
الآيتين من آخر سورة
البقرة۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۵۱)

کھڑے ہوئے اور آپ ؐ کے پاس
آپ ؐ کے صحابہ کرام ؓ اکٹھے ہو گئے
تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ
نے آج رات دو خزانے عطا کئے
ہیں۔ ایک ایران کا خزانہ دوسرا
روم کا خزانہ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ آزاد کردہ
غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے
فرمایا میرے لیے زمین کو سکیڑ دیا گیا حتیٰ کہ
میں نے اسکے مشرق اور مغرب دونوں کو دیکھا
اور مجھے دو خزانے زرد یا سرخ اور
سفید دیے گئے۔ یعنی سونا اور چاندی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا میں دو خزانے
عرش کے نیچے ایک گھر سے عطا
کیا گیا ہوں۔ جو کسی دوسرے پیغمبر
کو مجھ سے پہلے نہیں ملے۔ یعنی
سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الكنف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (اُمّت کے لیے) سہارا درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

یرثی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

"عزیز علیه ان یجوروا عن الهدی
حریص علی ان یستقیموا و یهتدوا
عطوف علیهم لا یثنی جناحه
الی کنف یحنو علیهم و یمهد
فبینا هم فی ذلك النور اذ غدا
الی نورهم سهم من الموت مقصد
فاصبح محمودًا الی الله راجعًا
یبکیه حق المرسلات و یحمد"

(الروض الأنف ج۔ ص ۲۶۵)

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں مرثیہ پڑھا۔

آپ پر یہ بات شاق گذرتی ہے جب وہ ہدایت سے روگردانی کرتے ہیں۔ آپ ان پر حریص ہیں کہ وہ سیدھے رہیں اور ہدایت پر آجائیں۔ آپ ان پر سایہ فگن رہتے ہیں اپنی رحمت کے پَر ان سے ہٹاتے نہیں ہیں۔ آپکی پناہ گاہ ہیں جو ان پر ہر وقت مہربان رہتے ہیں۔ آپ اسی روشنی میں تھے کہ اچانک آپ کی روشنی پر کاری موت کا تیر نمودار ہوا۔ آپ اللہ کی طرف حمیدہ اوصاف روانہ ہوئے۔ آپ پر سچے امتی روتے ہیں۔ اور آپ کی تعریفیں کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

الکوکب

سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرکار چمکتے ہوئے ستارے

درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
قال انی واللہ لغلام یفع ابن
سبع سنین او ثمان سنین اُعقل
کلما سمعت اذ سمعت یھود یا
یصرخ علی اطم یثرب یا معشر
یھود طلع اللیلۃ نجم احمد
الذی بہ ولد ۔

(رواہ ابن عساکر۔ منتخب کنز العمال الی ھامش
مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۳۸)

فقال الزبیر بن باطا :
قد طلع الکوکب الاحمر الذی
لم یطلع الا بخروج نبی وظھورہٖ،
ولم یبق احد الا احمد صلی اللہ علیہ وسلم
(ھدایۃ الحیاریٰ ص ۹۰)

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم
میں ابھی سات یا آٹھ سال کا بچہ تھا
جو سُنتا تھا اس کو سمجھتا تھا۔ اچانک
میں نے ایک یہودی کو چیختے ہوئے سُنا۔
وُہ مدینہ منورہ کے ٹیلے پر چیخ رہا تھا۔
کہ اے یہودیو! احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارا
طلوع ہو گیا جو اس بات کی علامت ہے
کہ وُہ پیدا ہو گئے ہیں۔
زبیر بن باطا جو یہودی عالم تھا نے کہا کہ
سُرخ ستارا طلوع ہو گیا جو صرف کسی نبی کے
خروج اور ظہور پر ہی طلوع ہوتا ہے۔ اور
نبیوں میں سے صرف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی
باقی رہ گئے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا کٓھٰیٰعٓصٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کٓھٰیٰعٓصٓ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ ابن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ فی اسمائہ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۴۱)

فاما القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس وخمسین ومأتین انہ لا یتمکن القطب ان یقوم فی القطابۃ الا بعد ان یحصل معانی الحروف التی فی اوائل السور المقطعۃ.

(الیواقیت والجواھر للشیخ عبدالوھاب الشعرانی ص ۳۲۶)

امام ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو آپ ؐ کے اسماء میں شمار کیا ہے۔

لیکن قطب جس کو شیخ اکبر ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحاتِ مکیّہ کے باب ۲۵۵ میں بیان کیا ہے۔ کہ قطبیت کا مقام آسانی سے حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ انہیں مقطعات حروف جو سورتوں کے شروع میں ہیں۔ کے معانی حاصل نہ ہو جائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا اللاحق باللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ تعالیٰ سے ملنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عابس رضی اللہ عنہ قال
دخلت على عائشة رضی اللہ عنہا فقلت
لها اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى
عن لحوم الاضاحى بعد ثلاث
فقالت نعم اصاب الناس شدة
فاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يطعم
الغنى الفقير ثم لقد رأيت آل
محمد صلى الله عليه وسلم يأكلون الكراع بعد
خمس عشرة فقلت لها مم
ذاك قال فضحكت و
قالت ما شبع آل محمد (صلى الله عليه وسلم)
من خبز ما دوم ثلاثة ايام
حتى لحق بالله عز وجل -
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ - ص ١٠٢)

حضرت عابس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ مَیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے ہاں گیا اور ان سے عرض کیا کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے گوشت کو تین دن کے
بعد کھانے کو منع فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ
ہاں۔ لوگوں کو سخت بھوک پہنچی تو اس پر
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مالدار
لوگ محتاجوں کو کھلائیں، پھر اسکے بعد مَیں نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو دیکھا کہ قربانی
کے جانور کی پوری ٹانگ پندرہ پندرہ دن تک کھاتے
رہتے تھے، مَیں نے عرض کیا کہ یہ کیوں، تو حضرت
عائشہ رضی ہنس پڑیں اور فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر والوں نے کبھی متواتر تین دن سالن کیساتھ
روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللازم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کی بندگی کو لازم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا وعلیہ ینزل القران وھو یعرف تاویلہ ما عمل بہ من شیٔ عملنا بہ فاھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک واھل الناس بھذا الذی یھلون بہ فلم یزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم شیئا منہ ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ۔ (الحدیث)

(سنن ابن ماجۃ ـ ص ٢٢١)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔ اور آپ پر قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ اور آپ اس کے معانی سمجھتے تھے۔ جو عمل آپ کرتے تھے اسکی پیروی میں ہم بھی وہی عمل کرتے تھے۔ آپ نے توحید کیساتھ لبیک کو شروع کیا اے اللہ غلام حاضر ہے۔ اے اللہ غلام حاضر ہے۔ حاضر ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، غلام حاضر ہے۔ تمام تعریفیں اور تمام انعام تیرے ہی ہیں۔ اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور لوگ بھی یہی لبیک پکارتے تھے۔ آپ نے ان الفاظ سے زائد کچھ نہیں کہا۔ اور آپ نے لبیک کو لازم رکھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللّٰہ لاطخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بتوں کو مٹانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من الانصار ان یسوی کل قبر و ان یلطخ کل صنم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اکرہ ان ادخل بیوت قومی قال فارسلنی فلما جئت قال یا علی لا تکونن فتانا ولا مختالا ولا تاجرا الا تاجر خیر فان اولئک مسبوقون فی العمل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۹)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جو انصار میں سے تھا تمام قبروں کو برابر کرنے کیلیے بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ ہر بُت پر گندگی مل دے۔ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے کراہت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی قوم کے گھروں میں جاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے مجھے بھیجا جب میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ تو فتنہ انگیز اور متکبر نہ بننا اور نہ ہی تاجر بننا اگر بھلا تاجر بننا۔ کیونکہ ایسے تاجروں کو پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یا حی یا قیوم
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللاعق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (انگلیوں کو) چاٹنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب بن مالك رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يأكل بثلث اصابع ولا يمسح يده حتى يلعقها.

(سنن الدارمی ج ٢ - ص ٢٣)

عن اسماء بنت ابی بكر رضی اللہ عنہا انها كانت اذا اتيت بثريد امرت به فغطى حتى يذهب فوره ودخانه وتقول انى سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول هو اعظم للبركة.

(سنن الدارمی ج ٢ ص ٢٧)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھوں کو پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اس کے پاس شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی لائی جاتی تو وہ حکم کرتیں کہ اس کھانے کو ڈھانپ دیا جائے۔ تاکہ اس کا جوش اور دھواں چلا جائے۔ اور وہ فرماتی تھیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے ایسا کرنے سے بہت برکت ہوتی ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللاعن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (بدکاروں پر) لعنت کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ
قال لعن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الربا
واکلہ وکاتبہ وشاھدیہ
والمحلل والمحلل لہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۸۸)

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
النائحۃ والمستمعۃ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۵)

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
قال إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعن من حلق او خرق او سلق۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۴۰۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سُود لینے والے پر اور کھانے والے پر اور لکھنے والے پر اور اسکے دونوں گواہوں پر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا اس پر بھی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ نوحہ کرنے والی اور نوحہ سُننے والی پر۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس پر جو میت پر سر منڈاتا ہے یا کپڑے پھاڑتا ہے یا نوحہ کرتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

زنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ — عدد خلقک ورضیٰ نفسک

سیدنا اللّاقی ﷺ

ہمارے سردار اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنیوالے

درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا قال سعر یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال انّما یرفع اللہ و یخفض انی لارجو ان القی اللہ عزوجلّ ولیس لاحد عندی مظلمۃ قال اٰخر سعر فقال ادعوا اللہ عزّ وجل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے واسطے چیزوں کے نرخ مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا نرخ تو اللہ تعالیٰ ہی اونچا کرتا ہے۔ اور وہی نیچا کرتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میرے ذمہ کسی آدمی پر ظلم نہ ہوا ہو راوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دُوسرے آدمی نے عرض کیا کہ آپ نرخ مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا اللہ عزّوجل سے دُعا کرو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللائم ﷺ

ہمارے سردار (گناہوں پر لوگوں کو) ملامت کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ قال
فقلت یا رسول اللہ ﷺ ما
رأیت کالیوم قط عدا حمزۃ
علی ناقتی فاجب اسنمتھما
و بقر خواصرھما و ھا ھو ذا فی
بیت معہ شرب فدعا النبی
ﷺ بردآئہ فارتدی ثم
انطلق یمشی و اتبعتہ انا
و زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہما حتی
جاء البیت الذی فیہ حمزۃ
فاستاذن فاذنوا لھم
فاذا ھم شرب فطفق رسول اللہ
ﷺ یلوم حمزۃ فیما
فعل۔ (الحدیث) (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۳۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
ﷺ کہ میں نے آج کے دن جیسا
دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں
اونٹنیوں پر بہت ظلم کیا۔ انکے کوہان
کاٹ ڈالے انکے کولہے کاٹ لیے۔ اور
وہ اسی گھر میں ہیں انکے ہمراہ کچھ شرابی لوگ ہیں۔
آپؐ نے اپنی چادر منگوائی اسکو اوڑھا اور پیدل چل
پڑے میں اور حضرت زید بن حارثؓ دونوں آپؐ کے
پیچھے پیچھے چل پڑے۔ حتیٰ کہ اس گھر میں تشریف لائے
جسمیں حمزہ تھا۔ آپؐ نے اجازت طلب کی۔ انہوں نے
اجازت دیدی۔ آپؐ نے دیکھا کہ کچھ لوگ شراب
پی رہے ہیں پس حضور اقدس ﷺ
حمزہ کو انکی حرکت پر ملامت کرنے لگے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللبنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار آخری اینٹ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان مثلی و مثل الانبیاء
من قبلی کمثل رجل
بنی بیتاً فاحسنہ واجملہ
الا موضع لبنۃ من زاویۃ
فجعل الناس یطوفون
بہ ویتعجبون لہ و
یقولون ھلا وضعت
ھذہ اللبنۃ قال فانا
اللبنۃ و انا خاتم النبیین۔
(صحیح البخاری ج ١ ۔ص ٥٠١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے
نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک
آدمی مکان بنائے اور اس کو بہت
عمدہ خوبصورت تیار کرے۔ مگر ایک
اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ پھر لوگ آ کر
اس گھر میں گھوم کر تعجب کریں۔ اور
کہیں کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں
چھوڑ دی گئی۔ آپ نے فرمایا میں
وہ آخری اینٹ ہوں۔ اور میں
نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ابدا بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللَّبِیْبُ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار عظیم عقلمند درود و سلام بھیجئے اللہ آپ پے

صفۃ مشبھۃ من لبب ای فطن وھو العاقل الفطن والذکی الفھم۔

(سبل الھدی ج ١ ص ٦٢٠)

قال وھب بن منبۃ رحمۃ اللہ علیہ قرأت فی احد وسبعین کتابًا فوجدت فی جمیعھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجح الناس عقلًا وافضلھم رأیًا۔

(الشفا للقاضی عیاض۔ ج ١ ص ٤٢)

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اعقل الناس واذکاھم۔

(نسیم الریاض ج ١ ص ٣٦٨)

اللبیب لبب سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کے معنی عقل اور دانائی کے ہیں۔ اور وہ عقلمند سمجھ دار اور ذہین فہم رکھنے والا ہوتا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اکہتر کتابوں میں پڑھا۔ ان تمام میں یہ پایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند ہیں۔ اور ان تمام میں رائے کے لحاظ سے افضل ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند اور ذہین تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللسان صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار زبانِ خلق درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اللسان فی الاصل المِقْوَلُ ویطلق علی الرسالۃ وعلی المتکلم عن القوم وھو المراد ھنا۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ۶۲۰)

سمی بہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لشدۃ بلاغتہ وفصاحتہ کان مجموعۃ لسان۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۲۰)

وحکی بعضھم ان المراد باللسان فی قولہ السیّد ابراھیم علیہ السلام و اجعل لی لسان صدق فی الاخرین (الشعراء ۸۴)

اللسان اصل میں بولنے کے آلہ کو کہتے ہیں۔ اور اس کا اطلاق پیغمبری پر ہوتا ہے۔ اور جو قوم کی طرف سے نمائندہ ہو اس کو بھی زبان کہتے ہیں۔ اور اس جگہ یہی مراد ہے۔

اور یہ اسمِ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا کیونکہ آپ بوجہ کمال بلاغت وفصاحت کے مجموعہ تھے۔

اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے مراد جو انہوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور کی تھی۔ کہ میرے لیے قیامت تک آنے والوں میں سچائی کی زبان

هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم و المعنى ان ابراهيم عليه السلام سأل الله تعالى ان يجعل من ذريته من يقوم بالحق و يدل عليه فاجيبت دعوته بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(سبل الهدیٰ ج ا ص ۶۲)

و قوله (واجعل لى لسان صدق فى الاخرين) اى و اجعل لى ذكرا جميل بعدى اذكر به و يقتدى بى فى الخير كما قال تعالىٰ (و تركنا عليه فى الأخرين ○ سلامٌ على ابراهيم كذلك نجزى المحسنين ○) قال مجاهد و قتادة رضی اللہ عنہما (واجعل لى لسان صدق فى الاخرين) يعنى الثناء الحسن ۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ۔ ص ۲۳۸)

عطا فرما۔ سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اس کا معنی یہ ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری نسل میں ایسی ہستی پیدا کر جو حق کیساتھ قائم ہو۔ اور سچائی بیان کرے۔ ان کی یہ دُعا حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قبول ہُوئی۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (اور میرے لیے قیامت تک آنے والوں میں سچائی کی زبان عطا فرما) یعنی میرے مرنے کے بعد میرا نام اچھی طرح لیا جائے۔ اور نیکی کے کاموں میں میری اقتدا۔ کی جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ صافات میں فرمایا ہے۔ (اور ہم نے ان کے لیے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ حضرت ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں) حضرت مجاہد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لسان صدق سے مراد اچھی تعریف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللّٰسِن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

همارے سردار **بلند پایہ خطیب** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
ان ضمادًا قدم مكة و
كان مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ
وكان يرقى من
هذا الريح فسمع سفهاء
من اهل مكة يقولون
ان محمدًا (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون
فقال لو انى رأيت
هذا الرجل لعل الله
يشفيه على يدى قال
فلقيه فقال يا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
انى ارقى من
هذه الريح و ان الله
يشفى على يدى من

حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد
مکہ میں آیا اور وُہ قبیلہ ازد شنوءہ میں سے
تھا اور جنون و آسیب وغیرہ کو جھاڑتا
تھا اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں۔ تو اُس نے
کہا ذرا میں انہیں دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ
انہیں میرے ہاتھ سے شفا دے دے۔
غرضیکہ وُہ آپ سے ملا۔ اور بولا کہ اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنون وغیرہ کو جھاڑتا
ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔
میرے ہاتھ سے شفا عطا کر دیتا ہے۔
تو آپ کی کیا مرضی ہے؟ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسب تعریفیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین

شاء فهل لك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الحمد لله نحمده
ونستعينه من يهده الله
فلا مضل له ومن
يضلل فلا هادى له
واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له
وان محمدًا عبده
ورسوله اما بعد قال
فقال اعد على
كلماتك هؤلاء فاعادهن
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاث مرات قال
فقال لقد سمعت
قول الكهنة وقول
السحرة وقول الشعرآء
فما سمعت مثل كلماتك
هؤلاء ولقد بلغن ناعوس
البحر قال فقال هات
يدك ابايعك على
الاسلام قال فبايعه

اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد کرتے
ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں جس
شخص کو اللہ ہدایت دے۔ اس کو
کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کو اللہ
گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں
دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اما بعد
ضماد بولے کہ ان کلمات کا اعادہ فرمایئے
چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ
ضماد کے سامنے ان کلمات کا اعادہ
کیا۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا
کلام سنا جادوگروں کی باتیں سنیں۔
شاعروں کے اشعار سنے مگر اس کلام
جیسا میں نے کسی کا کلام نہیں سنا یہ
کلام تو دریائے بلاغت تک پہنچ گیا
ہے آپ اپنا دست مبارک بڑھایئے
کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں۔
غرضیکہ انہوں نے بیعت کی اور حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى قومك قال وعلى قومي قال فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فمروا بقومه فقال صاحب السرية للجيش هل اصبتم من هولاء شيئا فقال رجل من القوم اصبت منهم مطهرة فقال ردوها فان هولاء قوم ضماد ۔

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۸۵)

ما روى انه قال لفاطمة رضی اللہ عنہا انك اول اهل بيتي لحاقا بي ونعم السلف انا لك فكانت اوّل من مات بعده من اهل بيته صلى الله عليه وسلم ۔

(اعلام النبوة ص ۱۱۶)

سے اور تمہاری قوم کی طرف سے بیعت لیتا ہوں ۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں مَیں اپنی قوم کی طرف سے بھی کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا ۔ وُہ ان کی قوم پر سے گزرا تو اس لشکر کے سردار نے لشکر سے کہا تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لُوٹا ۔ تب ایک شخص نے کہا ہاں مَیں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے ۔ انہوں نے فرمایا جاؤ اسے واپس کر دو ۔ یہ ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم کا ہے ۔ (وُہ ضماد رضی اللہ عنہ کی بیعت کی وجہ سے امن میں آچکے ہیں ۔)

جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے اہلبیت میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی ۔ اور مَیں آگے جانے والا بہتر ہوں ۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے فوت ہوئیں ۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا اللطیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **بڑے مہربان** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضي الله عنها
ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ان اكمل المؤمنين
ايمانا احسنهم خلقا و
الطفهم باهله۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٩٩)

عن شهاب بن
عبادؓ انه سمع بعض
وفد عبد القيس و هم
يقولون قدمنا على رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاشتد فرحهم
بنا فلما انتهينا الى
القوم أوسعوا لنا
فقعدنا فرحب بنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں کامل
ایمان والا وہ شخص ہے۔ جو سب سے
زیادہ با اخلاق ہو۔ اور اپنے گھر والوں
کے ساتھ نہایت مہربان ہو۔

حضرت شہاب بن عبادؓ نے
بعض ان لوگوں سے سنا جو عبد القیس
کے وفد میں شامل تھے۔ وہ کہتے تھے
کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں
حاضر ہوئے۔ صحابہ کرامؓ بہت خوش
ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے
توانہوں نے ہمارے واسطے جگہ خالی کر
دی۔ ہم بیٹھ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعالنا
ثم نظر الینا
فقال من سیدکم
وزعیمکم فاشرنا باجمعنا
الی المنذر بن
عائذ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اھذا الاشج
وکان اول یوم
وضع علیہ ھذا
الاسم بضربۃ لوجھہ
بحافر حمار قلنا نعم
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتخلف بعد القوم
فعقل رواحلھم وضم
متاعھم ثم اخرج
عیبتہ فالقی عنہ
ثیاب السفر ولبس
من صالح ثیابہ ثم
اقبل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وقد بسط
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ
واتکأ فلما دنا

نے ہمیں خوش آمدید فرمایا اور ہمارے
لیے دُعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے ہماری
طرف دیکھا اور فرمایا تمہارا سردار لیڈر
کون ہے۔ ہم سب نے منذر بن عائذ
کی طرف اشارہ کیا۔ پھر حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ اشج زخمی تمہارا
سردار ہے؟ اور یہ پہلا دن تھا جب
حضورؐ نے اس کا یہ نام رکھا۔ کیونکہ
اُس کے چہرہ پر زخموں کے نشانات
تھے جیسے گدھے نے دولتے مار کر زخمی
کر دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہی چہرہ پر زخموں والا ہمارا
سردار ہے۔ وہ قوم کے پیچھے تھا اس
نے تمام اُونٹوں کے گھٹنوں کو باندھا
اور سامان اُتار کر ایک جگہ جمع کیا۔ پھر
اُس نے اپنا سوٹ کیس نکالا اور
اس میں سفر کا لباس رکھ کر اچھا عمدہ
لباس نکال کر پہنا پھر وہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر
ہُوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاؤں مُبارک پھیلا رکھے تھے۔
اور آپؐ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔

منه الاشج اوسع
القوم له و قالوا ههنا
يا اشج فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم و استوى
قاعدا وقبض رجله
ههنا يا اشج فقعد
عن يمين النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرحب به
و الطفه و سأله عن
بلاده - (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۳۲)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت ما رایت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم متنصرًا من
مظلمة ظلمها قط ما لم
ينتهك من محارم الله تعالیٰ
شئ فاذا انتهك من محارم
الله تعالیٰ شئ كان اشدهم
فی ذلك غضبًا۔ (الحديث)

(اعلام النبوة للماوردی ص ۱۳۹)

جب اشج آپؐ کے قریب پہنچا تو
قوم نے اس کے لیے جگہ خالی کردی۔
اور انہوں نے کہا کہ اے اشج یہاں
بیٹھو اور آپؐ نے برابر بیٹھ کر اپنا
پاؤں مُبارک سمیٹ کر فرمایا۔ اے اشج
اس جگہ تشریف رکھو۔ وُہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف بیٹھ گیا۔
آپؐ نے اُسے خوش آمدید کہا اور
اس سے آپؐ بڑی مہربانی سے ملے
اور اس سے شہروں کے حالات
دریافت فرمائے (حدیث لمبی ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مَیں نے حضُور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا۔
کہ آپؐ نے اپنی ذات کا کسی سے
بدلہ لیا ہو۔ اور یہ اس وقت تک
تھا کہ اللہ تعالیٰ کی محرمات کی بے عزتی
نہ ہو۔ پھر جب خُدا کے محارم کی
بے عزّتی ہوتی تو آپؐ کو سخت
غصّہ آتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللوذعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **بڑے ذہین** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ
قال لما سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر
وجدنا عندھا رجلین
رجلا من قریش
و مولی لعقبۃ بن ابی
معیط فاما القرشی
فافلت و اما مولی عقبۃ
فاخذ ناہ فجعلنا نقول
لہ کم القوم
فیقول ھم و اللہ کثیر
عددھم شدید باسھم
فجعل المسلمون اذا قال
ذلک ضربوہ حتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
بدر پہنچے تو وہاں ہم نے رات کے
وقت دو جاسوس پائے۔ایک تو
قریشی تھا دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا
آزاد شدہ غلام۔قریشی تو بھاگ گیا۔
لیکن عقبہ بن ابی معیط کے آزاد شدہ
غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ہم اُس سے
دریافت کرتے تھے کہ تم کتنی تعداد
میں جنگ کرنے آئے ہو۔وُہ آگے
سے کہتا خدا کی قسم وُہ بہت ہیں۔اور
بڑے جنگجو ہیں۔جب وہ یہ بات کرتا
تو اس کو مُسلمان خوب پیٹتے۔حتیٰ کہ
وہ اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

انتهوا به الى النبی ﷺ فقال له كم القوم فقال هم والله كثير عددهم شديد باسهم فجهد النبی ﷺ ان يخبره كم هم فابى ثم ان النبی ﷺ ساله كم ينحرون من الجزر فقال عشرا لكل يوم فقال رسول الله ﷺ القوم الف كل جزور لمائة و تبعها. (كتاب الاذكيا ص ١٢)

عن طلحة رضی الله عنه قال وجد فی البيت حجر منقور فی الهدمة الاولى فدعی رجل فقرأه فاذا فيه عبدی المنتخب المتوكل المنيب المختار مولده بمكة و مهاجره طيبة.

(سبل الهدى ج ١ ـ ص ١٠٦)

پاس لے آئے۔ آپ نے اس سے پُوچھا اہل مکّہ کی فوج کتنی ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہ بہت جنگجو ہیں۔ اس نے حضُور اقدس ﷺ کے آگے بھی سچّی بات کہنے سے انکار کیا حضُور اقدس ﷺ نے اُسے پُوچھا اچھا یہ بتا کہ وُہ روزانہ کھانے کے لیے کتنے اُونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اُس نے کہا دس اونٹ روزانہ ذبح کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کفّار کی تعداد ایک ہزار ہے۔ ایک اونٹ سو آدمیوں اور ان کے نوکروں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کو جب پہلی مرتبہ شہید کیا گیا تو وہاں ایک پتھر پر کچھ الفاظ کندہ تھے جسکو پڑھنے کیلیے ایک خاص آدمی کو بلایا گیا۔ اُس نے اسکو پڑھا اس پر یہ عبارت تھی "میرا بندہ جسکا انتخاب کیا گیا ہے۔ متوکل رجُوع کرنیوالا پسند فرمایا گیا ہے۔ مکّہ معظّمہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کریگا۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا لھجۃ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

ہمارے سردار سچّی زبان والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

لھجۃ بفتح فسکون وقیل بفتحتین وھی اللسان وقیل طرفہ والمعنی من ذی نطق وقیل لھجۃ اللسان ما ینطق بہ ای من صاحب کلام۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۱۱ ص۲۳۵)

قالت خدیجۃ رضی اللہ عنھا کلا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابدا، فواللہ انک لتصل الرحم، و تصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔ (صحیح البخاری ج۲-ص۷۴۰)

قولہ تصدق الحدیث وھی من اشرف الخصال۔ (فتح الباری ج۱ ص۲۵)

لھجہ ل کا فتح ھا کا سکون یا دونوں کا فتح جس کے معنی زبان یا آنکھ کے ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان کے بہت صادق تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ ایسا ہرگز نہیں، آپ کو خوشی ہو، خدا کی قسم آپ کو اللہ کبھی ذلیل نہ کریگا۔ خدا کی قسم آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اور سچ بولتے ہیں اور ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور ناکاروں کو کما کر دیتے ہیں۔ اور آپ تو مہمان نواز ہیں، اور حق کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں، اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ آپ سچ بولتے ہیں۔ سچ بولنا بہت اچھی عادت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا اللیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بہادر شیر — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

"فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ○ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ○ (سورۃ المدثر ۴۹تا۵۱)

عن زید بن اسلم قال کان ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ اذا قرء (کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ) قال الاسد۔

(فتح الباری ج ۸ ۔ ص ۶۷۶)

اللیث بالمثلثۃ۔ الشدید القوی او السید الشجاع او اللسن البلیغ۔ (سبل الھدی ج ۱ ص ۶۲۱)

قال مالک بن عوف رضی اللہ عنہ

"فکانہ لیث علی اشبالہ
وسط الھیاۃ خادر فی مرصد"

(الروض الانف ج ۴ ص ۱۵۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"پس انہیں اس سے کیا وہ نصیحت سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے کہ وہ گدھے ہیں۔ جو شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں"۔

حضرت زید بن اسلم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے کہ گویا وہ گدھے ہیں جو شیر سے بھاگتے ہیں۔ فرماتے قسورہ سے مراد شیر ہے۔

لیث ثا تین نقطوں سے۔ سخت مضبوط۔ یا بہادر سردار یا فصیح خطیب۔

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ آپ شیر ہیں جو اپنے بچوں کے ساتھ کچھار میں گھات لگائے بیٹھا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
ابدا وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا لین الجانب صلی الله علیه واٰله وسلم

ہمارے سردار — نرم خو — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ "

(سورۃ اٰل عمران ۱۵۹)

قال الحسن البصري رضی الله عنه هذا خلق محمد صلی الله علیه وسلم بعثه الله به.

(تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۴۲۰)

عن قتادة رضی الله عنه في قوله فبما رحمة من الله يقول فبرحمة من الله لنت

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بعد اس کے اللہ ہی کی رحمت کے سبب آپ ان کے ساتھ نرم رہے۔"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلق بیان فرمایا گیا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فبما رحمة من الله کے متعلق روایت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ فبما رحمت من الله كنت لهم

لهم ولو كنت
فظا غليظ القلب
لانفضوا من
حولك اى والله
طهره من الفظاظة
والغلظة و جعله
قريبا رحيما رؤفا
بالمؤمنين ۔

(رواه ابی حاتم)
(الدر المنثور ج ٢ ص ٨٩)

(لين الجانب) بتشديد الياء
وسكونها أى لاغلظة فيه
ولاجفاء متذللا متواضعا
(ليس بفظ) أى سيئ الخلق
(ولاغليظ) اى شديد متوعد
لاحد ممسك عنه لطفه
ورفده ۔

(نسيم الرياض ج ٢ - ص ١٨٥)

عن الحسن بن
على رضی اللہ عنہما قال سألت
ابی عن سيرته فی

ولوكنت فظا غليظ القلب
لانفضوا من حولك
(اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ
ہی آپ ان سے نرم رہے۔ اور
اگر آپ تندخو سخت طبیعت ہوتے
تو یہ سب آپ کے پاس سے
منتشر ہو جاتے۔) یعنی اللہ تعالےٰ
نے آپ کو تندخوئی اور سخت مزاجی
سے پاک رکھا ہے اور آپ کو ایمان
والوں کے ساتھ ہمدردی شفقت
اور رحم کرنے والا بنایا ہے۔
لین ی کی شد سے اور یا کے سکون
سے یعنی آپ کی طبیعت میں سختی
تھی نہ ظلم تھا۔ عاجزی کرنے والے
انکساری کرنے والے تھے۔ آپ بُری
عادت والے نہ تھے۔ اور نہ ہی سخت۔
نہ کسی کو ڈرانے دھمکانے والے تھے۔
بلکہ اپنے لطف وکرم سے رعایت فرمانے
والے تھے۔
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ میں نے اپنے ابا جان حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے آپ کی مجلسی

جلسائه فقال كان رسول الله ﷺ دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب ولا فحاش ولا عيّاب ولا مداحٍ -

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ - ص ۹۴)

عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال اخذ بیدی رسول الله ﷺ فقال لی یا ابا امامة رضی الله عنه ان من المؤمنین من یلین لی قلبه -

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۶۷)

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ ان الله امرنی بمداراة الناس کما امرنی باقامة الفرائض -

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ - ص ۴۲۰)

سیرت کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ ہمیشہ خوش باش رہتے - نرم خو - نہ زبان کے سخت، نہ دل کے سخت اور نہ ہی بازاری لوگوں کی طرح شور مچاتے۔ اور نہ ہی آپؐ کی زبان سے کبھی گالی نکلی - اور نہ ہی کبھی آپؐ نے کسی کی عیب جوئی کی - اور نہ ہی کسی کی حد سے زیادہ تعریف کی -

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا - اے ابوامامہؓ ایمان والوں میں سے ایسے بھی ہیں جن کے لیے میرا دل نرم ہو جاتا ہے -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیساتھ ایسے حسن سلوک کا حکم دیا ہے جیسے اس نے مجھے فرائض پورے کرنے کا حکم دیا ہے -

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۷۳۸	سیدنا قاسم الصدقة صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۷
۷۳۹	سیدنا قاسم الغنیمة صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۹
۷۴۰	سیدنا قاسم الفیوض صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۰
۷۴۱	سیدنا قاسم الفیء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۱
۷۴۲	سیدنا قاسم المیراث صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۲
۷۴۳	سیدنا القاص علی المنبر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۴
۷۴۴	سیدنا قاصر الصلوة صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۶
۷۴۵	سیدنا القاضی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۷
۷۴۶	سیدنا قاطع الارض صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۸
۷۴۷	سیدنا قاطع ید سارق صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴۹
۷۴۸	سیدنا القانت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۱
۷۴۹	سیدنا القائت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۴
۷۵۰	سیدنا القائد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۵
۷۵۱	سیدنا قائد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۶
۷۵۲	سیدنا قائد الخیر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۷
۷۵۳	سیدنا قائد الزاهدین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۵۸
۷۵۴	سیدنا قائد السالکین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۰
۷۵۵	سیدنا قائد الشجاع صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۳
۷۵۶	سیدنا قائد الصابرین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۵
۷۵۷	سیدنا قائد العارفین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۶
۷۵۸	سیدنا قائد الغر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۸
۷۵۹	سیدنا قائد الغر المحجلین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۶۹
۷۶۰	سیدنا قائد الفقراء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۱
۷۶۱	سیدنا قائد المحبین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۳
۷۶۲	سیدنا قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۵
۷۶۳	سیدنا قائد المساکین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۶
۷۶۴	سیدنا قائد الموحدین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۷

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۷۶۵	سیدنا قائد المؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۸
۷۶۶	سیدنا القاتل صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۹
۷۶۷	سیدنا القائم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸۱
۷۶۸	سیدنا القتال صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸۳
۷۶۹	سیدنا القتول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸۶
۷۷۰	سیدنا قثم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸۹
۷۷۱	سیدنا قثوم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۱
۷۷۲	سیدنا القثوم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۲
۷۷۳	سیدنا قد مایا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۳
۷۷۴	سیدنا قدم صدق صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۵
۷۷۵	سیدنا القدوة صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۶
۷۷۶	سیدنا قدوة الصوفیاء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹۸
۷۷۷	سیدنا القرشی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۱
۷۷۸	سیدنا القریب صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۳
۷۷۹	سیدنا قریر العین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۴
۷۸۰	سیدنا القسم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۵
۷۸۱	سیدنا القطب صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۶
۷۸۲	سیدنا قلیل الضحک صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۸
۷۸۳	سیدنا القمر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۹
۷۸۴	سیدنا القوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۰
۷۸۵	سیدنا القیم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۲
۷۸۶	سیدنا قیم السنة صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۴
۷۸۷	سیدنا قیم السنة العوجاء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۵
۷۸۸	سیدنا قیم الملة العوجاء صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۶
۷۸۹	سیدنا الکاتب صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۸
۷۹۰	سیدنا کاتب الامان صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۰
۷۹۱	سیدنا کاتب الصلح صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۲
۷۹۲	سیدنا کاسب المعدوم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۴

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۷۹۳	سیدنا اَلْکَاشِرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۵
۷۹۴	سیدنا کَاشِفُ الدُّجٰی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۷
۷۹۵	سیدنا کَاشِفُ السِّرِّ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۸
۷۹۶	سیدنا کَاشِفُ الظَّفَرِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۲۹
۷۹۷	سیدنا کَاشِفُ الْوَجْہِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۰
۷۹۸	سیدنا اَلْکَاظِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۱
۷۹۹	سیدنا اَلْکَافُّ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۲
۸۰۰	سیدنا اَلْکَافُّ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۴
۸۰۱	سیدنا اَلْکَافَّۃُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۵
۸۰۲	سیدنا کَافَّۃٌ لِّلنَّاسِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۷
۸۰۳	سیدنا اَلْکَافِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳۹
۸۰۴	سیدنا اَلْکَامِلُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۱
۸۰۵	سیدنا اَلْکَبِیْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۲
۸۰۶	سیدنا کَثُّ اللِّحْیَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۳
۸۰۷	سیدنا کَثِیْرُ الْاِتِّبَاعِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۴
۸۰۸	سیدنا کَثِیْرُ الْاِسْتِغْفَارِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۶
۸۰۹	سیدنا کَثِیْرُ الْاَسْمَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۷
۸۱۰	سیدنا کَثِیْرُ الْاَصْحَابِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۴۹
۸۱۱	سیدنا کَثِیْرُ الْاُمَّۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۵۱
۸۱۲	سیدنا کَثِیْرُ الْاُمَنَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۵۳
۸۱۳	سیدنا کَثِیْرُ الْاٰیَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۵۴
۸۱۴	سیدنا کَثِیْرُ الْبِشَارَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۵۵
۸۱۵	سیدنا کَثِیْرُ الْبُکَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۵۸
۸۱۶	سیدنا کَثِیْرُ الْبَیِّنَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۰
۸۱۷	سیدنا کَثِیْرُ التَّسْلِیْمِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۲
۸۱۸	سیدنا کَثِیْرُ التَّفَکُّرِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۴
۸۱۹	سیدنا کَثِیْرُ الْجُوْعِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۵
۸۲۰	سیدنا کَثِیْرُ الْجِہَادِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۷
۸۲۱	سیدنا کَثِیْرُ الْحُرَّاسِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶۹

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۸۲۲	سیدنا کَثِیْرُ الْحَوَارِیِّیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷۱
۸۲۳	سیدنا کَثِیْرُ الْحَیَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷۲
۸۲۴	سیدنا کَثِیْرُ الْخُدَّامِ مِنَ الْاَحْرَارِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷۳
۸۲۵	سیدنا کَثِیْرُ الْخُدَّامِ مِنَ الْمَوَالِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷۶
۸۲۶	سیدنا کَثِیْرُ الشُّعَرَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۰
۸۲۷	سیدنا کَثِیْرُ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۱
۸۲۸	سیدنا کَثِیْرُ الصَّدَقَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۲
۸۲۹	سیدنا کَثِیْرُ الصُّفُوْحِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۴
۸۳۰	سیدنا کَثِیْرُ الصَّلٰوۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۵
۸۳۱	سیدنا کَثِیْرُ الصَّمْتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۷
۸۳۲	سیدنا کَثِیْرُ الصَّوْمِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸۸
۸۳۳	سیدنا کَثِیْرُ الضُّحَایَا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۰
۸۳۴	سیدنا کَثِیْرُ الضُّیُوْفِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۱
۸۳۵	سیدنا کَثِیْرُ الْعَرَقِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۳
۸۳۶	سیدنا کَثِیْرُ الْعَطَایَا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۴
۸۳۷	سیدنا کَثِیْرُ الْعَفْوِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۶
۸۳۸	سیدنا کَثِیْرُ الْکُتَّابِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۸
۸۳۹	سیدنا کَثِیْرُ الْمَشْوَرَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰۱
۸۴۰	سیدنا کَثِیْرُ الْمُعْجِزَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰۲
۸۴۱	سیدنا کَثِیْرُ الْمُؤَذِّنِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰۸
۸۴۲	سیدنا کَثِیْرُ النَّاصِرِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰۹
۸۴۳	سیدنا کَثِیْرُ النُّقَبَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۰
۸۴۴	سیدنا کَثِیْرُ الْوُفُوْدِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۱
۸۴۵	سیدنا کَثِیْرُ الْیَقْظَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۳
۸۴۶	سیدنا اَلْکَحِیْلُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۵
۸۴۷	سیدنا اَلْکَرَامَۃُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۷
۸۴۸	سیدنا کَرِیْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۹

شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ	شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ
٨٤٩	سیّدنا اَلْکَرِیْمُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٠	٨٦٢	سیّدنا اَللَّاعِقُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٧
٨٥٠	سیّدنا کَرِیْمُ الْخِیَمِ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢١	٨٦٣	سیّدنا اَللَّاعِنُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٨
٨٥١	سیّدنا اَلْکَفِیْلُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٢	٨٦٤	سیّدنا اَللَّاقِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٩
٨٥٢	سیّدنا اَلْکَلِیْمُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٤	٨٦٥	سیّدنا اَللَّائِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤٠
٨٥٣	سیّدنا کَلِیْمُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٦	٨٦٦	سیّدنا اَللَّبِنَةُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤١
٨٥٤	سیّدنا کِنْدِیْدَةُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٧	٨٦٧	سیّدنا اَللَّبِیْبُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤٢
٨٥٥	سیّدنا اَلْکَنْزُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٢٩	٨٦٨	سیّدنا اَللِّسَانُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤٣
٨٥٦	سیّدنا اَلْکَنْفُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣١	٨٦٩	سیّدنا اَللَّسِنُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤٥
٨٥٧	سیّدنا اَلْکَوْکَبُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٢	٨٧٠	سیّدنا اَللَّطِیْفُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٤٨
٨٥٨	سیّدنا کٓھٰیٰعٓصٓ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٣	٨٧١	سیّدنا اَللَّوْذَعِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٥١
٨٥٩	سیّدنا اَللَّاحِقُ بِاللہِ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٤	٨٧٢	سیّدنا لَهْجَةٌ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٥٣
٨٦٠	سیّدنا اَللَّازِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٥	٨٧٣	سیّدنا اَللَّیْثُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٥٤
٨٦١	سیّدنا اَللَّاطِحُ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٣٦	٨٧٤	سیّدنا لَیِّنُ الْجَانِبِ صلی اللہ علیہ وسلم	١٣٥٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد

النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حی یا قیوم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مَذْھَبِیْ وَحُبُّہٗ مِلَّتِیْ

وَطَاعَتُہٗ مَنْزِلِیْ!

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبّت میری مِلّت اور اتّباع میری منزل ہے

محمدؐ برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط